ماہنامہ

دیوبند

طلسماتی دُنیا

اگست ۲۰۱۷

رمضان کے بعد شیطان سے ملاقات

نادِ علی کا تاریخی پس منظر

سورۂ احقاف کا جن کس طرح تابع ہوگا

عاطف ہاشمی

30/=

POSTING DATE 25-26-BEFORE EVERY MONTH

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد نمبر ۲۴
شمارہ ۸
اگست ۲۰۱۷ء
سالانہ زرتعاون ۳۵۰ روپے سادہ ڈاک سے
۵۰۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے
فی شمارہ ۳۰ روپے

ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند

پاکستان سے
زرتعاون سالانہ
1900 سو روپے انڈین

غیر ممالک سے
سالانہ زرتعاون
2200 سو روپے انڈین

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
موبائل 09358002992

پوسٹنگ منیجر:
ابوسفیان عثمانی
موبائل 09756726786

آفس ہاشمی روحانی مرکز
موبائل نمبر: 09359882674
فون نمبر: 01336-224455
E-mail : hrmarkaz19@gmail.com

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:
(عمر الٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
محلہ ابوالمعالی، دیوبند
فون 09359882674

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ ماہنامہ 'طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون، ملک اور اسلام کے غداروں سے اعلان بیزاری کرتے ہیں

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI, DEOBAND 247554

پتہ: ہاشمی روحانی مرکز
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

کیا اور کہاں

اداریہ ۵

مختلف پھولوں کی خوشبو ۶

ازراہ کرم دھیان دیں ۱۰

اسم اعظم ۱۱

دعا کی اہمیت وآداب ۱۲

ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے ۱۳

آندھرا تلنگانہ کے قارئین توجہ فرمائیں ۱۶

رمضان کے بعد شیطان سے ملاقات ۱۷

روحانی ڈاک ۱۹

دنیا کے عجائب وغرائب ۲۷

عکس سلیمانی ۳۱

تاج الوظائف ۳۶

اسلام الف سے ی تک ۳۷

سورہ احقاف کے جن کا عمل ۴۰

طلاق، طلاق، طلاق ۴۱

اس ماہ کی شخصیت ۴۵

اللہ کے نیک بندے ۴۹

اپنی مصروفیات کا جائزہ ۵۳

سیاسی پارٹیوں کا مستقبل ۵۵

بوستان طلسمات ۵۷

علم نجوم اور بچوں کی تعلیم ۶۱

فقہی مسائل ۶۳

۲۰۱۹ء کی تیاریاں ۶۵

خلفائے راشدین کے فضائل ۶۷

نادعلی کا تاریخی پس منظر ۷۱

پیاز ۷۳

اذان بتکدہ ۷۵

آیت الکرسی کی فضیلت ۷۹

انسان اور شیطان کی کشمکش ۸۳

بے نظیر فالنامہ ۸۷

اپنا وزن کیسے بڑھائیں؟ ۸۸

خبرنامہ ۹۰

☆☆☆

اداریہ

سوچنا تو پڑے گا؟

بقلم خاص

اتر پردیش میں یوگی کی حکومت قائم ہونے کے بعد اتر پردیش کی حالت دن بدن ابتر ہوتی جارہی ہے۔ ہر طرف نفسا نفسی کا عالم ہے۔ ظلم اور بربریت کے شرمناک واقعات ہر شہر میں دیکھنے کو مل رہے ہیں۔ مسلمانوں میں خوف وہراس پھیلا ہوا ہے، گائے کشی کے مسئلے کو لے کر جگہ جگہ مسلمانوں کو قتل کیا جارہا ہے اور فرقہ پرستی ایک منصوبے کے ساتھ پورے صوبے میں پھیلائی جارہی ہے۔ آڈوانی جی کہا کرتے تھے کہ ہر مسلمان دہشت گرد نہیں ہوتا لیکن ہر دہشت گرد مسلمان ہی ہوتا ہے۔ یہ بات قطعاً غلط تھی اور اب تو حالات نے یہ ثابت کردیا ہے کہ ہندوؤں میں دہشت گردوں کی تعداد بڑھتی جارہی ہے۔ اخلاق اور جنید جیسے واقعات نے یہ بات مترشح کردی ہے کہ بعض ہندو نوجوان بے رحمی اور قتل وغارت گری کے معاملوں میں حیوانیت کی تمام حدیں پار کرچکے ہیں۔ قانون تو پہلے بھی اندھا، بہرا اور گونگا ثابت ہوچکا ہے اور اب تو قانون کی بے بسی اور اس کی بے چارگی دو اور دو چار کی طرح واضح ہوچکی ہے لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ میڈیا کی بے جا طرف داری کی وجہ سے اب بھی ملک کی اکثریت مسلمانوں کو ترچھی نظروں سے دیکھتی ہے اور انہیں مظلوم اور مقتول سمجھنے کے لئے تیار نہیں ہے اور اس سے بھی زیادہ شرمناک بات یہ ہے کہ تماشہ دیکھنے والے بھی تسلی کے دو لفظ مسلمانوں کے لئے بولنے کو تیار نہیں ہیں۔

کوئی مانے یا نہ مانے لیکن حقیقت تو یہی ہے کہ دہشت گردوں کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔ دہشت گرد ہر قوم میں ہوسکتے ہیں اور دہشت گردوں کی قدموں کی آہٹیں ہر مذہب اور ہر دھرم میں محسوس کی جاسکتی ہیں اور صحیح بات یہ ہے کہ دہشت گردان مسلمانوں میں بھی ہوسکتے ہیں جو پوری طرح مسلمان نہ ہوں اور دہشت گردان ہندوؤں میں بھی ہوسکتے ہیں جو پوری طرح ہندو نہ ہوں۔ مذہبی کتابوں کا مطالعہ یہ ثابت کرتا ہے کہ کسی بھی مذہب میں دہشت گردی اور قتل وغارت گری کی گنجائش نہیں ہے لیکن آج دنیا میں از راہ سیاست یا پھر از راہ خباثت صرف مسلمانوں کو دہشت گرد باور کرایا جارہا ہے اور اسلام کو بدنام کرنے کی ایک مہم سی چھڑی ہوئی ہے۔ امریکہ اور اسرائیل جیسے ملک جو یقینی طور پر دہشت گردی کو فروغ دینے کا کام کرتے ہیں اور اپنے ہتھیار فروخت کرنے کے لئے اور اپنی من مانیاں دنیا پر مسلط کرنے کے لئے دہشت گردی کی باقاعدہ پرورش کرتے ہیں وہ مسلمانوں کو بدنام کرنے میں پیش پیش ہیں۔

ہمارے ملک کی صورت حال یہ ہے کہ سیکولر ذہن رکھنے والے لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے لیکن ہمارے ملک میں سیکولرازم کو نقصان ان پارٹیوں نے پہنچایا ہے جو سیکولر ہونے کا دعویٰ کرتی ہیں لیکن جن کا منشاء ہمیشہ صرف یہ رہا ہے کہ ان کی لچھے دار باتوں سے متاثر ہوکر مسلمانوں کے ووٹ پر وہ اپنا قبضہ جما سکیں۔ کانگریس اور سماجوادی پارٹی نے مسلمانوں کی آنکھوں میں دھول جھونک کر فرقہ پرستی کی باقاعدہ پرورش کی ہے اور اسی ذہنیت کی قانون سازی کے دائرہ میں رہ کر کمر تھپ تھپائی ہے۔ جو ذہنیت آج ہندوستان کو اکھنڈ بھارت بنانے کا خواب دیکھ رہی ہے اور کھلم کھلا مسلمانوں کے خون سے پھاگ کھیل رہی ہے۔

جن سنگھ، آر ایس ایس، بجرنگ دل، شیوسینا ہندو مہاسبھا کی وہ جماعتیں ہیں کانگریس نے جن کی باقاعدگی کے ساتھ پرورش کی ہے تاکہ ان کی چیرہ دستیوں کی وجہ سے مسلمان خوف زدہ رہیں اور مسلمانوں کا ووٹ کانگریس کو پڑتا رہے۔ آزادی کے بعد سے مسلمان بھی فریب کھاتا رہا اور وہ ہندو بھائی بھی فریب میں مبتلا رہے جو سیکولر ذہن رکھتے تھے اور فرقہ پرستی جنہیں ہرگز ہرگز گوارہ نہیں تھی۔ نوبت بایں جارسید کہ سیکولر پارٹیوں کی منافقت اور مفاد پرستی کی وجہ سے آج فرقہ پرست لوگ پورے ماحول پر اپنی اجارہ داری قائم کرچکے ہیں اور اس بات کا اندیشہ ہوگیا ہے کہ اب اسلام اور کفر کی لڑائی آمنے سامنے کی لڑائی نہ بن جائے۔ اسلام ایسا مذہب ہے جو خواہ مخواہ کسی کے ساتھ چھیڑ خانی نہیں کرتا، وہ جنگ جب لڑتا ہے جب کوئی جنگ اس پر مسلط کردی جاتی ہے، وہ عارضی طور پر سے کبھی کبھی پسپائی سے دوچار ہوجاتا ہے لیکن دنیا کی تاریخ گواہ ہے کہ اسلام کو ہر حادثۂ کربلا کے بعد ایک نئی زندگی ملتی ہے اور ایک نیا عروج حاصل ہوتا ہے۔ مسلم رہنماؤں کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ ہندوستان اگر اکھنڈ بھارت یعنی دارالحرب بن گیا تو پھر دو ہی صورتیں ممکن ہیں مقابلہ یا پھر ہجرت۔ اس وقت مسلم نوجوانوں کی جو درگت بن رہی ہے اور جس طرح انہیں بے دریغ قتل کیا جارہا ہے وہ ایک تشویش ناک بات ہے۔ اس وقت مسلمان رہنماؤں کو چاہئے کہ وہ اس صورت حال سے نمٹنے کے لئے کمربستہ ہوجائیں اور آپسی اختلافات کو وقتی طور پر ہی سہی بالکل نظر انداز کردیں، ورنہ خود ان کا وجود بھی کسی بڑے خطرے سے دوچار ہوسکتا ہے۔

مختلف پھول

ارشاد ربانی

☆تم میں جو لوگ ایمان رکھنے والے ہیں اور جن کو علم بخشا گیا ہے اللہ ان کو بلند درجے عطا فرمائے گا۔ (قرآن حکیم)

☆علم کے ساتھ تھوڑا سا عمل بھی تیرے لئے مفید ہوگا لیکن جہالت کے ساتھ زیادہ عمل بھی فائدہ نہیں پہنچائے گا۔ (قرآن حکیم)

سن میری لے

☆سب سے زیادہ عبادت گزار وہ ہے جو سب سے زیادہ تلاوت قرآن کرنے والا ہے۔ (فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم)

☆سب سے بڑا دولت مند وہ ہے جو تقویٰ کی دولت سے مالا مال ہو۔ (حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ)

☆مظلوم کی بددعا سے بچو کیوں کہ قبولیت اور اس کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں ہے۔ (سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ)

☆اگر تجھے کوئی بدترین خلق کہے اور تجھے اس پر غصہ آجائے تو واقعی تو بدترین خلق ہے۔

اقوال زریں

☆تم میں سے سب سے افضل وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ محفوظ رہیں (حدیث پاک)

☆سود کھانے اور کھلانے والے دونوں پر اللہ کی لعنت ہے۔ (حدیث پاک)

☆اپنے رب کو پکارو گڑگڑاتے ہوئے اور چپکے چپکے۔ (القرآن کریم)

☆دنیا میں اس طرح رہو گویا تم اجنبی ہو یا مسافر (حدیث پاک)

☆وہ شخص ہرگز بھی مسلمان نہیں ہو سکتا جو اپنا پیٹ بھرے اور اس کا پڑوسی بھوکا سوئے (بیہقی)

☆جو شخص ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہیں کرتا اور بزرگوں کا ادب نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (ترمذی)

☆حرص، طمع اور ایمان ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے (سنن نسائی)

جن باتوں سے خوشبو آئے

☆اگر بولنا ہے تو بولنے کا کمال پیدا کرو ورنہ جوہڑوں میں مینڈک بھی بولتے ہیں۔

☆سب سے بے وقوف آدمی وہ ہے جو اپنی مصیبتوں کا ذمہ دار دوسروں کو ٹھہرائے۔

☆تلوار کا زخم جسم پر ہوتا ہے اور تلخ گفتار کا روح پر۔

☆بات چیت کا سلیقہ بھی ایک بڑا فن ہے۔

☆صرف امیدوں کے سہارے جینا خود کو دھوکا دینا ہے۔

☆ہم پہلے اپنی عادتیں بناتے ہیں پھر عادتیں ہمیں بناتی ہیں۔

☆انسان جتنی محنت خامی چھپانے میں کرتا ہے اتنی محنت سے خامی دور کی جا سکتی ہے۔

☆سردی کی شدت میں وہ چبھن نہیں جو دوستوں کی بے رخی میں ہے۔

مہکتے الفاظ

☆پل دو پل کے سفر میں اگر انتظار شامل ہو جائے تو یہ پل بھی

کلیوں کی خوشبو

گل چیں
نازیہ مریم ہاشمی

نہیں گزرتے۔

☆ زندگی جام سے بھرے پیالے کی طرح ہے، جو ایک ہی گھونٹ بھرنے پر پینے والے کو اپنا عادی بنا دیتی ہے۔

☆ تنہائیاں کبھی دوریاں پیدا نہیں کرتیں، البتہ ہمیں ہمارے ساتھ رہنے پر مجبور ضرور کر دیتی ہیں۔

☆ یہ محبت بھی عجیب چیز ہے، مٹھی میں بھر لو تو اپنی، بکھیر دو دوسروں کی اور اگر چھپا لو تو کسی کی نہیں رہتی۔

☆ یادوں کے تہہ خانہ میں ہم جیسے جیسے سیڑھیاں اترتے جاتے ہیں یادیں اتنی ہی روشن ہوتی جاتی ہیں۔

☆ قسمت جب دروازہ کھٹکھٹائے تو کھولنے میں دیر نہیں کرنی چاہئے اگر ایک بار دیر ہو جائے تو پھر بہت دیر ہو جاتی ہے۔

زاویہ نگاہ

خلیل جبران کھتا ھے

☆ وہ سرزمین جہاں کانٹے، پھولوں کا گلا گھونٹتے ہوں، رہنے کے قابل نہیں۔

☆ اگر "فرض" قوموں کی سلامتی کو تباہ اور "وطنیت" حیات انسانی کے سکون کو برباد کر دے تو ایسے "فرض" اور "وطنیت" کو دور ہی سے سلام۔

☆ جو شخص مصیبت والم کو نہیں دیکھتا وہ فرحت وسرور سے ناآشنائے محض رہتا ہے۔

☆ دولت محبت کی مثال ہے جو بخل سے کام لیتا ہے وہ فنا کے گھاٹ اتار دیا جاتا ہے اور جو بذل وکرم اختیار کرتا ہے وہ زندہ جاوید ہو جاتا ہے۔

☆ آسمان پر نگاہ ضرور رکھو لیکن یہ نہ بھولو کہ پاؤں زمین پہ ہی رکھے جاتے ہیں۔

☆ غلطی کے بعد سرکشی مت کیجئے، کیوں کہ غلطی کی معافی ہے سرکشی کی نہیں۔

☆ جو لوگ مطالعہ نہیں کرتے ان کے پاس بولنے کے لئے بہت کم اور سوچنے کے لئے کچھ نہیں ہوتا۔

مہکتی کلیاں

☆ کوئی بھی شخص کسی مصیبت کی وجہ سے موت کی ہرگز تمنا نہ کرے۔ (سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم)

☆ گناہوں پر نادم ہونا گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور نیکیوں پر مغرور ہونا نیکیوں کو مٹا دیتا ہے۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ)

☆ دانا بولنے سے پہلے سوچتا ہے اور بے وقوف بولنے کے بعد سوچتا ہے۔ (حسن بصریؒ)

☆ غرور یہ ہے کہ اپنے نیک اعمال اپنی نظر میں پسندیدہ دکھائی دیں۔ (حضرت مجدد الف ثانیؒ)

☆ حسد کے ساتھ راحت نہیں، انتقام کے ساتھ سرداری نہیں، بے ادبی کے ساتھ بزرگی کی نہیں۔ (حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ)

کردار و گفتار

☆ انسانی زندگی اس شمع کی مانند ہے جو ہوا میں رکھی گئی ہو۔

☆ جب بہت سے درد، آہیں، سسکیاں ایک جگہ آ کر ملتی ہیں تو انسان کی مسرتوں کے تانے بانے بکھر جاتے ہیں۔

☆ آنسو اگر جذبات کے ہوں تو انہیں خوشی سے پی جاؤ اور اگر ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے پڑیں تو خوب بہاؤ۔

☆ انسان اپنے انجام سے ایسا ہی غافل ہے جیسا کہ سرسبز و شاداب درخت پر کوئی پرندہ بیٹھا ہو اور نیچے شکاری اس پر نشانہ باندھ رہا ہو۔

پرندے چند دانوں کے باعث دام میں پھنستے ہیں اور انسان اپنی زبان کے باعث۔

سرمایہ حیات

☆ اوائل عمر میں جو وقت ضائع کیا ہے، آخر عمر میں اس کا تدارک کرو تاکہ انجام بخیر ہو۔

☆ میں اپنے حریفوں پر اکثر اس لئے غالب آتا ہوں کہ وہ دو چار منٹ کو کوئی اہمیت نہیں دیتے لیکن میں اس تھوڑے سے وقت کی قدر و قیمت اور اہمیت سے بہ خوبی واقف ہوں۔

☆ وقت دنیا کی روح ہے۔

☆ وقت تیزی سے بھاگتا ہے اور سنہرا موقع پھر کسی طرح ہاتھ نہیں آتا۔

کتابِ افکار

☆ زبان دل کی کھیتی ہے اس میں اچھی تخم ریزی کرو۔
(امام شافعیؒ)

☆ محتاط لوگ عموماً کم غلطیاں کرتے ہیں۔ (کنفیوشش)

☆ پتوں بھری شاخ کو پھول خوبصورت بناتا ہے۔
(گولڈ اسمتھ)

☆ بڑھاپے سے پہلے جوانی اور موت سے پہلے بڑھاپے کو غنیمت جانو۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ)

☆ کردار ایک ایسا ہیرا ہے جو پتھر کو کاٹ سکتا ہے۔
(جارج برنارڈ)

☆ تین چیزیں انسان کو خراب کر دیتی ہیں، حرص، حسد، غرور۔
(امام غزالیؒ)

☆ ہر مشکل انسان کی ہمت کا امتحان لینے آتی ہے۔ (افلاطون)

☆ سب سے بڑی مصیبت قرض ہے۔ (ارسطو)

فلسفۂ حیات

☆ امید ایک ٹھنڈی چھاؤں اور سکون بخش وادی ہے جو اپنے پرسکون دامن میں پناہ دے کر انسان کو مایوسیوں کے اتھاہ سمندر میں ڈوبنے سے بچاتی ہے۔

☆ گلاب کی پتی پر کوئی نقش و نگار نہیں ہوتا لیکن وہ اپنی سادگی کے باوجود تمام پھولوں سے زیادہ حسین دل پسند اور مسحور کن ہوتا ہے۔

☆ احساس ایک عظیم جذبہ ہے جس کی عظمت و معراج انسانی بلندیوں کو چھو لیتی ہے اور احساس کی گہرائی خلوص کی بے کراں وسعتوں سے بھرپور ہے۔

☆ موتی کیچڑ میں گر کر بھی قیمتی ہوتا ہے اور گرد آسمان پر چڑھ کر بھی بے قیمت ہی رہتی ہے۔

روشن باتیں

☆ کسی کی خوبیوں کی تعریف کرنے میں وقت ضائع مت کرو، بلکہ اس کی خوبیاں اپنانے کی کوشش کرو۔ (کارلائل)

☆ بحث کرنے کی بجائے بحث سے دو بھاگنا ہی سب سے بڑی جیت ہے۔ (خلیل جبران)

☆ غموں اور آہوں کا ایک دن، خوشی کے ایک سال سے طویل ہوتا ہے۔

سنہری موتی

☆ جو شخص نگاہ کی التجا کو نہ سمجھے اس کے سامنے زبان کھولنے سے کیا حاصل۔

☆ محبت ایک سے ہوتی ہے، دوستی سیکڑوں سے اور ہاتھ ہزاروں لوگوں سے ملائے جاتے ہیں۔

☆ دل اداس ہو تو گونجتی شہنائیاں بھی دل کو متوجہ نہیں کر سکتیں۔

☆ کبھی انسان جسے چاہتا ہے اسے پاتا نہیں، جسے پاتا ہے اسے چاہتا نہیں۔

☆ بے وفائی مرد یا عورت پر نہیں، حالات پر منحصر ہے۔

☆ جس سے محبت کی جائے اس سے مقابلہ نہیں کیا جاتا۔

☆ جب کبھی محبت کی کونپل اپنے اندر پھوٹتا محسوس کرو تو عقل کی کی چوٹی پر کھڑے ہو کر دور اندیشی اور فہم کی عینک... سے اپنے ارد گرد ضرور ڈال لو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ارشادات

☆ حاسد ہمیشہ غم میں مبتلا رہتا ہے۔
☆ سچائی سے چہرے حسین ہو جاتے ہیں۔
☆ جس کے اخلاق خراب ہوں گے لوگ اس کی موت پر خوشی مناتے ہیں۔
☆ آدمی کی قابلیت زبان میں پوشیدہ ہے۔
☆ غریب وہ ہے جس کا کوئی دوست نہیں۔
☆ خندہ روئی سے پیش آنا سب سے پہلی نیکی ہے۔
☆ جس پر نصیحت کا اثر نہ ہو اس کا دل ایمان سے خالی ہے۔

حکمت عملی

☆ موت ایک بے خبر ساتھی ہے۔
☆ اللہ کسی فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔
☆ مشکل کام اپنی اصلاح اور آسان کام دوسروں پر نکتہ چینی کرنا ہے۔
☆ خاموش رہنا ہی غصہ کا بہترین علاج ہے۔
☆ دوستی اختیار کرو لیکن اپنی آبرو کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔
☆ اس دوست سے بچو جو تمہاری جھوٹی تعریف کرتا ہے۔

مشعل راہ

☆ رشوت انصاف کو کھا جاتی ہے۔
☆ حسن صورت سے زیادہ حسن سیرت کی قدر ہے۔
☆ انسان کے ارمانوں کی حد قبر میں جا کر ختم ہو جاتی ہے۔
☆ توبہ کرنا آسان ہے، گناہ چھوڑنا مشکل ہے۔
☆ اخلاق کی تلوار کا وار خالی نہیں جاتا۔
☆ اپنے راز کی حفاظت خود کرو۔
☆ کردار کی بلندی اصل ہے۔

☆ نماز دعاؤں کے قبول ہونے کا سبب ہے۔
☆ احمق کی دوستی سے احتراز لازمی ہے۔
☆ وقت بہت قیمتی چیز ہے، وقت کی قدر کرو۔
☆ جسم کی بھوک غذا سے مٹتی ہے اور روح کی غذا ذکر خدا ہے۔
☆ تو اگر گناہ پر آمادہ ہے تو ایسا مقام تلاش کر جہاں خدا نہ ہو۔

احساس

☆ بادلوں کی طرح رہو جو پھول پر ہی نہیں کانٹوں پر بھی برستا ہے۔
☆ کردار انسان کا آئینہ ہے۔
☆ نصیحت کرنا آسان ہے، حل بتانا مشکل ہے۔
☆ اگر طلب شدید اور لگن سچی ہو تو منزل قریب سمٹ آتی ہے۔

منتخب اشعار

حسن نبی کو دیکھ کر شرما گیا قمر
محبوب کبریا سا کوئی دوسرا نہیں

☆

کس نور سے تشبیہ بھلا دیجئے ان کو
وہ غیرت خورشید بھی ہیں رشک قمر بھی

☆

میں نے یہ سوچ کر بوئے نہیں خوابوں کے درخت
کون جنگل میں لگے پیڑ کو پانی دے گا

☆

دیار فن میں جہاں منزلیں بھی فرضی ہیں
تمام عمر بھٹکنے کا حوصلہ رکھیو

☆

ایک بار تجھے عقل نے چاہا تھا بھلانا
سو بار جنوں نے تری تصویر دکھا دی

☆

دیئے فریب نظاروں نے بار بار مجھے
کہ ہر خزاں کو سمجھنا پڑا بہار مجھے

از راہِ کرم دھیان دیں

ایک طویل عرصہ سے قارئین کی طرف سے اس بات کی فرمائش چل رہی تھی کہ طلسماتی دنیا کو ہندی میں بھی چھاپا جائے۔ چند سال پہلے ہمارے ادارے کی طرف سے ایک رسالہ ''الہامی دنیا'' کے نام سے ہندی میں چھپتا تھا۔ اس رسالے کو بھی خاصی مقبولیت حاصل ہوگئی تھی اور طلسماتی دنیا کی طرح اس رسالے کا بھی انتظار ہر ماہ شدت کے ساتھ ہوا کرتا تھا، جن لوگوں کو اس رسالے کا انتظام سونپا گیا تھا وہ اس کو سنبھال نہیں سکے، بالآخر اس رسالے کو بند کرنا پڑا۔ ابھی حالات ایسے نہیں ہیں کہ ہندی میں باقاعدہ کوئی رسالہ نکالا جائے۔ فیس بک، انٹرنیٹ اور موبائل میں گھسے رہنے کی وجہ سے مطالعہ کا شوق دن بدن کم ہوتا جارہا ہے اور کتب ورسائل پڑھنے کا ذوق بہت تیزی کے ساتھ ختم ہورہا ہے۔ ایسی نازک صورت حال میں رسائل اور کتابوں کی جو دُرگت بن رہی ہے وہ سبھی پر عیاں ہے۔ تاہم قارئین کی فرمائش کا احترام کرتے ہوئے ادارہ طلسماتی دنیا نے یہ پروگرام بنایا ہے کہ ہر ماہ سولہ صفحات ہندی زبان کے اسی رسالے میں جوڑ دیئے جائیں۔ جو لوگ اردو زبان پڑھنے کے ساتھ ساتھ ہندی بھی پڑھ لیتے ہیں ان کے لئے یہ صفحات بھی مفید رہیں گے کیوں کہ ان کے مضامین جدا ہوں گے۔ باقی ہندی پڑھنے والے حضرات کے لئے یہ مفید سلسلہ ہوگا اور اس سلسلے سے روحانیت کو فروغ حاصل ہوگا اور ان کے لئے تشفی کا سامان ہوگا جو کہ اردو پڑھنے پر قادر نہیں ہیں۔

ہم امید کرتے ہیں کہ ہندی کے ان صفحات کی وجہ سے طلسماتی دنیا کا حلقہ وسیع ہوگا اور طلسماتی دنیا کو قارئین کی ایک نئی برادری میسر آئے گی۔ احباب اور مخلصین سے گذارش ہے کہ وہ اس بات کی اشاعت کریں اور رسالے کو ہندی پڑھنے والوں تک پہنچائیں۔ (ادارہ)

قسط نمبر: ۱۰

اسم اعظم

حسن الہاشمی

بعض اکابرین نے یہ فرمایا ہے کہ یہ کلمات اسم اعظم کا درجہ رکھتے ہیں۔ یَابَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام. اے زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے اور اے بزرگی اور بخشش والے۔

حضرت امام ابن ماجہؒ سے روایت ہے کہ ان کے دور میں کسی شخص نے اللہ سے یہ فریاد کی کہ اللہ ان پر اسم اعظم کو منکشف کردے تاکہ وہ اس کے ذریعہ دعائیں کرسکیں، چنانچہ کچھ دنوں کے بعد انہوں نے ایک خواب دیکھا کہ آسمان پر چاند ستارے چمک رہے ہیں اور ان کے درمیان میں یہ کلمات لکھے ہوئے ہیں۔ یَابَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام.

اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص عہدے سے معزول ہوگیا ہو اور کوشش کے بعد بھی اس کا عہدہ بحال نہ ہو رہا ہو تو اس کو چاہئے کہ اس اسم اعظم کے ذریعہ اللہ سے فریاد کریں اور مکمل تنہائی میں کامل یکسوئی کے ساتھ ۷۸۶ مرتبہ ان کلمات کو پڑھے، اول و آخر سات مرتبہ درود شریف پڑھے اور اس عمل کو سات دن تک جاری رکھے۔ راقم الحروف کی رائے یہ ہے کہ اگر اس عمل کو عروج ماہ میں کیا جائے تو بہتر ہے۔ اس عمل کی برکت سے عہدہ بحال ہوجائے گا اور کھویا ہوا وقار واپس مل جائے گا۔

اگر کسی کی زمین پر کسی نے ناحق قبضہ کرلیا ہو اور کسی بھی طرح زمین سے قبضہ ہٹانے کے لئے تیار نہ ہو تو مالک کو چاہئے کہ پانچوں وقت کی نماز کے بعد تین مرتبہ ان کلمات کو پڑھے اور اول و آخر تین بار درود شریف پڑھے، اس عمل کو ۲۱ دن تک جاری رکھے، انشاء اللہ غیب سے ایسے حالات بنیں گے کہ قابض زمین سے اپنا قبضہ ہٹانے کے لئے مجبور ہوگا، یہ عمل کبھی خطا نہیں کرتا، ایمان و یقین کے ساتھ یہ عمل کرنا چاہئے اور اللہ کی قدرت کا کرشمہ ظاہر ہوگا اور عقلیں حیران ہوں گی۔

اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر کسی کو تسخیر خلائق کا شوق ہو، اس کی خواہش ہو کہ لوگ اس سے محبت کریں اور کل مخلوقات اس کی گرویدہ رہے تو اس کو چاہئے کہ ہر فرض نماز کے بعد سات مرتبہ اس اسم اعظم کا ورد کیا کرے، اول و آخر سات مرتبہ درود شریف پڑھے، ایک سال کے اندر وہ محسوس کرے گا کہ لوگوں میں اس کی مقبولیت بڑھ رہی ہے اور اہل دنیا اس کے سامنے اظہار محبت و عقیدت کرنے میں پیش قدمی کررہے ہیں،

اگر کسی کو ملازمت کی خواہش تو عروج ماہ میں گیارہ دن تک روزانہ ظہر کے بعد گیارہ سو مرتبہ پڑھے یَابَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام. اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے، انشاء اللہ قابل قدر ملازمت مل جائے گی۔

بزرگوں نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد اس اعظم کا ورد کرے تو کبھی کسی کا محتاج نہ ہو اور کبھی اس کو کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی نوبت نہ آئے۔ اس اسم اعظم کا ورد عامل کو اہل دنیا سے بے نیاز کردیتا ہے اور اس کی ہر ضرورت پوری ہوتی ہے اور ہر معاملے میں غیب سے اس کی مدد ہوتی ہے۔

کچھ لوگوں کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ان کی روحانیت میں اضافہ ہو اور انہیں دولت تصرف حاصل ہو، ان پر کشف والہام کی بارشیں برسیں اور ان کی دعائیں قبول ہوں، اس اسم کی خواہشات کی تکمیل کے لئے ہمارے اکابرین نے فرمایا ہے کہ روزانہ نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد تین سو مرتبہ۔ یَابَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام. پڑھے اور اول و آخر سات مرتبہ درود شریف پڑھے، چند مہینوں میں اس ورد کا اثر ظاہر ہوگا، طبیعت میں روحانیت اور نورانیت پیدا ہوگی، کشف والہام سے بہرہ ور ہوگا اور دعائیں قبول ہوں گی لیکن اکابرین نے یہ تاکید کی ہے کہ دعا وہ کرنی چاہئے کہ جس کا قبولیت سے سرفراز ہونا قرین عقل ہے۔ بہرحال اکثر محققین کے نزدیک "یَابَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام" اسم اعظم ہے اور اس اسم اعظم سے خیر القرون کے حضرات نے بہ کثرت استفادہ کیا ہے۔

□ □ □

مولانا سید عمران حسین

دعا کی اہمیت و آداب

القرآن: تم مجھ سے دعائیں مانگو میں تمہاری (دعا) کو قبول کروں گا (سورۃ المومن آیت نمبر ۶۰) دعا سے قضا پلٹ جاتی ہے (فرمان حضرت محمد امام باقرؑ)

دعا عمدہ عبادت ہے جسے خدا پسند کرتا ہے کیونکہ اس میں تواضع، عاجزی اور فروتنی کی اعلیٰ شان نمایا ہو کر پائی جاتی ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسے اسلحہ کا پتہ بتادوں جو دشمن سے بچا سکے اور روزی کو فراواں کرسکے یہ اسلحہ دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں دعا مانگنا ایک عظیم الشان عمل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ دعا مانگنے والے کو بہت پسند کرتا ہے دعا نہ مانگنا بے نیازی اور تکبر کی علامت ہے جو اللہ کو پسند نہیں لہٰذا دعا کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں ہر وقت دعا کرتے رہنا چاہئے۔ بعض لوگوں کی دعائیں جلد قبول نہیں ہوتی کیونکہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو آزمائش وامتحان کی منزل میں رکھتا ہے تاکہ وہ ثابت قدمی اور صبر واستقامت کو سمجھیں اور اس میدان عمل میں آگے بڑھیں۔

اکثر پریشان حال مومنین یہ شکوہ کرتے ہیں کہ ہم تو نماز، روزہ، مختلف وظائف اور بہت کچھ کرتے ہیں ہماری دعا جلد قبول نہیں ہوتی اور برے لوگوں کی دعائیں جلد قبول ہوجاتی ہے اور انھیں اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ہر عیش سے نوازا ہوا ہے تو میں ایسے تمام مومنوں کی خدمت میں درخواست کرتا ہو کہ رب کی بارگاہ میں کبھی شکوہ نہ کریں اور صبر وتحمل سے کام لیں اور جہاں تک یہ بات رہی کہ اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کی دعا جلد نہیں سنتا اور گناہ گاروں کی جلد قبول ہوجاتی ہے اور انھیں اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ہر عیش سے نوازا ہوا ہے تو میں ایسے تمام مومنوں کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ رب کی بارگاہ میں کبھی شکوہ نہ کریں اور صبر وتحمل سے کام لیں اور جہاں تک یہ بات رہی کہ اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کی دعا جلد نہیں سنتا اور گناہ گاروں کی دعاؤں کی دعا جلد قبول کرتا ہے تو میں عرض کروں کہ اللہ کے ہر کام میں حکمت ہے وہ اپنے نیک بندوں کا امتحان لیتا ہے اور انھیں صبر وتحمل جیسی نعمتوں سے نوازنا چاہتا ہے اس کے علاوہ ہماری بعض حاجات ایسی ہوتی ہیں جو بظاہر اپنے حق میں فائدہ مند لگتی ہیں لیکن حقیقت بالکل برعکس ہوتی ہے۔ لہٰذا دعا کے جلد قبول نہ ہونے کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ برے اور ظالم لوگوں کو اس لئے دولت، ظاہری عزت وشہرت دیتا ہے کہ انھیں دنیا وآخرت میں عبرت کا نشان بنادے۔ انسان کو چاہئے کہ باوضو ہوکر دعا کرے، خوشبو استعمال کرے، روبہ قبلہ ہوکر حضور قلب اور گڑگڑا کر دعا کرے۔ فرمان حضرت امام جعفر صادقؑ ہے کہ ''پروردگار بندوں کے سامنے گڑگڑانے کو برا سمجھتا ہے لیکن اپنے سامنے گڑگڑانے کو دوست رکھتا ہے'' اپنی تمام حاجتوں کو خود بھی بیان کیا کریں کیونکہ حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں ''خداوند ہر ایک کی حاجب جانتا ہے مگر یہ چاہتا ہے کہ انسان خود بھی بیان کرے'' مومنین اپنی حاجات میں دوسرے مومنین کے حق میں دعا کریں دعا قبول ہو یا نہ ہو برابر دعا کرتے رہیں شاید کہ تاخیر میں مصلحت پروردگار ہو۔ دعا مانگنے والے لوگ اللہ کو بے حد پسند ہیں لہٰذا اس محبوب عمل کو ترک نہیں کرنا چاہئے۔

ہماری دعاؤں میں حائل چند رکاوٹیں : مومنین کرام! بعض اوقات ہم خود ہی اپنی حاجات کی قبولیت میں رکاوٹ بنے ہوتے ہیں۔ جس کی چند مثالیں درج ذیل ہیں۔ ترک واجبات شرعی، بدنیتی نفاق، والدین کی نافرمانی، مخلوق خدا پر ظلم وزیادتی، مال حرام کھانا، بغیر محنت ومشقت کے دعا کرنا، مایوسی اور بہت کچھ جس کی اللہ تعالیٰ ہمیں اجازت نہیں دیتا یہ تمام چیزیں دعا کو قبولیت سے روکتی دیتی ہیں لہٰذا ان چیزوں کو ترک کریں تاکہ آپ کی دعائیں قبولیت کا شرف حاصل کرسکیں کیونکہ معصومؑ کا فرمان ہے ''عمل کے بغیر دعا کرنے والا ایسا ہے جیسے کمان کے بغیر تیر چلانے والا۔''

درج ذیل دعاؤں کو ۱۴۱۱ مرتبہ اول وآخر درود شریف کے ساتھ روزانہ پڑھیں اور اس کے بعد محمد ﷺ وآل محمد کے وسیلہ سے خدا کی بارگاہ میں اپنی حاجات پیش کریں انشاء اللہ آپ کی جائز حاجات قبول ہوں گیں، بگڑے کام سنور جائیں گے بس یقین کامل ہونا شرط ہے۔ آپ مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد میرے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنے مقاصد میں کامیاب کرے۔

قسط نمبر: ۱۲

ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے

رہبر کامل حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

کس کس نے منع کیا؟

قرآن مجید کی جو آیت تلاوت کی گئی، اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنی امانت کو آسمانوں، زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا۔(فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا) انہوں نے اس بارامانت کو اٹھانے سے معذرت کی (وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا) اوراس سے ڈر گئے کہ بوجھ بہت بڑا ہے ہم اس کے متحمل نہیں ہوسکتے۔(وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ) انسان نے اس بوجھ کو اٹھالیا (اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا) یہ تھا بڑا ظالم اور تھا بہت بڑا جاہل۔

بندگی کی امانت اللہ رب العزت نے آسمانوں اور زمینوں پر پیش کی اور یہ بوجھ اتنا بڑا تھا کہ انہوں نے اٹھانے سے معذرت کرلی اور انسان کتنا نادان تھا کہ اس نے اس بارامانت کو اپنے کندھوں پر اٹھالیا، اب یہاں پر ظاہر میں دولفظ استعمال کئے گئے، ایک ظلوما اور ایک جھولا، ظلوما اور جھولاً دونوں مبالغہ کے صیغہ ہیں، ظلوماً باب ضَرَب یضرب سے ہے اور جھولا منع یمنع سے ہے، ظاہر میں نظر آتا ہے کہ انسان کی برائی بیان کی گئی لیکن ظاہری الفاظ برائی بتلارہے ہیں مگر اس کے اندر انسان کی صفت چھپی ہوئی ہے اس لئے کہ جو انسان ظالم ہوسکتا ہے اگر وہ اپنے آپ کو سنوارے تو وہ عادل بھی بن سکتا ہے جو انسان جاہل ہے اگر وہ اپنے آپ پر محنت کرے تو وہی عالم بھی بن سکتا ہے تو گویا اس میں انسان کے اندر علم حاصل کرنے اور عدل کو حاصل کرنے کی استعداد کی طرف اشارہ کیا گیا ہے تو ظاہر میں نظر آتا ہے کہ اس کی برائی بیان کی گئی مگر درحقیقت یہ انسان کی دوخوبیوں کی طرف اشارہ ہے۔

شخصیت کہاں بنتی ہے

ماں کے پیٹ سے کوئی بھی انسان بن کے نہیں آتا، اس دنیا میں آکر بنتا ہوتا ہے، ماں کا پیٹ انسان کے جسم کے بننے کی جگہ اور زمین وآسمان کا پیٹ انسان کی شخصیت بننے کی جگہ انسان کی روحانیت بننے کی جگہ۔ جس طرح ماں کے پیٹ سے کوئی بچہ اس حالت میں پیدا ہو کہ اس کی آنکھیں ٹھیک نہیں تو دنیا میں آکر وہ آنکھیں ٹھیک نہیں ہوسکتیں جتنا مرضی ڈاکٹر زور لگالے وہ کہیں گے کہ یہ پیدائشی نقص ہے اس لئے یہ ٹھیک نہیں ہوسکتا اسی طرح جو انسان زمین وآسمان کے درمیان میں نہ بن سکا اپنے اوپر جس نے محنت نہ کی اور جس نے اپنی اصلاح کے لئے کوشش نہ کی اور بنے بغیر وہ انسان اللہ رب العزت کے حضور پہنچ گیا تو قیامت میں جاکر اس انسان کی روحانیت بن نہیں سکتی دنیا بنانے کی جگہ ہے اس لئے ہم میں سے ہر ایک انسان اللہ کا محتاج ہے، کیا چھوٹا کیا بڑا، کیا مرد، کیا عورت، ہم سب کے سب اصلاح کے محتاج ہیں۔

ایک نکتہ: ایک یاد رکھئے کہ اللہ رب العزت نے بارامانت، امانت کا بوجھ بندے کے سر پر رکھا اور بندے نے اٹھالیا اب جو کوئی بوجھ اٹھاتا ہے اس کے بھی حقوق ہوجاتے ہیں کہ وہ بوجھ کا اٹھانے والا بنا، دیکھئے اللہ تعالیٰ نے گدھے کو بوجھ اٹھانے کے لئے پیدا کیا اس لئے اس کو حرام کردیا کہ انسان اس کے گلے پہ چھری نہ چلائے تو مقصد کیا تھا کہ اس نے بوجھ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پر پہنچانا تھا اب بوجھ پہنچانے کا بھی کوئی حق تھا لہٰذا انسانوں کو منع کردیا کہ تم اس کے گلے پر چھری نہیں چلاسکتے یہ تمہارے حلال نہیں اس کے ذبح کرنے کو منع کردیا اس وجہ سے کہ اس نے بوجھ بندے کے لئے اٹھانا تھا تو جب کوئی کسی کا بوجھ اٹھاتا ہے تو اس کے بھی حقوق ہوجاتے ہیں، لہٰذا اللہ رب العزت نے اسی لئے گدھے کو ذبح کرنا حرام کردیا تاکہ اس کو کوئی ذبح نہ کرسکے۔

اسی طرح اگر کسی کی باندی ہو اور وہ امید سے ہوجائے اب اس مالک کے لئے اجازت نہیں کہ وہ اس کو بیچ سکے کیوں اب اس نے بوجھ اٹھالیا اب اس بوجھ اٹھانے والی باندی کا اس بندے پر حق ہوگیا، اب اس کا انجام آزادی ہے یا وہ اس کو اپنے پاس رکھے یا اس کو آزاد کرے اس کو بیچ نہیں سکتا، اگر گدھے نے بوجھ اٹھایا اس کا حق تسلیم کیا گیا، اگر باندی نے بوجھ اٹھایا تو اس کو حق تسلیم کیا گیا تو جو انسان اس دنیا میں اللہ رب العزت کے بارامانت کو اٹھائے گا اللہ رب العزت قیامت کے دن اس

کے حق کو تسلیم فرمائیں گے یہ میرا وہ بندہ ہے جس نے میرا بوجھ اٹھایا تھا۔

غور کرنے کا مقام

میں اور آپ اپنے گھر میں کوئی مزدور لائیں جو سارا دن کام کرے، پسینہ بہائے تو شام کو جاتے ہوئے ہم اسے مزدوری ضرور دیتے ہیں حالانکہ ہمارے اندر سیکڑوں برائیاں ہیں ہمارے اندر حرص بھی ہے، طمع بھی ہے، بخل بھی ہے، معلوم نہیں کیا کیا برائیاں موجود ہیں لیکن جو تھوڑی سی شرافت نفس جو اللہ نے رکھی ہے اس کی وجہ سے دل نہیں چاہتا کہ جس بندے نے ہماری خاطر سارا دن پسینہ بہایا ہم اس بندے کو مزدوری دیئے بغیر بھیج دیں تو کیا خیال ہے کہ جو بندہ ساری زندگی اس بار امانت کو اٹھانے کی محنت کرے گا کیا اللہ رب العزت قیامت کے دن اس کو اجر ثواب عطا نہیں فرمائیں گے؟ تو اس لئے جس بندے کی بھی زندگی شریعت وسنت کے مطابق بن گئی، اللہ رب العزت کی طرف سے اس کے لے رحمت کے فیصلے ہوگئے۔

مخلوق کو کس لئے پیدا کیا؟

یہ عاجز بار بار یہ بات عرض کر رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو عذاب کے لئے نہیں مخلوق کو ثواب کے لئے پیدا کیا، عذاب تو ہم خریدتے ہیں، ہماری نادانی ہے، ہم اپنے آپ کو گناہوں کے اندر دھنسا دیتے ہیں جس کی وجہ سے مصیبتیں سر پر لازم آجاتی ہیں اور اگر ہم اپنی زندگی کو اپنی فطرت کے مطابق گزاریں شریعت وسنت کے مطابق گزاریں تو اللہ رب العزت دنیا کے اندر بھی ہمیں عزتیں دیں اور آخرت کے اندر بھی ہمیں عزت عطا فرمائیں۔

اس لئے ارشاد فرمایا (وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ) تمہیں سست ہونے کی ضرورت نہیں تمہیں غم کھانے کی ضرورت نہیں، تمہیں اعلیٰ اور بالا ہوں گے، اگر تم ایمان والے ہوں گے۔

تو ہم اپنے اوپر محنت کریں گے تو دنیا کا راج ہمیں ملے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ) جو کچھ بھی زمین اور آسمان میں ہے ہم نے تمہارے لئے مسخر کردیا۔ ''مفردات القرآن'' میں لکھا ہے امام رازی اصفہانیؒ لکھتے ہیں کہ مسخر کرنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ بندہ کسی جانور کی لگام پکڑ کے اپنی مرضی کے مطابق استعمال کرے اس کو کہتے ہیں مسخر کرنا تو اللہ رب العزت نے زمین وآسمان کے اندر جو کچھ بھی ہے اس کو انسان کے لئے مسخر کردیا، اب ہم اگر صحیح معنوں میں انسان بن جائیں اور ہمارے جسم پر ہمارا حکم چلنے کیا مطلب؟ دیکھئے بندے کے جسم پر اس کے دل کا حکم چلتا ہے ایک آدمی کسی کی طرف دیکھتا ہی نہیں وہ اس سے پوچھتا ہے جی آپ میری طرف دیکھتے ہی نہیں، وہ کہتا ہے دل نہیں کرتا، حالانکہ دیکھنا کام ہے آنکھوں کا لیکن جواب کیا ملتا ہے، دل نہیں کرتا، ایک آدمی کسی کی بات نہیں سنتا وہ کہتا ہے تم میاں میری بات ہی نہیں سنتے وہ کہے گا میرا دل نہیں کرتا، اب سننا کام ہے کان کا مگر کہتا ہے میرا دل نہیں کرتا، معلوم ہوا کہ دل کرے تو آنکھ اور کان عمل کرتے ہیں دل نہ کرے تو آنکھ اور کان عمل نہیں کرتے تو جسم پر راج ہے دل کا، لہٰذا جس دل میں اللہ رب العزت کا راج آجاتا ہے اللہ رب العزت اس جسم کو زمین میں مقام تسخیر عطا فرماتے ہیں اور یہ مقام تسخیر کیا ہوتا ہے کہ زبان سے بات نکلتی ہے اللہ تعالیٰ اس بات کو پورا کردیا کرتے ہیں، یہ مقام تسخیر ہوتا ہے جی ہاں جو انسان بنتا ہے صحیح معنوں میں پھر اللہ رب العزت اس کی لاج رکھ لیتے ہیں مگر اللہ والے مشیت خداوندی کو دیکھتے ہیں اس لئے کوئی بات ایسی نہیں نکالتے جو اس کی مشیت کے خلاف ہو۔

ایسا کرنے کی اجازت نہیں

امام العلماء وصلحاء حضرت خواجہ محمد عبدالمالک صدیقیؒ آپ مجمع میں فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں چاہوں تو ایک منٹ میں ایک لمحہ میں اس مجمع کو تڑپا کر رکھ دوں مگر مجھے اوپر سے ایسا کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اگر میں چاہوں تو ایک توجہ میں اس مجمع کو تڑپا کر رکھ دوں مگر اوپر سے مجھے ایسا کرنے کی اجازت نہیں تو یہ حضرات مشیت الٰہی کو دیکھتے ہیں اسی لئے پھر کوئی بھی ایسی دعا ایسی بات زبان سے نہیں نکالتے جو مشیت خداوندی کے خلاف ہو۔

حضرت خواجہ فریدالدین عطارؒ

چنانچہ جب تاتار کا فتنہ چلا تو خواجہ فریدالدین عطارؒ جس شہر میں تھے اطلاع ملی کہ تاتاری اس شہر پر حملہ بولنے والے ہیں، انہوں نے اٹھ

کر دعا مانگی اے اللہ ہمیں اس فتنہ سے محفوظ فرما جو لشکر چلا تھا وہ راستہ بھول گیا اور کسی دوسری طرف کو جا نکلا، اللہ تعالیٰ نے محفوظ فرما لیا۔ لیکن انہوں نے ایک سال بعد پھر اس شہر کا رخ کیا، اب خواجہ فرید الدین عطارؒ نے دل میں ارادہ کیا کہ میں دعا مانگو مگر الہام کر دیا گیا میرے بندے یہ میری مشیت تمہیں سر جھکانا پڑے گا، پہلے دعا مانگی ہم نے قبول کر لی اب مت ہاتھ اٹھانا یہ قضا وقدر کے فیصلے ہیں اسے ہو کر رہنا ہے، چنانچہ حضرت نے دعا نہ مانگی نتیجہ کیا نکلا؟ کہ وہ تاتار آئے اور خواجہ فرید الدین عطار بھی انہیں کے ہاتھوں شہید ہو گئے تو یہ مشیت خداوندی کو دیکھتے ہیں اس لئے زبان سے کوئی ایسی بات نہیں کرتے کہ جو پروردگار کے منشا کے خلاف ہو ورنہ اگر ایسی بات نکل جائے یا دعائیں نکل جائیں اللہ رب العزت دنیا کا جغرافیہ بدل کر رکھ دیتے ہیں۔

شہر در بند

تاتار ایک شہر میں پہنچے جس کا نام تھا ”در بند“ وہاں ایک بزرگ رہتے تھے ان کا نام تھا سید احمد در بندیؒ، جب یہ شہر میں پہنچے تو مسلمانوں نے پورے شہر کو خالی کر دیا تھا، شیخ احمد در بندیؒ اور ان کے خلیفہ یہ دو حضرات مسجد کے اندر تھے تاتاری شہزادے نے کہا کہ پتہ کرو کوئی ذی روح اس شہر کے اندر موجود ہے، بتایا گیا کہ دو بندے مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں اس نے کہا گرفتار کر کے بیڑیاں پہنا کر میرے سامنے پیش کرو، اس حالت میں پیش کیا گیا تاتاری شہزادہ پوچھتا ہے کہ تمہیں پتہ نہیں تھا کہ میں آ رہا ہوں، انہوں نے کہا پتہ تھا تو پھر سارے جو مسلمان ہیں یہاں سے چلے گئے تم کیوں نہیں گئے، انہوں نے کہا کہ میں اپنے گھر میں نہیں بیٹھا، میں اپنے پروردگار کے گھر میں بیٹھا ہوں اور اس گھر سے مجھے کوئی نکال نہیں سکتا اس نے کہا کیسی باتیں کرتے ہو، ہم نے تمہیں نکالا، ہم نے تمہیں بیڑیاں پہنائیں اور ہم نے تمہیں مجرم کی طرح سامنے کھڑا کر دیا وہ کہنے لگے یہ بیڑیاں کیا چیز ہیں؟

تاتاری شہزادے کو غصہ آیا، کہنے لگا کوئی چیز تو ہے جنہوں نے تمہیں جکڑ کر رکھا ہے، جب یہ الفاظ سنے، شیخ احمد در بندیؒ نے اس وقت زور سے کہا اللہ اور اللہ کہنا تھا کہ وہ زنجیریں ٹوٹ کر نیچے گر گئیں، تاتاری شہزادے کے دل پر ہیبت بیٹھ گئی، کہنے لگا کہ آپ کو میں اجازت دیتا ہوں آپ اس شہر میں رہ سکتے ہیں چنانچہ انہوں نے اس شہر میں رہنا شروع کر دیا پھر تاتاری شہزادہ چپکے چپکے خفیہ خفیہ ان کو ملنے کے لئے آتا اللہ تعالیٰ نے نور فراست سے ان کو بتا دیا کہ ایک وقت آئے گا کہ یہ شہزادہ پورے ملک کا حکمراں بنے گا، انہوں نے اس سے کہا کہ تم مسلمان ہو جاؤ اس نے کہا میں ہو تو جاتا ہوں یا ہو گیا ہوں لیکن میں اظہار نہیں کر سکتا کیوں کہ مجھے مار دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا اس وقت اظہار کر دینا جس دن تمہیں اللہ ساری حکومت عطا کر دیں گے، اس نے کہا اچھا مجھے ملے گی، فرمایا ہاں، میرے باطن کا نور بتاتا ہے تجھے حکومت ملے گی اس نے کہا، جس دن مجھے حکومت ملی میں اسی دن اپنے اسلام کا اعلان کروں گا، تیس سال کے بعد شہزادے کو حکومت ملی اور اس نے اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا اور پوری دنیا می پھر خلافت مسلمانوں کے ہاتھ آ گئی، یہ مقام تسخیر ہوا کرتا ہے جس بندے کے اس چھ فٹ کے جسم پر اللہ رب العزت کا حکم لاگو ہو گیا اب اس بندے کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ رد نہیں ہوتے۔

ارے ہمیں کسی سے دوستی ہو ہم اس کی بات کو رد نہیں کرتے، خاوند کو بیوی سے پیار ہوتا ہے وہ بیوی کی بات کو رد نہیں کرتا، ماں کو بیٹے سے پیار ہوتا ہے، ماں بیٹے کی بات کو رد نہیں کرتی، اللہ رب العزت کو اپنے جن بندوں سے پیار ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کی باتوں کو رد نہیں فرمایا کرتے لیکن ہم نے ابھی وہ زندگیاں قریب سے دیکھی نہیں اس لئے اندازہ نہیں ہوتا ورنہ تو جس انسان نے اپنے اوپر اللہ رب العزت کے حکم کو لاگو کر لیا وہ سکون پا گیا۔

ھاشمی روحانی مرکز

بدھ کے دن روحانی خدمات کا سلسلہ جاری ہے۔ لاکھوں لوگ حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب کی خدمات سے فائدہ اٹھا چکے ہیں، آپ بھی ایک بار تشریف لائیں اور خدمت کا موقع دیں۔

ہمارا مکمل پتہ

ھاشمی روحانی مرکز

محلہ ابوالمعالی دیوبند ضلع سہارنپور یوپی

رابطے کرنے کیلئے

01336 - 224455 - 9634011163

آندھرا اور تلنگانہ کے قارئین توجہ فرمائیں

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے تمام خصوصی نمبرات اور مولانا حسن الہاشمی کی تمام تصنیفات کے لئے ہم سے رجوع کریں۔

علاوہ ازیں ماہنامہ طلسماتی دنیا کے پرانے شمارے بھی ہمارے پاس موجود ہیں، خواہش مند حضرات توجہ فرمائیں اور یہ بات یاد رکھیں کہ طلسماتی دنیا کے پرانے شمارے بھی ایک قیمتی اسٹاک ہے جو باشعور قارئین کے لئے ہم نے روک رکھا ہے۔ یہ اسٹاک ایک علمی دولت ہے اور ایک قیمتی اثاثہ ہے، ہر اُس شخص کے لئے جو طلسماتی دنیا کی اہمیت اور افادیت کو سمجھتا ہو۔

دفینہ نمبر کی بھی کچھ کاپیاں ابھی موجود ہیں، شائقین طلب کر سکتے ہیں۔ دفینہ نمبر میں دفینہ کی صحیح جگہ معلوم کرنے کے لئے اور دفینہ نکالنے کے لئے سینکڑوں طریقے درج کئے گئے ہیں۔ یہ ایسا قیمتی سرمایہ ہے کہ جسے لاکھوں روپئے خرچ کر کے بھی حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

دفینہ نمبر :ایک ایسی علمی اور معلوماتی دستاویز ہے کہ جس کا ہر پڑھے لکھے انسان کے پاس ہونا ضروری ہے۔ اس نمبر کو اپنے پاس رکھیں، انشاء اللہ کام آئے گا۔

طلسماتی دنیا کے تازہ ترین شمارے بھی بروقت ہم سے طلب کیجئے اور مولانا حسن الہاشمی کی تمام تصنیفات کے لئے بھی ہماری خدمات حاصل کیجئے۔

نصف صدی سے دیانت اور احساسِ ذمہ داری ہماری پہچان ہے اور ہم اس پہچان کو برقرار رکھتے ہوئے علم اور معلومات سے دلچسپی رکھنے والوں کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ واضح رہے کہ ’’طلسماتی دنیا‘‘ کا اگلا شمارہ بہت اہم ہوگا۔

ہمارا پتہ

SHAMS NEWS AGENCIES

Beside Agra Sweet, Formenwadi, Hyderabad

Contact : 04030680837, Mob. 95964655588

رمضان کے بعد شیطان سے ملاقات

تم انسان میری سمجھ سے بالا ہو، ہر وہ کام کیے دیتے ہو جو میں نے تم سے کروانے کا ازل میں تہیہ کیا تھا، لیکن سچ یہ ہے کہ اس اشرف المخلوقات نامی مخلوق کے کارنامے دیکھ کر میں بھی شرمندہ ہو جاتا ہوں۔

کل رات گئے شہر کی ایک ویران شاہراہ پر آوارہ گردی کرتے ایک پرانی حویلی کے پاس سے گزر ہوا تو ایک نہایت پراسرار آواز سن کر میں ٹھٹک گیا اور کان آواز پر لگا دیے، لگتا تھا جیسے کوئی کتا سخت خشک ہڈی چبانے کی تگ و دو کر رہا ہے یا کوئی مردہ خلاف توقع چٹکتی ہڈیوں سمیت کھڑا ہونے کی کوشش کر رہا ہے، نہ جانے میں کب سے وہاں گھوم رہا تھا، چاند کب کا بادلوں کی اوٹ میں پردہ نشین ہو چکا تھا، چار سو خوفناک تاریکی چادر تنی تھی، ایسے میں اچانک اس پراسرار آواز نے میرے رونگٹے کھڑے کر دیے۔

کبھی کبھار کوئی گاڑی سڑک پر فراٹے بھرتی گزرتی تو پراسرار خاموشی کا طلسم چند لمحوں کے لئے ٹوٹ جاتا، دور کہیں کسی قصائی کے پھٹے کے نیچے سے بلند ہوتی بھوکے کتے کی درد بھری ہوک اور پھر ایک روز قبل ہونے والی بارش کے بعد نکلنے والے مینڈکوں کے ٹرانے کی آواز نے مل کر رات کی پراسراریت کو مزید گہرا کر دیا تھا، ماحول پر عجب پراسراریت طاری تھی جیسے کچھ ہونے والا ہو جیسے کسی نے شہر پر کالا جادو کر دیا ہو۔

ذہن عجیب و غریب خیالات کے شکنجے میں پھنس چکا تھا کہ اچانک ایک کریہہ المنظر مخلوق میرے مد مقابل آن کھڑی ہوئی، خوفناک اور پرہیبت چہرہ، بڑے بڑے کان، سر سے فارغ البال مگر کسی بُل فائٹنگ کے خونخوار سانڈ جیسے سینگ، اس سے پہلے میں الٹے قدموں بھاگتا اس کریہہ المنظر مخلوق کے بڑے بڑے اور بھدے ہونٹوں میں جنبش پیدا ہوئی اور اس کی آواز میرے کانوں سے ٹکرائی۔

"ڈرو نہیں، میں شیطان ہوں، شاید پہلے تم نے اصل شکل میں مجھے دیکھا نہیں اس لئے ڈر رہے ہو لو میں انسان کی شکل میں بدل جاتا ہوں۔"

یہ کہہ کر وہ مخلوق ایک دراز قد آدمی کی شکل میں میرے سامنے موجود تھی۔

"اور سناؤ کیسا گزرا آپ کا مقدس مہینہ؟" اس نے پہلا سوال داغا۔

اسے انسانی شکل میں دیکھ کر اور کچھ آیت الکرسی کے مسلسل ورد سے میں خود تھوڑی بہت ہمت مجتمع کر چکا تھا، لہٰذا اس کے سوال پر میری رمضان میں پڑھی گئی ساری نمازیں، قرآن کی تلاوت، زہد و تقویٰ، عبادات و پارسائی انگ انگ سے کشید ہو کر یکدم میری نوک زبان پر آ گئی، میں رمضان میں شیطان کی قید کے بعد مسلمانوں کے چاروں ہاتھوں سے نیکیاں سمیٹنے پر تقریر جھاڑنے ہی والا تھا کہ وہ بولا۔

"میں سمجھ گیا ہوں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں، میں قید تھا تو تم لوگوں نے کونسا تیر مار لیا، میں قید ہو کر بھی تم لوگوں کے درمیان ہی تھا بلکہ اس مہینے میں تو مجھے پہلے ہی جانفشانی سے کام بھی نہیں کرنا پڑتا تم انسانوں میں موجود میرے چیلے ہی کافی تھے۔"

میں نے جواب میں کچھ بولنا چاہا تو شیطان میرا منہ کھولنے سے قبل ہی گویا ہوا کہ "آؤ تمہیں حقیقت سے آشنا کراتا ہوں، وہ میرا ہاتھ پکڑ کر فضا میں بلند ہو گیا، خوف دہشت سے میرا کلیجہ حلق میں آ گیا اور مجھے اپنا دم گھٹتا محسوس ہوا۔"

سب سے پہلے وہ مجھے ایک تاجر کی دوکان پر لے گیا اور دوکان کے پچھلے حصے کا منظر دکھایا، جہاں کچھ لوگ بیٹھے مرچوں میں اینٹوں کا برادہ، بیسن میں مکئی کا آٹا اور دیگر چیزوں میں ملاوٹ میں مصروف تھے شیطان نے کہا کہ رمضان میں یہ دھندہ کئی گنا تیز رفتاری سے جاری تھا۔

بغل والے مکان میں ایک دودھ فروش دودھ میں کھاد، صرف، لاشوں کو محفوظ کرنے والا کیمیکل اور پتہ نہیں کون کون سے زہریلے اجزاء ملا کر اس کا ذائقہ اور رنگ دوبالا کر کے قوم کی غائبانہ خدمت میں مصروف تھا، ساتھ والے ریڑھی بان کی بیٹی آج ہی اسپتال میں عطائی ڈاکٹر کے ہاتھوں جعلی انجکشن لگنے سے بستر مرگ پر پڑی کراہ رہی تھی، سب مناظر دیکھ کر میرا دل گھٹتا ہو گیا اور میرے چہرے سے ٹپکتی شرمندگی شاید اس نے بھی دیکھ لی، اس کے ہونٹوں پر پراسرار فاخرانہ مسکراہٹ پھیل گئی۔

اس چاند ماری کے بعد وہ مجھے شادی کی ایک تقریب میں لے گیا، میں سمجھا شاید اس کی بھوک پھر سے چمک اٹھی ہے مگر یہ میری خام خیالی

تھی، شیطان گویا ہوا کہ بھئی تم انسان بھی عجیب مخلوق ہو، احساس سے عاری، سنگ دل، اپنی خواہشوں کے ساتھ جینے والے، گھر میں کھانے کو بے شک سوکھی روٹی نہ ہو مگر یہاں اس قدر اسراف، دکھاوا، فضول خرچی بلکہ شاہ خرچی کرتے ہو کہ میں بھی شرما کر اپنے بچوں کو چھپا دیتا ہوں کہ تم لوگوں کی حرکتیں دیکھ کر بگڑ نہ جائیں۔ تم اپنی چادر میں پاؤں اتنے پھیلاتے ہو کہ سر ہمیشہ ننگا رہتا ہے یا چادر میں چھید ہو جاتے ہیں، اس شادی کے اجتماع کے باہر ۲۰۔۱۵ بھوکے کم عمر بچے نہیں دیکھے کیا؟ جن کے پیٹ بھوک کی وجہ سے کمر سے جا لگے ہیں، کوئی دو نوالے کھانا انہیں دینے کا روادار نہیں مگر ضائع جی بھر کر کرتے ہیں، وہ فاقہ زدہ بچے یونہی دور کھڑے میل بھری سوکھی انگلیاں دانتوں میں دابے، حسرت و یاس اور ترسی نگاہوں سے اس عظیم الشان شادی کے جشن کو دیکھ کر اپنا فاقہ زدہ پیٹ تھام کر چل دیں گے۔

یہاں سے پاس ہی ایک زاہد و عابد کا ڈیرہ تھا، وہ مجھے کھینچ کھانچ کر وہاں لے گیا، ڈیرے کی پیشانی پر مالک کے نام سے پہلے حاجی کے الفاظ آنکھیں چندھیا رہے تھے، مجھے تعجب ہوا کہ عبادت گزار اور پارسا حاجی صاحب کے ڈیرے پر شیطان کا کیا کام؟ مگر اس نے میرے کچھ کہنے سے پہلے ہی سامنے کی طرف اشارہ کیا جہاں بڑی چارپائی پر شان بے نیازی سے پاؤں پسارے، سر پر حاجی صاحب کا طرہ سجائے ایک تسبیح پھیرتا شخص براجمان تھا۔

اس کی جانب اشارہ کر کے شیطان بولا کہ حاجی صاحب کے پاس خدا کا دیا سب کچھ ہے، لاکھوں میں کھیلتے ہیں، اپنے زہد تقویٰ پر بڑا مان ہے، رمضان کا آخری عشرہ حرم شریف میں گزارتے ہیں، ہر دو سال بعد حج کو جاتے ہیں اور اب تک بلا مبالغہ سات حج اور کئی عمرے کر چکے ہیں، مگر اکلوتی بیٹی نے جائیداد میں سے اپنا جائز حصہ مانگ لیا اور یوں حاجی صاحب کی پارسائی کا بت پاش پاش ہو گیا۔ سخت ناراض ہوئے اور سالوں سے بیٹی کا منہ نہیں دیکھا مگر حج اور عمرے بدستور جاری ہیں، اس رمضان بھی آخری عشرہ حرم شریف میں گزار کے آئے ہیں۔

اتنا کہہ کر شیطان مجھے ڈیرے سے متصل ایک بوسیدہ اور خستہ حال دیواروں والے ایک کچے اور بہ ظاہر کھنڈر سے گھر میں لے گیا، یہ کسی بیوہ کا مکان تھا، جس کے یکے اور بعد دیگرے سات بیٹیاں تھیں۔ دوا کو ترستی ماں بیمار ہو کر بستر سے جا لگی تھی، بڑی چار بیٹیوں کے سروں میں زمانہ کی گردش کے ساتھ چاندی اتر رہی تھی، شیطان گویا ہوا کہ بھئی دیکھ لو اس بی بی کی بیٹیاں غربت اور کسمپرسی کی وجہ سے گھر بیٹھی بوڑھی ہو رہی ہیں، کوئی شادی کرنے کو تیار نہیں، حاجی صاحب کو اپنے ایک آدھ حج یا عمرے کی رقم انہیں دے کر کبھی حق ہمسائیگی ہونے سے بھی ادا کرنے کی توفیق نصیب نہیں ہوئی۔

اس کے بعد وہ مجھے لاہور کی ایک مسجد میں لے گیا، اندر داخل ہونے سے تو احتراز برتا مگر مسجد کے باہر کھڑا ہو کر بتانے لگا کہ یہ جو نورانی چہرے والے امام صاحب ہیں، ابھی کل ہی عید کے چاند کے مسئلے پر ساتھ والے محلے میں مخالف فرقے سے لڑ بھڑ کر انہیں کافر واجب القتل اور پکا بلا حسابی جہنمی قرار دے چکے ہیں، یہ بتانے کے بعد اچانک شیطان کہنے لگا کہ لگتا ہے بھئی مجھے تو اب ریٹائرمنٹ پر غور کرنا چاہئے! کیوں کہ میرے سارے کام تو تم لوگ بخیر و خوبی انجام دے رہے ہو۔

اس کے بعد وہ مجھے لاہور سے نکال کر کہیں لمبی پرواز پر روانہ ہو گیا، ہمارے نیچے میدانی علاقہ ختم ہوا تو پہاڑی علاقہ شروع ہو گیا، بالآخر گھنے درختوں سے گھرے ایک قطعہ زمین پر اس نے لینڈنگ کی، میں نے یہ علاقہ فقط تصویروں میں دیکھ رکھا تھا، خوبصورت، تراوٹ بخش مناظر! پر اب تو یہ کوئی مقتل گاہ تھی، انسانوں کی مقتل گاہ، یہاں کچھ دن قبل ایک قیامت گزر چکی تھی جس کے آثار اب بھی باقی تھے، جسموں کے چھیتھڑے اِدھر اُدھر بکھرے تھے، فضا میں خون کی بساند اور جلے ہوئے جسموں کی بو پھیلی تھی، سانس لینا دشوار تھا، میں سمجھ گیا یہ پاراچنار تھا۔

شیطان گویا ہوا کہ بھئی دیکھ لو یہ سب مسلمان اور روزے دار تھے، کوئی حوروں اور جنت کا طالب آ کر ان کے درمیان پھٹا اور پھر چناروں کے بھی آنسو بہہ نکلے، بھئی تم انسان میری سمجھ سے بالا ہو، ہر وہ کام کئے دیتے ہو جو میں نے تم سے کروانے کا ازل میں تہیہ کیا تھا لیکن سچ یہ ہے کہ اس اشرف المخلوقات نامی مخلوق کے کارنامے دیکھ کر میں بھی شرمندہ ہوتا ہوں، تم انسان ایک دوسرے کو زندہ رہنے کا حق دینے کو تیار نہیں ہو۔

اس کی یہ کڑوی باتیں سن کر میرے وجود کا اشرف المخلوقات کا بت دھڑام سے میرے قدموں میں آن گرا اور پاش پاش ہو گیا، اب جیسے ہی میں نے پلٹ کر دیکھا تو انسانیت کے ساتھ وہ بھی غائب ہو چکا تھا۔

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

مستقل عنوان

روحانی ڈاک

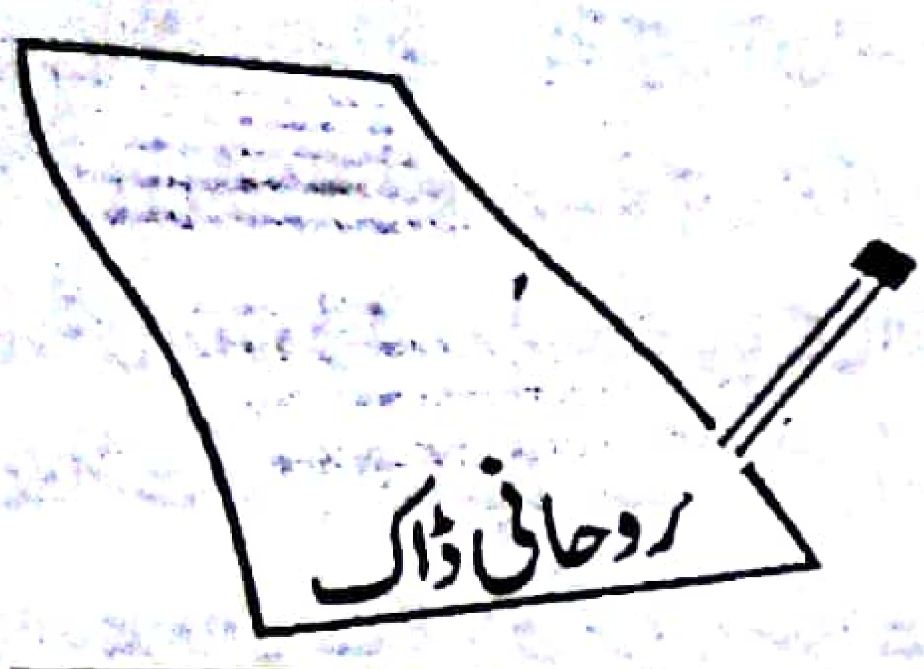

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

ایک قیمتی جذبہ

سوال از: ڈاکٹر ایم انصاری ـــــــــــ سمن پورا

میں پرچہ طلسماتی دنیا کا بہت کافی دنوں سے مطالعہ کرتے آرہا ہوں، آپ کی اور اس ماہنامہ کی جتنی بھی تعریف کروں کم ہی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر دراز کرے تاکہ قارئین، شاگرد حضرات آپ کے اسباق سے مستفید ہوتے رہیں، بندہ کی ہمت تو نہیں ہورہی ہے پر گستاخی معاف ہو تو اس طرف اشارہ کرنا چاہوں گا کہ جس طرح ہر عنوان کی مدرسہ، اسکول وکالجوں میں تعلیم دی جاتی ہے اور بچے، طالب علم اپنی صلاحیت کے مطابق اس عنوان کی پڑھائی میں داخلہ لیتے ہیں اور پھر عالم، فاضل، انجینئر، ڈاکٹر، وکیل بنتے ہیں۔ آپ سے بھی گزارش کروں گا کہ ''روحانیت'' کی درس وتدریس کے لئے ایک درسگاہ قائم کریں تاکہ اس علم سے فیضیاب ہوں، اس طرح کی درسگاہ فی الحال ہندوستان کے کسی حصہ میں موجود نظر نہیں آتی ہے۔ اگر آپ نے اس درسگاہ کے لئے کاوش کی تو اپنے آپ میں یہ ایک انوکھا انسانی بھلائی وترقی کا کام ہوگا، جس طرح بانی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کا باحترام نام لیا جاتا ہے، آپ بھی اس دوڑ میں شامل رہیں گے۔

اکثر یہ دل میں خیال پیدا ہوتا تھا کہ جناب ہاشمی صاحب سے کیسے ملاقات ہوگی، یہ اتفاق کہئے کہ اخبار ''ہمارا سماج'' مورخہ ۲۱؍اپریل اور اس سے پہلے بڑی تصویر مضمون کے ساتھ شائع ہوئی، دیکھ کر ازحد خوشی ہوئی، میں نے احتراماً تصویر کاٹ کر اپنے فائل میں رکھ لی، جب کبھی ملاقات کا خیال آیا کرے گا تو تصویر سے شرف حاصل ہوجایا کرے گا، دل سے اگر کوئی خواہش ہوتی ہے تو اللہ تو کسی نہ کسی شکل میں تکمیل کرا ہی دیتے ہیں۔

میں اپنی عمر کا ۷۶ واں سال گزار رہا ہوں، رمضان کی چاند رات سے چالیس دن تک تہجد کی نماز ادا کرنے کا ارادہ بنا رکھا ہے، چاہت یہ ہے کہ آپ ایک ایسا نقش فراہم کرائیں کہ ''روحانیت'' میں اضافہ ہو اور ساتھ ساتھ اس لائق ہوجاؤں کہ جب کسی گود کا بچہ روتا ہوا آئے اور دم کرنے کے بعد ہنستا ہوا چلا جائے یا پھر کسی مریض کی صحت یابی کا باعث بنے۔

اس ماہ اپریل ۲۰۱۷ء کے پرچہ میں بہت سارے نقش کا ذکر ہے لیکن نقش اوپر سے نیچے یا دائیں سے بائیں لکھا جائے گا اس کی کوئی تلقین نہیں نظر آتی ہے، نقش کے ساتھ اس کی چال بھی فراہم ہو تو بہت مدد ملے گی۔ امید کہ طلسماتی دنیا کے کسی اگلے شمارے میں روحانیت کی توانائی کے لئے ایک مضبوط نسخہ مرحمت فرمائیں گے، نوازش ہوگی، بے ادبی کے لئے معافی چاہوں گا۔

جواب

آج ماہ مبارک کی ۱۰ تاریخ ہے، گویا کہ رمضان المبارک کا پہلا عشرہ جو سرتاپا رحمت ہوتا ہے، آخری لمحات سے گزر رہا ہے، خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنھوں نے اس عشرے کی قدر وقیمت کو پہچانا اور جنھوں نے اللہ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے عبادت اور خدمت خلق کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا، یوں تو ساری کائنات پر رحمت خداوندی کی بارشیں موسلا دھار انداز میں برستی ہیں اور گناہ گار بھی ان

رحمتوں سے کچھ نہ کچھ اُچک لیتے ہیں لیکن اللہ کی رحمتوں کے حق دار صحیح معنوں میں تو وہی حضرات ہوتے ہیں جو اس عشرے میں نمازوں کی پابندی رکھیں، روزہ کی قدر و قیمت کو پہچانیں اللہ کی رضا کی خاطر بھوک پیاس برداشت کریں اور اپنے رب کو حاصل کرنے کے لئے لوگوں کی بھلائی اور خیر خواہی کے کام بھی کریں، سعادت مند ہیں وہ لوگ جن کی زبانیں جن کے ہاتھ پیر، جن کی سوچ وفکر اس ماہ مبارک میں محتاط اور محفوظ رہے اور جو دوسروں کو جسمانی اور ذہنی تکلیف پہنچانے سے باز رہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ یاد خداوندی اور ذکر خداوندی میں گزر رہا ہوگا، کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

اُن کا ذکر اُن کی تمنا اُن کی یاد
وقت کتنا قیمتی ہے اِن دنوں

آپ نے ماہنامہ طلسماتی دنیا کی تعریف جن الفاظ میں کی ہے وہ قابل قدر ہے اور آپ نے ہماری خدمات کو جو اہمیت دی ہے ہم اس کی بھی قدر کرتے ہیں اور اللہ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ ہمارے اندر خدمت خلق کی بہترین صلاحیتیں پیدا کردے، ہمیں جہالت کے اندھیروں میں علم ومعرفت کے چراغ جلانے کی توفیق دے تاکہ آپ جیسے مخلصین کا حسن ظن باقی رہے، آپ نے اس خط میں ہمیں ایک قیمتی مشورہ بھی دیا ہے اور یہ مشورہ پہلے بھی کچھ احباب کی طرف سے ہمیں مل چکا ہے اور ہم نے ان سے وعدہ بھی کیا تھا کہ ہم ان کے مشوروں کو اہمیت دیں گے اور آج ہم آپ سے بھی یہ وعدہ کرتے ہیں کہ جلد ہی ہم آپ کے مشورے کو پیش نظر ایک ایسی درسگاہ کی بنیاد رکھیں گے جس میں باقاعدگی کے ساتھ روحانی عملیات کی تعلیم وتدریس کا سلسلہ شروع کیا جائے گا۔

آج کے دور میں روحانی علاج ایک ضرورت بن چکا ہے، اس لئے حالات کا تقاضہ ہے کہ اس لائن کی تعلیمات کو اُجاگر کیا جائے اور اچھے اور خداترس عاملین کی ایک کھیپ تیار کی جائے تاکہ اللہ کے بندوں کی صحیح معنوں میں خدمت ہوسکے اور اللہ کے بندوں کو غلط قسم کے اور بازاری قسم کے عاملوں سے نجات مل سکے۔ ہاشمی روحانی مرکز پچھلے ۲۵ سالوں سے روحانی تحریک چلانے میں مصروف ہے اور ہزاروں شائقین کو اس راستے پر چلنے کی تربیت دے رہا ہے لیکن اب ضرورت اس بات کی ہے کہ باقاعدہ ایک مدرسہ ایسا قائم ہو جہاں روحانی عملیات کا باقاعدہ درس دیا جائے اور باصلاحیت طلبہ کو اس علم سے سرفراز کیا جائے، گھر گھر میں علم ومعرفت کے چراغ روشن کئے جائیں۔ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی درسگاہ قائم کرنے کی توفیق بھی دے اور ہمیں وسائل بھی عطا کرے۔

اخبارات میں ہمارے فوٹو چھپتے رہتے ہیں، آپ کی محبت ہے کہ آپ نے فوٹو کا ٹکڑا اپنی ڈائری میں محفوظ کرلیا لیکن ہمارے خیال میں اصل چیز تو محبت، نسبت اور عقیدت ہی ہوتی ہے اور ان ذرائع سے جو قربتیں ملتی ہیں وہ تصویروں سے کہیں زیادہ اہم ہوتی ہیں۔

آپ نے سنا ہوگا کہ دل کے آئینے میں تصویر یار، جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی، ایک بار سچی محبت کسی سے ہوجائے تو پلک جھپکتے ہی انسان ان کی آغوش میں پہنچ جاتا ہے، کسی شاعر نے کہا تھا۔

تصورات کی دنیا عجیب دنیا ہے
ہمارے گھر سے تیرا گھر دکھائی دیتا ہے

اللہ سے ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے کہ ہمیں ایک دوسرے کی محبت عطا کرے، ہم ایک دوسرے کے جذبات اور احساسات کی قدر کرنے والے بنیں، پھر نہ کسی خط کی ضرورت ہوگی اور نہ کسی فوٹو کی۔

یہ تو چند رسمی باتیں تھیں جو خواہ مخواہ نوک قلم پر آگئیں، ہم آپ کے جذبے کی قدر کرتے ہیں اور اللہ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے اندر ایسے جوہر پیدا کردے کہ ہم آپ جیسے محبت کرنے والوں کے حسن ظن کی حفاظت کرتے رہیں اور اپنے دونوں ہاتھوں سے علم ومعرفت کی وہ دولتیں لٹاتے رہیں جن کی دنیا کو ضرورت ہے اور جو ہم سب کا کھویا ہوا سرمایہ ہیں۔ آپ کی فرمائش پر سورۂ فاتحہ کا ایک نقش نقل کررہے ہیں، یہ نقش ہر بیماری اور ضرورت میں باذن اللہ تیر کی طرح کام کرے گا، اس نقش میں مزید تاثیر پیدا کرنے کے لئے اگر آپ روزانہ سورۂ فاتحہ ۴۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالیں تو سونے پر سہاگہ ہوگا، نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۶۵	۲۳۶۸	۲۳۷۱	۲۳۵۷
۲۳۷۰	۲۳۵۸	۲۳۶۴	۲۳۶۹
۲۳۵۹	۲۳۷۳	۲۳۶۶	۲۳۶۳
۲۳۶۷	۲۳۶۲	۲۳۶۰	۲۳۷۲

اس نقش کو آتشی چال سے لکھا کریں، آتشی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

ایک بار یاد رکھئے کسی بھی نقش کی اہمیت وافادیت اپنی جگہ لیکن اس کو مزید موثر بنانے کے لئے ہمیں اپنی نیت اور اپنے خلوص کو گرانقدر بنانا چاہئے، بزرگوں کا چھوڑا ہوا علمی اثاثہ اپنی جگہ موثر اور معتبر ہے لیکن اگر یہ اثاثہ نااہلوں کے ہاتھ لگ جائے تو اس کے خاطر خواہ نتائج برآمد نہیں ہوتے، دنیا کی دولت بھی اگر کسی نااہل کے ہاتھ لگ جائے تو صرف نقصان ہی پہنچاتی ہے، اسی طرح اگر علم ومعرفت کے خزانے کسی نااہل کے ہاتھوں میں دے دئیے جائیں تو بھی تباہی مچ جاتی ہے یا پھر وہ خزانے زنگ آلود ہتھیار بن کر رہ جاتے ہیں۔ اکابرین کے چھوڑے ہوئے سرمائے سے استفادہ کرتے وقت ہمیں اپنی نیت کو درست رکھنا چاہئے اور اپنے عقیدے کی بھی حفاظت کرنی چاہئے تاکہ ہم لوگوں کو فیض پہنچانے کے ساتھ ساتھ اپنی عاقبت کی بھی حفاظت کرسکیں اس ماہ مبارک میں، میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ آپ سے کام لے اور آپ روتی ہوئی انسانیت کو ہنسانے کے لئے پرخلوص خدمت تمام عمر انجام دیتے رہیں۔

طباعت کی غلطی

سوال از: منیر احمد ٹیلر ماسٹر ______ مہو (ایم پی)

مکرمی جناب عالی آداب گستاخی کے لئے معافی چاہتا ہوں، روحانی تقویم ۲۰۱۷ء صفحہ ۱۴۹ اوج زہرہ کے بارے میں تقویم میں صفحہ ۱۶۸ پر اوج زہرہ وقت ۲۴ر جولائی ہے اس لئے جناب سے معافی کے ساتھ پارہ ۸ اور رکوع ۸، آیت نمبر ۹ فِیْھَا مَعَاش ہے اور برکت رزق کے نقش میں فیہا معاش ہے، یعنی دونوں ی اس میں نہیں چھپ سکی اور نقش کے نیچے جو آیت لکھی ہے وہ بھی اسی طرح ہے، نقش میں عدد ۱۵ فیہا لیش کے ہیں لیکن نقش میں فیہا معاش لکھا ہوا ہے، ایسی حالت میں فیہا معاش لکھیں یا فِیْھَا مَعَایِش لکھیں۔

برائے کرم جولائی سے پہلے جو صحیح ہے برائے کرم طلسماتی دنیا میں شائع کرنے کی زحمت گوارہ کریں، نوازش ہوگی، گستاخی کے لئے معافی کا خواستگار ہوں۔

جواب

آپ نے جس غلطی کی طرف اشارہ کیا ہے وہ ایک بھاری غلطی ہے جس پر ہم شرمسار ہیں اور آپ سے اور تمام قارئین سے معذرت چاہتے ہیں اور زندگی رہی تو آئندہ سال کی تقویم میں اس کی تصحیح کردی جائے گی۔

قرآن حکیم کی آیت ہے۔ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ. لیکن آپ نے دیکھا ہے کہ اس آیت کے جو اعداد نکالے گئے ہیں وہ صحیح ہیں اس سے بھی آپ یہ اندازہ کرسکتے ہیں کہ یہ علمی غلطی نہیں ہے بلکہ طباعت کی غلطی ہے، تصحیح کرنے والے سے چوک ہوگئی اور آیت غلط چھپ گئی لیکن چونکہ کسی بھی آیت کا غلط چھپ جانا ایک بھاری قسم کی چوک اور ہماری اپنی بھی ایک غفلت ہے اس لئے ہم اس پر شرمندہ ہیں اور تمام قارئین سے معافی چاہتے ہیں اور آپ کے شکرگزار ہیں کہ آپ نے اس طرف اشارہ کرکے ہمیں آئندہ چھپنے والی غلطی سے ہوشیار کرایا اور ہمیں تلافی کرنے کا موقع دیا، اللہ آپ کو جزا دے اور ہمیں احتیاط کے ساتھ تقویم اور رسالہ چھاپنے کی صلاحیت عطا کرے۔

ہمیں اس بات کی خوشی ہے کہ طلسماتی دنیا پڑھنے والوں میں یہ شعور پیدا ہوگیا ہے کہ وہ طلسماتی دنیا کی بھی غلطیوں کو پکڑ لیتے ہیں، اللہ کا شکر ہے کہ طلسماتی دنیا کی تحریک رنگ لارہی ہے اور لوگوں کا شعور بیدار ہورہا ہے، یہ شعور جتنا بیدار ہوگا اتنا ہی قوم جہالت اور بے شعوری کی دلدل سے باہر نکلنے میں کامیاب ہوگی، اللہ ہم سب کو اپنی غلطیوں پر شرمندہ ہونے کی اور بروقت تائب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

سلام قولا من رب رحیم

سوال از: عبدالحئی ______ ممکور

بندہ خیریت سے ہے اور آپ کی دعاؤں کا خصوصی محتاج ہے۔

حضرت میں ''طلبائے روحانیت'' کے پورے اعمال اور شرائط کے ساتھ پورا کرچکا ہوں، اکل حلال اور صدق مقال کی بھی پابندی کررہا ہوں۔

حضرت میں اب ''سلام قولاً مِّن رَّبٍ رَّحِیم'' کا عمل کرنا چاہتا ہوں، اجازت اور رہنمائی چاہتا ہوں، اجازت آپ نے بوقت ملاقات دی ہے اب رہنمائی چاہتا ہوں، حضرت میں نے بہت کوشش کی روحانی تقویم میں سے مدد لوں مگر اتوار اور مثبت مہینے میں تثلیث نہیں ملا، شاید مجھے صحیح اندازہ نہیں ہورہا ہے اس لئے حضرت میں آپ سے عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ میں جو مذکورہ عمل کرنا چاہتا ہوں آپ سے التجا ہے کہ مثبت مہینے اور اتوار، تثلیث کی رہنمائی اور نشاندہی فرمادیں اور خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(نوٹ) میں عمل کرنا چاہتا ہوں ایک زیراکس کاپی بھی بھیج رہا ہوں اس میں کا عمل کرنا چاہتا ہوں۔

جواب

یہ معلوم ہوکر خوشی ہوئی کہ آپ روحانی عملیات کی بنیادی ریاضتوں سے فارغ ہوچکے ہیں اور یہ جان کر مزید خوشی ہوئی کہ آپ اکل حلال اور صدق مقال کو بھی ملحوظ رکھ رہے ہیں۔ اگر آپ ان امور کے پاس دار بنے رہے تو آپ کو انشاء اللہ وہ سب کچھ حاصل ہوگا جو اس لائن کے بزرگوں کو حاصل تھا، بزرگوں کے اشاروں پر ہزاروں کے کام بن جاتے تھے اور اللہ کے حکم سے لوگوں کے حالات سنور جاتے تھے، اللہ کے نیک بندے اپنے نفس کو مار کر اپنی خودی کو اتنا بلند کرلیا کرتے تھے کہ ان کے اور خدا کے درمیان بال برابر بھی فرق باقی نہیں رہتا تھا اور جب وہ اللہ کی رضا میں راضی رہتے تھے تو اللہ بھی ان کی رضا میں راضی رہتا تھا، چونکہ تمام صحابہ کرامؓ اللہ کی مرضی کو اپنی مرضیات پر ترجیح دیتے تھے، اسی لئے انہیں رضی اللہ عنہ و رضوعنہ کی سند حاصل ہوگئی تھی، کسی شاعر نے کہا ہے۔

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

ہم امید کرتے ہیں کہ آپ جیسے شاگرد نہ صرف اپنا نام روشن کریں گے بلکہ ہمارے لئے بھی اور ہماری روحانی تحریک کیلئے باعث فخر ثابت ہوں گے اور ہمارے روحانی اقدامات کو تقویت پہنچائیں گے۔

بنیادی ریاضتوں سے فارغ ہونیکے بعد اب آپ کو تحفۃ العاملین کا مطالعہ کرنا چاہئے، یہ کتاب آپ روحانی عملیات کی گہرائیوں سے بھی اور ضرورتوں سے بھی روشناس کرائے گی، اس کا مطالعہ کرتے ہوئے آپ کو معلوم ہوجائے گا کہ یہ فن کس قدر گہرا ہے، فنی اعتبار سے اسلامی مہینوں کی تین قسمیں ہیں، منفی، مثبت اور ذوجسدین، منفی مہینوں کو منقلب بھی کہتے ہیں، ان میں کسی بھی عمل سے گریز کرنا چاہئے، نظرات کی بحث بھی اس میں حل جائے گی اور اگر ہر سال روحانی تقویم کا بھی مطالعہ جاری رکھیں گے تو شمس کی کسی بھی سعد اور ستارے کے ساتھ نظر تثلیث کو آپ تلاش کرلیں گے۔

روحانی عملیات کی لائن جستجو کی، تگ ودو کی لائن ہے اور یہ بات مشہور بھی ہے اور معتبر بھی کہ من جد وجد جو کوشش کرتا ہے وہ ایک دن حاصل کرہی لیتا ہے، آپ اپنی کوششوں اور جستجو کو جاری رکھئے انشاء اللہ ایک دن آپ کامیابی سے ہمکنار ہوجائیں گے۔

آپ نے ''سلام قولاً مِّن رَّبٍ رَّحِیم'' کا جو عمل نقل کیا ہے شمس العارفین میں علامہ بونیؒ نے تحریر کیا ہے اور تجربتاً یہ عمل سو فیصد درست ثابت ہوا ہے لیکن اس عمل کے دوران عمل کی شرائط اور قیود کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے، عمل کوئی خاص مشکل بھی نہیں ہے، جس کو روحانی عملیات کی ہفت اقلیم حاصل کرنے کا شوق ہے اس کے لئے یہ پابندیاں بہت زیادہ نہیں ہیں۔ ہماری طرف سے اجازت ہے، آپ اس عمل کو گہرائی کے ساتھ پڑھیں پھر اس کی شرائط اور پرہیز وغیرہ پر غور وفکر کریں اور اس کے بعد اس کو سعید ساعتوں میں شروع کرکرنے کی ٹھان لیں۔

ہم دعا کریں گے کہ اللہ آپ کو کامیابی سے ہمکنار کرے اور آپ کو وہ دولت حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائیں کہ جس دولت کے سامنے اس دنیا کے تمام خزانے بھی ہیچ ہیں۔

کسی بھی ناکامی پر ہوش برقرار رکھئے

سوال از: (نام و پتہ مخفی)

اللہ رب العزت سے امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے، بعدہٗ عرض یہ ہے کہ میں تقریباً سات سال سے آپ کے رسالہ کا خریدار ہوں، ہر ماہ برابر رجسٹرڈ ڈاک سے آتا ہے، اس کے علاوہ طلسماتی دنیا کے اکثر نمبرات بھی موجود ہیں اور عملیات کی لائن سے آپ کی اکثر کتب بھی میرے پاس ہیں، یہ سب اکثر مطالعہ میں رہتی ہیں۔ میں ۲۰۰۵ء میں ممبئی گیا تھا ایک شادی میں، وہاں آپ کا ایک رسالہ ہاتھ آگیا اس کو پڑھ کر لگا کہ واقعی عملیات کی لائن بھی کچھ ہے اس کے بعد ہی سے خریدار ہوا اور پھر

جیسے جیسے آپ کا رسالہ، کتب، نمبرات مطالعہ میں آتے گئے علم بھی بڑھا، عمل بھی بڑھا اور روحانی عملیات کی واقفیت کے ساتھ ساتھ اس پر یقین میں پختگی اور اعتماد بھی پیدا ہوا اور دل ودماغ میں یہ بات بیٹھ گئی کہ اگر واقعی اللہ تعالیٰ پر پختہ بھروسہ کرکے انسان روحانی عملیات اختیار کرے تو انشاء اللہ اسے کسی اور چیز کی ضرورت نہیں پڑے گی، مثلاً نہ ڈاکٹروں کی نہ دواؤں کی، سارے حل اور سارے علاج اس میں موجود ہیں، لیکن حضرت بڑے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑرہا ہے کہ ایک واقف نے میرے اس یقین اور اعتماد کو بڑی کاری ضرب لگائی اور میرا یقین واعتماد متزلزل ہوکر رہ گیا۔

واقعہ یہ ہے کہ تقریباً ۷ سال سے میری ایک لڑکی سے دوستی ہے میرے اندر وہ دوستی محبت میں بدل گئی میں اس سے بے پناہ محبت کرتا ہوں اور شادی کرنا چاہتا ہوں لیکن وہ صرف دوستی تک ہی محدود ہے، شادی کے لئے ہرگز تیار نہیں ہے، میں نے اس کے دل میں والہانہ محبت پیدا ہونے کے لئے تاکہ وہ شادی کے لئے تیار ہوجائے بڑے جتن کئے، آپ کی کتابوں سے کئی مجرب عملیات وتعویذات بھی کئے مگر سب بے سود، پھر آپ نے بذریعہ ڈاک تعویذات بھیجے میرے لیٹر پر، مگر ناکام، پھر شرف زہرہ کا بھی تعویذ آپ نے بھیجا کچھ نہیں ہوا، پھر ۱۷ر جولائی ۱۶ میں ، میں حاضر ہوا، آپ نے چار تعویذ دیئے، ایک آنٹے میں، ندی میں بہانے کا، دو پھلدار پیڑ میں، ایک جتر میں اور ایک لٹکانا اور ایک بازو میں، مگر ان ساری چیزوں نے اس کے اندر کوئی بھی فرق نہیں پیدا کیا، اس وجہ سے میرے یقین واعتماد کو بڑی سخت چوٹ پہنچی، میرے دل میں آپ روحانی عملیات کے بادشاہ تھے لیکن حضرت معاف کیجئے مجھے اب ایسا لگنے لگا ہے کہ یہ سب کچھ صرف کمائی کا ذریعہ ہے بس اور کچھ نہیں، بہرحال میں اللہ کی ذات سے ناامید اب بھی نہیں ہوں اور آپ سے بڑا عامل میری نظر میں کوئی نہیں ہے۔

امید یہی ہے کہ اگر واقعی سنجیدگی کے ساتھ آپ میرے معاملے پر دھیان دیدیں گے تو انشاء اللہ یہ معاملہ ضرور حل ہوجائے گا کیوں کہ محدود دائرے کے اندر ہمارے تعلقات ابھی برقرار ہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ مؤکل کے ذریعہ یہ کام کرادیں یا پھر عمل حجاب الابصار میں سے کوئی عمل کرکے دیں تو بہتر ہے، کیوں کہ غائبانہ طور پر جب کوئی چیز پیش کی جاتی ہے یا پھر کوئی آواز کانوں سے ٹکراتی ہے جس میں اس انسان کو خود مخاطب کیا گیا ہو تو زبردست اثر کرتی ہے، مثلاً مؤکل یا میں غائبانہ طور پر ایک تحریر فلاں سے ۳ ماہ کے اندر شادی کرلو ورنہ پورا گھر برباد ہوجائے گا اور تم زندہ ہوتے ہوئے بھی موت کی تمنا کروگی اور یاد رکھنا یہ راز، راز ہی رہے اور پھر پرچہ چھین کر غائب، تو یہ بات بڑی حیرت زدہ ہوگی اور میں سمجھتا ہوں کہ پھر کسی اور چیز کی ضرورت نہیں پڑے گی یا پھر جو کچھ آپ مناسب سمجھیں وہ کریں لیکن حضرت مجھے مایوس نہ فرمائیں اور میرے یقین واعتماد کو متزلزل نہ ہونے دیں۔

حضرت اگر اس سے میری شادی نہیں ہوئی تو میں بالکل ٹوٹ جاؤں گا، اس کے بغیر مجھے ایسا لگتا ہے کہ میں زندہ ہوتے ہوئے ایک لاش کی مانند ہوجاؤں گا کیوں کہ اس کی وجہ سے جو کیفیات میرے اوپر گزرتی ہیں میں اچھی طرح سے واقف ہوں، حضرت اس لئے میرے لئے دعا بھی فرمائیں اور میرے حال پر رحم کرے جو کچھ بھی کرسکتے ہوں کردیں، میں زندگی بھر آپ کا شکرگزار رہوں گا اور اس میں جو کچھ بھی خرچ آئے میں تیار ہوں، اگر آنا پڑا تو آجاؤں گا انشاء اللہ مطلع فرمائیں۔ جوابی رجسٹرڈ لفافہ اور فوٹو موجود ہے اور طلسماتی دنیا میں بھی صرف پتہ وغیرہ نہ لکھیں، جواب عنایت فرمادیں تو خوشی ہوگی۔

جواب

روحانی عملیات کی لائن ایک پاکیزہ لائن ہے، اس لائن کی نفاست اور تقدس کا انکار وہی شخص کرسکتا ہے جو علم ومعرفت کے اعتبار سے ابھی تک سن بلوغ کو نہ پہنچا ہو کچھ تو حیدزدہ قسم کے لوگ جنہیں متقی ہونے کا گھمنڈ ہوتا ہے، حالانکہ وہ تقوے اور پرہیزگاری الف بے سے بھی واقف نہیں ہوتے، ان لوگوں نے روحانی عملیات کے خلاف نابالغ بچوں کی طرح کافی شور وغل مچایا ہے لیکن دنیا کی تاریخ گواہ ہے کہ چاند پر خاک اڑانے والے خود گرد وغبار میں اٹ جاتے ہیں اور چاند کا کچھ نہیں بگڑتا، ہمارے عہد کی سب سے بڑی نحوست یہ ہے کہ علم سے نابلد قسم کے لوگ جب کسی بات کو سمجھ نہیں پاتے تو وہ اس بات کا مذاق اڑانا شروع کردیتے ہیں یا پھر اس کے خلاف فتوے بازی کا مظاہرہ کرنے لگتے ہیں تاکہ ان کی اپنی جہالت اور اپنی لادینیت پر پردہ پڑجائے اور لوگ انہیں علامہ، متقی اور پرہیزگار سمجھنے کی خوش فہمی میں مبتلا ہوجائیں۔ ہم نے تعویذ

گنڈوں کی مخالفت میں ایسے ایسے لحیم شحیم لوگوں کو اچھل کود کرتے ہوئے دیکھا ہے کہ جنہیں دیکھ کر شرم کو بھی شرم آجاتی ہے اور علم وعقل اپنا آپا پیٹنے لگتے ہیں، اللہ کا کرم ہے کہ طلسماتی دنیا کی تحریک نے لاکھوں لوگوں کی عاقبت سنواری ہے اور لاکھوں لوگوں کو اللہ کے کلام سے استفادہ کرنے کا شوق پیدا ہوا ہے، خوشی کی بات ہے کہ آپ بھی برابر طلسماتی دنیا کا، طلسماتی دنیا کے خاص نمبروں کا مطالعہ کررہے ہیں اور ہماری روحانی تحقیقات سے استفادہ کرکے ہماری محنت کو ٹھکانے لگارہے ہیں لیکن یہ معلوم ہوکر افسوس ہوا کہ ایک عظیم الشان تحریک سے جڑنے والا انسان ایک لڑکی کے عشق میں مبتلا ہوکر رہ گیا ہے، اگر پاکیزہ ہوتو عشق کوئی بڑی چیز نہیں ہے لیکن جو لوگ عظیم الشان کاموں کے لئے دنیا میں آئے ہوں جن کی سوچ وفکر نکھری ہوئی ہو، جو اس دنیا کی رہنمائی کا فریضہ انجام دینے کے اہل ہوں، جن میں راہ حق پر خود چلنے کی اور دوسروں کو راہ حق پر چلانے کی صلاحیت موجود ہو وہ عشق مجازی کی بھول بھلیوں میں کھوجائے تو کہاں کی دانش مندی ہے۔

آپ نے اس لڑکی کو اپنا بنانے کے لئے کئی جتن بھی کئے، دعائیں بھی کیں، ہمارے پاس آکر ہم سے علاج بھی کرالیا اور پھر اور بھی دوسری کوشش آپ کررہے ہیں اس کے باوجود آپ ابھی بھی اس مسئلے میں ناکام ہیں تو پھر آپ کے دل میں یہ بات کیوں نہیں آتی کہ شاید آپ دونوں کا ملن آپ کے رب کو منظور نہیں ہے، محبت بجائے خود ایک انعام ہے، محبت کا انجام شادی ہی ہوتو یہ کوئی ضروری نہیں ہے اگر آپ اس لڑکی سے ساری عمر محبت کرتے رہیں اور وہ بھی تمام عمر آپ کی عزت کرتی رہے تو یہ بھی تو ایک انعام ہے اور اس دنیا میں تو اکثر یہ ہوتا ہے کہ محبت کے بعد جب شادی ہوجاتی ہے تو پھر رنگ محبت پھیکا پڑجاتا ہے اور کبھی کبھی تو لڑائی جھگڑوں کے بعد طلاق کی نوبت آجاتی ہے، اگر شادی نہ ہونے کے بعد ذہنوں میں ایک دوسرے کی چاہت اور ایک دوسرے کی عزت باقی رہے تو یہ صورت حال دوسری صورت حال سے لاکھ درجے بہتر ہے۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے فرمایا ہے کہ کسی بھی معاملے میں اگر تین مرتبہ تعویذ گنڈے کراکر بھی فائدہ نہ ہوتو پھر یہ سمجھ لینا چاہئے کہ اللہ کی مرضی نہیں ہے، پھر تعویذ گنڈوں کی مخالفت یا عاملوں کی مخالفت یا بزرگوں کے چھوڑے ہوئے علمی اثاثے کو نشانہ بنانے کے بجائے یہ سمجھنا چاہئے کہ اس کام کے نہ ہونے ہی میں اللہ کی کوئی مصلحت ہے۔ روحانی علاج کے بعد کام نہ ہونے پر یہ سمجھنا کہ تعویذ گنڈے سب بکواس ہیں اور صرف کمائی کے ہتھکنڈے ہیں، یہ سمجھ اور یہ سوچ صرف اور صرف جہالت کی کوکھ سے جنم لیتی ہے۔ ذرا سوچئے کتنے ہی کامیاب ترین ڈاکٹروں کے علاج کئے بعد بھی مریض مرجاتے ہیں یا مریض شفایاب نہیں ہوتے تو کیا یہ کہنا درست ہوگا، ڈاکٹروں کے بس کا کچھ نہیں اور یہ ہوسپٹل اور نرسنگ ہوم وغیرہ کچھ نہیں صرف کمائی کا ذریعہ ہیں۔ بڑے بڑے جلسوں میں لاکھوں کے مجمع میں دعاؤں کا اہتمام ہوتا ہے اور بے شمار لوگوں کی دعائیں قبول بھی نہیں ہوتیں تو کیا دعاؤں کے پیچھے اور دعا کرنے والوں کے پیچھے لاٹھی لے کر دوڑ پڑنا درست ہوگا؟

عزیزم ڈاکٹر ہو یا حکیم، طبیب ہو یا عامل وہ صرف کوشش کرسکتا ہے، اس کوشش کو کامیابی سے ہمکنار کرنے والی ذات صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، اللہ کی مرضی کے بغیر اس دنیا میں کسی درخت کا کوئی پتہ بھی ہل نہیں سکتا اور زمین کا کوئی ایک ذرہ بھی جنبش نہیں کرسکتا۔ ایک سال میں ہمارے پاس ہزاروں لوگ آتے ہیں، ان کے سیکڑوں مقاصد ہوتے ہیں، ہمارے علاج کے بعض لوگوں کو کامیابی مل جاتی ہے اور بعض لوگ اپنے مقصد میں ناکام بھی ہوجاتے ہیں، دراصل کامیابی اور ناکامی کا دارومدار اللہ کی مرضی پر منحصر ہے، وہ اگر چاہے تو سب کچھ ہوجائے اور وہ نہ چاہے تو کچھ بھی نہ ہو، عملیات میں ناکام ہونے کے بعد آپ کا یہ کہنا کہ میرے یقین اور اعتماد کو سخت ٹھیس پہنچی، ایک بچکانہ بات ہے اور اس بات کے تانے بانے بدعقیدگی سے جڑے ہوئے ہیں، آپ کو توبہ کرنی چاہئے۔ لے دیکھئے اس دنیا میں محبت صرف آپ ہی نے نہیں کی، آپ سے پہلے بھی ہزاروں اور لاکھوں لوگوں نے محبت کا جام پیا ہے اور سیکڑوں لوگوں نے آسمان عشق پر بہت اونچی اڑان اڑی ہے، مجنوں، فرہاد، رومیو اس لائن کے بڑے شہسوار گزرے ہیں اور اس طرح کے لوگ محبت میں ناکام ہی ہوئے ہیں لیکن ان میں سے کوئی ایک بھی محبت میں ناکام ہوکر مرا نہیں، کچھ دنوں تک رونے دھونے کے بعد انہیں صبر آہی گیا۔ اگر آپ بھی محبت میں ناکام ہوگئے تو یہی سب کچھ آپ کے ساتھ بھی ہوگا، کچھ دن آپ روئیں گے، کچھ دن تڑپیں گے، کچھ راتوں کو کروٹیں بدلیں گے اور بالآخر آپ کو بھی صبر آہی جائے گا اور اپنی قیمتی زندگی کو جو ہر انسان

کو صرف ایک ہی بار ملتی ہے کسی لڑکی کی خاطر گنوا دینا دانش مندی نہیں ہے، پھر یہ بھی تو سوچئے ایک لڑکی آپ سے دوستی تو رکھنا چاہتی ہے لیکن وہ آپ سے شادی کرنا نہیں چاہتی کیوں؟ ظاہر ہے کہ وہ آپ کو دوست کی صورت میں اچھا انسان سمجھتی ہے لیکن اس کے نزدیک آپ اس قابل نہیں ہیں کہ آپ اس کے شوہر بنیں تو پھر سب سے پہلے آپ کو اپنا جائزہ لینا چاہئے اور اپنی اُن خامیوں کو دور کرنا چاہئے جو آپ کی شادی میں حارج ہو رہی ہیں۔

آپ نے ہم سے التجا کی ہے کہ ہم آپ کے اس مسئلے کو سنجیدگی کے ساتھ حل کرنے کی کوشش کریں تو آپ سے ہماری درخواست ہے کہ اب آپ کسی عمل کے چکر میں نہ پڑیں، آپ اپنا معاملہ اس خدا پر چھوڑ دیں جو اپنے بندوں سے بے لوث محبت کرتا ہے اور ان کی جائز خواہشات اور ضروریات کو پورا کرنے میں اپنے رب ہونے کی ذمہ داری نبھاتا ہے، پھر آپ کے پاکیزہ جذبات واحساسات کو وہ کیسے نظر انداز کرسکتا ہے لیکن آپ یہ بھی یاد رکھئے کہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ بندہ ایک چیز اپنے لئے مفید سمجھتا ہے لیکن وہ اس کے لئے مضر ہوتی ہے، اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ بندہ ایک چیز کو اپنے لئے مضر سمجھتا ہے لیکن وہ چیز اس کے لئے مفید ہوتی ہے، جب لڑکی سے آپ پیار کرتے ہیں ہوسکتا ہے کہ اس کی رفاقت آپ کے لئے ضرر رساں ہو اور اسی لئے اللہ آپ کی شادی اس کے ساتھ نہ ہونے دے رہا ہو، بہرحال خدا خدا ہی ہے وہ ہم سے زیادہ حکیم اور حلیم ہے اور اس کی رضا میں راضی رہنا دوراندیش بھی ہے اور بندگی کی معراج بھی، آپ اپنے اس معاملے کو اللہ پر چھوڑ دیں اور اس سلسلے میں اسی سے فریاد کریں اور اسی سے لو لگائیں، اب عاملوں کا در نہ کھٹکھٹائیں تو بہتر ہے۔

جہاں تک دعا کا تعلق ہے تو وہ ہم آپ کے لئے بدستور کریں گے کہ اگر اُس لڑکی کے ساتھ آپ کی شادی بہر اعتبار مفید ہو تو اللہ راستے کی تمام رکاوٹوں کو دور کردے اور اس کو آپ کا شریک حیات بنادے۔ ہم یقین کرتے ہیں کہ ہمارا جواب پڑھنے کے بعد عملیات سے آپ کی بدگمانیاں ختم ہوجائیں گی اور آپ کا وہ یقین جو متزلزل ہو گیا تھا وہ بھی مستحکم ہوجائے گا اور آپ کے دل و دماغ میں یہ بات جاگزیں ہوجائے گی کہ جدو جہد اپنی جگہ لیکن حقیقت یہ ہے کہ مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔

اور خدانخواستہ اگر آپ یہ سب کچھ پڑھ کر بھی عملیات سے بدگمان ہوگئے اور بزرگوں کے چھوڑے ہوئے علمی ذخیرے کو لایعنی سمجھنے لگے تو پھر یہ بات بھی یاد رکھئے کہ کسی ایک شخص کے بدگمان ہونے سے یا مٹھی بھر لوگوں کے برگشتہ ہونے سے عملیات کا کچھ بگڑنے والا نہیں ہے، نہ جانے کتنے سرپھرے لوگوں نے عملیات کے خلاف غل غپاڑہ کیا اور نہ جانے کتنے غیر مقلد لوگوں نے اور خود کو توحید و سنت کا ٹھیکیدار سمجھنے والے لوگوں نے کتنی ہی پنچایتیں چوراہوں پر بٹھائیں اور کتنے ہی ڈرامے اور جاہلانہ مقدمے سڑکوں پر اسٹیج کئے، کہیں کچھ بھی نہیں ہوا۔ اتا ہزارے کی طرح ایسے سب لوگ منصۂ شہود سے لاپتہ ہوگئے اور عملیات کا کاروبار زور و شور سے چل رہا ہے اور قیامت تک چلتا رہے گا کیوں کہ روحانی عملیات اب وقت کی ایک ضرورت بن گیا ہے، اس ضرورت کی مخالفت محض ذاتی ناکامیوں کی وجہ سے یا ذاتی جہالت اور بدعقیدگی کی وجہ سے ایک طرح کا ظلم بھی ہے اور ایک طرح کی بے حیائی بھی اور ذلیل قسم کی ہٹ دھرمی بھی۔

اپنوں کی ستم گری

سوال از: مظہر علی ـــــــــــ کرنول

اللہ تعالیٰ آپ کی عمر دراز فرمائے تا کہ ہم جیسے دکھی لوگوں کی خدمت خلق کرتے رہیں، آمین۔

میں بہت پریشان اور دکھی ہوں، امید ہے کہ میری پریشانی کو جلد سے جلد جواب دے کر دور کریں گے، میری منجھلی بہن (عالیہ بیگم) نے مجھ پر الزام لگایا ہے کہ میں نے بہنوئی صاحب کو جادو ٹونا کر کے مارنے کی کوشش کی ہے، دراصل بہت سال پہلے قریب (بارہ سال) بہنوئی صاحب چار منزل عمارت سے گر پڑے تھے، ان کے گرنے کی خبر ملتے ہی میں نے مسجد میں جا کر دو رکعات نماز اللہ کی بارگاہ میں ادا کی اور کچھ خیرات کیا اور ان کی جان کی حفاظت کے لئے رو رو کر دعا کی ان کا بچنا بہت مشکل تھا، اللہ تعالیٰ نے ان کو نئی زندگی بخشی، کچھ دنوں کے بعد میں اور میری بیوی مل کر بچے کی سلطان کے چوکی دوات دینے گئے، جب اس نے مجھ پر تین الزام لگائے، بہنوئی صاحب کو مارنے کی کوشش کی، دوسرا اس کے بچے امتحانات میں فیل ہونے کے لئے جادو کرایا ہے، تیسرا میرے ساڑھو صاحب میرے گھر آئے تھے، انہوں نے کہا تمہارے بہنوئی صاحب کیسے ہیں دیکھ کر آئیں گے، میں نے ان کو بلوا کر اس کے

گھر گیا، اس نے ان پر بھی الزام لگایا کہ جادوٹونے میں ان کا بھی ہاتھ ہے، میرے ساڑھو صاحب اس دنیا میں اب نہیں رہے، بعد میں اس نے کہا قرآن شریف کی قسم کھاؤ، مجھے کچھ بھی سمجھ میں نہیں آیا، ایسا کام میں کیوں کروں گا میں تصور بھی نہیں کرسکتا لیکن وہ ماننے کے لئے تیار نہیں تھی، اس نے کہا ایک غیبی طاقت میرے کمرے میں ہے تم آؤ لیکن میں اس کمرے میں نہیں گیا اس کا کہنا ہے کہ اس کے دو دشمن ہیں، ایک میں اور دوسرے کا نام نہیں بتارہی ہے لیکن اتنا سب کچھ ہونے کے بعد بھی وہ عیدوں کو ہم سے ملتی رہی اور ہر فنکشن میں بات کرتی رہی، ہم نے بھی دل پر کچھ نہیں رکھا لیکن اس نے رجب کے مہینے میں بیٹے کی شادی کی وہ سب میری ماں، بہن بھائیوں کو بلوایا مجھے نہیں بلوایا اور میری ماں، بہن بھائی بھی اس کا ساتھ دے رہے ہیں، ہم تین بھائی اور تین بہن ہیں میں سب سے بڑا، میرا نام مظہر علی ہے، دوسرے کا نام محفوظ علی ہے اور تیسرے کا نام مسعود علی ہے، بہنوں میں بڑی کا نام شہزادی بیگم، منجھلی کا نام عالیہ بیگم، تیسری کا نام سمعنا بیگم، میری والدہ کا نام عظیم النساء بیگم ہے۔

جواب

آپ کا خط پڑھ کر دکھ ہوا اور یہ اندازہ ہوا کہ اب خونی رشتے اس درجہ پامال ہوچکے ہیں کہ ایک دوسرے پر آخری درجہ کی بدگمانیاں ہورہی ہیں اور بہن بھائی بھی ایک دوسرے کا اعتبار کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں، یہ قیامت کے قریب ہونے کی نشانی ہے کہ خاندان ایک دوسرے کی مخالفت میں تباہ ہوگئے ہیں اور ایک دوسرے کو ذلیل وخوار کرنے کے لئے اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لئے وہ وہ ہتھکنڈے استعمال کئے جاتے ہیں کہ بس توبہ ہی بھلی۔

جب آپ نے قسم کھالی تھی تو آپ کے بہنوں اور بہنوئی کو آپ کا یقین کرنا چاہئے تھا، پھر اگر وہ بدگمانی کررہے تھے تو دوسری بہنوں کو ان کی کمر نہیں تھپتھپانی چاہئے تھی، اس دور کی مشکل یہ ہے کہ کوئی غلط چلتا ہے تو اس کی غلطیوں کی تائید کرنے والی اچھی خاصی جماعت اسے مل جاتی ہے اور اس کے منہ پر ہاں میں ہاں ملانے والوں کی ایک لمبی قطار ہوتی ہے اور اس طرح وہ گمراہی کے راستے پر چلتا چلتا راہِ حق سے بہت دور چلا جاتا ہے اور پھر اس کو توبہ مانگنے کی اور اپنی غلطی پر شرمندہ ہونے کی بھی توفیق نہیں ہوتی، آج کل اکثر خاندان میں یہی ہورہا ہے کہ خاندان کا کوئی فرد کوئی گناہ کرتا ہے تو لوگ اس کے گناہ پر اس کو عار دلانے کے بجائے اس کی تعریف کرنے لگتے ہیں یا اس کے گناہ کو گناہ کہنے کے لئے تیار نہیں ہوتے، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گناہ کرنے والا مطمئن ہوجاتا ہے، نہ اسے شرمندگی ہوتی ہے، نہ اسے توبہ مانگنے کی توفیق ہوتی ہے۔ اس دور جہالت میں گناہ گاروں کی کمر تھپتھپانے کا سلسلہ عام ہے اسی لئے لوگوں کو معافی مانگنے اور شرمسار ہونے کی توفیق عطا نہیں ہوتی۔

ان تمام تکلیف دہ رویوں اور رشتے داروں کی ناسمجھیوں کے باوجود ہم آپ سے یہی گزارش کریں گے کہ اپنی زبان کی حفاظت کریں اور کسی بھی مجلس میں اپنی بہن اور بہنوئی کے خلاف کچھ نہ کہیں۔ اس دنیا میں اختلافات زبان ہی کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں اور زبان ہی کی وجہ سے بڑھتے ہیں اور زبان ہی کی وجہ سے اتنے سنگین ہوجاتے ہیں کہ پھر تعلقات کے سدھرنے کی ساری امیدیں خاک میں مل جاتی ہیں۔ ہمارے بڑوں نے کہا تھا کہ دوران اختلاف لحاظ کی ایک آنکھ کھلی رکھنی چاہئے تاکہ جب دوبارہ تعلقات اللہ کے فضل سے بحال ہوں تو آنکھیں ملانے میں شرم محسوس نہ ہو، بہت سے لوگ اختلاف کے دوران دونوں آنکھوں کو بند کرکے لڑتے ہیں جیسے انہیں پھر اپنے دشمن سے آنکھ نہیں ملانی، حالانکہ دنیا کے تجربات یہ بتاتے ہیں کہ خاندان کے جھگڑے اور خاندان کی چپقلش ایک نہ ایک دن ختم ہوجاتی ہے اور ایک دوسرے کے درپئے آزار رہنے والے لوگ پھر ایک دوسرے سے گلے مل لیتے ہیں، وہ لوگ سمجھدار ہوتے ہیں جو اپنی زبان کو لگام میں رکھتے ہیں انہیں دوبارہ کسی سے گلے ملتے ہوئے کوئی شرمندگی اور خفت نہیں اٹھانی پڑتی، یوں بھی زبان کو قابو میں رکھنے سے اور لوگوں کی الزام تراشیوں پر صبر وضبط کرنے میں انسان اللہ کی رضا کا حق دار بن جاتا ہے اور اس صبر وضبط کی وجہ سے اس کو اجر وثواب کی وہ دولتیں نصیب ہوجاتی ہیں جو مسلسل عبادتیں کرنے سے بھی نصیب نہیں ہوتیں۔ آپ کی بہن نے آپ کو شادی میں نہیں بلایا تو اس نے برا کیا لیکن اگر آپ کے یہاں شادی ہو تو آپ اس کو ضرور مدعو کریں، یہ شرافت بھی ہوگی اور ایک طرح کا چپت بھی، بس یہ ایک شعر بھی سن لیجئے۔

مانئے نہ مانئے یہ اختیار ہے
ہم نیک وبد حضور کو سمجھاتے جائیں گے

قسط نمبر ۱۶

دنیا کے عجائب وغرائب

حضرت امام غزالیؒ

چوپایوں کو چونکہ نہ ذہن ملا نہ ہاتھ اور انگلیاں جن سے وہ کام کرسکیں، اس لئے ان کو قدرتی ایسا لباس عطا ہوا جو ہمیشہ ایک حالت میں رہے اور کبھی نہ بدلے، البتہ انسان عقل وفہم کا مالک ہے اس کے اعضاء بدنی کام کے لئے بنائے گئے ہیں اس لئے وہ اپنے لباس کی تبدیلی عقل واعضاء کی مدد سے کرتا رہتا ہے اور اس مشغولیت میں اس کے حالات کی بڑی اصلاح منظور ہے، کیوں کہ وہ فطرتاً خیر وشر دونوں کی قابلیت رکھتا ہے، لیکن شر کی جانب جلد جھک جاتا ہے لہٰذا قدرت نے اس کو کام کاج کے آلات دے کر اپنی حاجت روائی میں لگا دیا تا کہ اس میں مشغول ہو کر وہ شر کے ارتکاب سے بچا رہے جس میں اس کی بربادی ہے اور اس کے دین کی بھی تباہی۔ اگر اس کو جسمانی حاجتوں کے پورا کرنے سے فراغت مل جاتی تو وہ زمین پر مہلک ترین مخلوق ثابت ہوتا اور عقل جو سعادت اور نیک بختی حاصل کرنے کے لئے اس کو دی گئی ہے اس سے وہ بدبختی اور بربادی کی راہ نکالتا اور تباہی کی طرف قدم بڑھاتا۔

انسان کو قدرت نے طرح طرح کے لباسوں کا بنانا سکھا دیا چنانچہ وہ قسم قسم کے لباس ایجاد کرتا ہے، کسی کو پہنتا اور زیب تن کرتا ہے اور کسی کو چھوڑتا ہے، اچھے اچھے لباس پہن کر اپنے ساتھیوں کو خوش کرتا ہے اور خود بھی خوش ہوتا ہے، خوشبوئیں لگاتا ہے اور لطف اٹھاتا ہے، غرض خالق نے انسان کو ان سب چیزوں کا مزہ دے کر اس کو سینکڑوں آفتوں سے بچا لیا، یہ انسان پر زبردست کرم فرمایا، چوپایوں میں چونکہ شر کا خطرہ نہیں اس لئے ان کو یہ دلچسپیاں نہیں دی گئیں اور انسان کو ایجادات میں پھنسایا گیا۔

ایک اور حیرت انگیز حقیقت پر غور کیجئے کہ جنگل کے وحشی جانور اپنی مردہ لاشوں کو بالکل انسان کی طرح چھپاتے ہیں، یہ جب محسوس کرتے ہیں کہ موت قریب ہے تو ایک تنہا اور پوشیدہ جگہ اپنے کو پہنچاتے ہیں اور وہیں ختم ہو جاتے ہیں، اگر ایسا نہ ہوتا تو وحشیوں کے سیکڑوں ڈھانچے پڑے سڑا کرتے لیکن اب آپ کوشش بھی کریں تب بھی مشکل سے کسی وحشی جانور یا درندے کا لاشہ بتا سکیں گے حالانکہ وحشی جانور تعداد میں کچھ کم نہیں کہ آپ سمجھیں کم ہیں کہیں مرکھپ جاتے ہوں گے، ان کا کیا پتہ چلے، نہیں وہ تو اتنے ہیں کہ اگر کہا جائے کہ انسانوں سے زائد ہیں تو بالکل بجا ہوگا اور ایک حقیقت کی ترجمانی ہوگی۔

سوچئے یہ لمبا چوڑا اور لق ودق جنگل انہی سے تو بھرا پڑا ہے، بے گنتی درندے، بجو، گائیں، گدھے، نیل گائے، اونٹ، سور، بھیڑیئے، سانپ، بچھو اور قسم قسم کے کیڑے مکوڑے اس میں بھرے ہیں، پھر لاتعداد پرندے ہیں، ان میں پیدائش کا سلسلہ بھی جاری ہے اور موت کا بھی اور حیرت ہے کہ مردہ جسم کی کوئی ہڈی دکھائی نہیں دیتی، اس کا بس یہی سبب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں عادت پیدا فرما دی کہ اپنی اپنی جگہ رہتے ہیں لیکن جب موت کا کھٹکا اپنے اوپر دیکھتے ہیں تو تنہا جگہ ٹٹولتے ہیں اور وہیں جا کر مر جاتے ہیں۔

غور کیجئے! مردہ دفن کرنے کا کام جو عقل وفہم سے انسان کو سمجھایا قدرت نے اس کو وحشی جانوروں میں ان کی فطرت میں داخل فرما دیا اور ان کے نظام کو اسی طرح چلایا۔

جانوروں کے منہ پر آنکھیں پیدا کی جو آگے کی جانب دکھاتی ہیں اور دیوار سے ٹکرانے اور گڑھے میں گرنے سے ان کو بچاتی ہیں، چنانچہ یہ جب کسی خطرہ سے خود کو قریب پاتے ہیں اس سے بھاگتے ہیں اور اپنی جان بچاتے ہیں حالانکہ وہ خطروں کے نتائج سے ناواقف ہیں، یہ ان کا فطری فعل ہے اس کا مدار کسی فکر پر نہیں اور قدرت نے ان کی فطرت میں یہ بات یوں رکھی ہے کہ وہ خطرات سے سلامت رہیں، ان کے منہ میں نیچے کچھ شگاف ہوتا ہے یہ اس لئے کہ یہ چارہ آسانی سے چر سکیں۔ اگر ان کا منہ انسان کی طرح ہوتا تو زمین سے کچھ لے نہیں سکتے تھے نیز

جانوروں کو ہونٹ کچھ اس وضع کے ملے ہیں کہ چیز کے کاٹنے میں ان کو ان سے بڑی مدد ملتی ہے، جو چیز مناسب سمجھتے ہیں اس کو کاٹ کر کھا لیتے ہیں اور جس چیز میں غذائیت نہیں پاتے ہیں یا اصلاح بدن نہیں دیکھتے ہیں چھوڑتے جاتے ہیں۔ پانی چوس کر پیتے ہیں اور قدرت نے ان کے منہ پر بال اُگا دیئے ہیں جن سے وہ پانی کے کوڑے کرکٹ کو دور کر لیتے ہیں اور پانی کی گار وغیرہ کو نتھار کر صاف ستھرا پانی پیتے ہیں، گویا ان کے منہ پر بالوں کی چھلنی لگی ہے۔

جانوروں کو دم دی گئی اور اس کے آخر میں بال لگا دیئے گئے اس دم میں بھی بہت فائدے ہیں، یہ پیشاب پاخانہ کی جگہ پر ایک ڈھکن کا کام دیتی ہے اور اس کو نظر سے چھپاتی ہے، پھر یہ غلاظت نکلنے کی جگہ ہے اس پر مکھیاں جمع رہتی ہیں اور مچھر بھنبھناتے رہتے ہیں ان کو دور کرنے کے لئے دُم ایک چھڑی کا کام دیتی ہے، دُم بدن کے پچھلے حصے سے مکھیاں دور کرتی ہے اور اگلے حصے کی مکھیاں جانور اپنے سر کو ہلا کر دور کرتے ہیں اور جو مکھیاں وسطِ بدن پر بیٹھتی ہیں ان کو دور کرنے کے لئے قدرت نے ان کی کھال کو حرکت دینا سکھا دیا ہے کہ کھال کو ایسی حرکت دیتے ہیں کہ مکھی فوراً اڑ جاتی ہے۔ قدرت الٰہی سے جلد مکھیاں اڑانے میں گویا ہاتھ کا کام کرتی ہے۔

جانور دُم کو اِدھر اُدھر ہلا کر آرام بھی کر لیتے ہیں، کیوں کہ جب کھڑے ہوتے ہیں تو بدن کو سہارنے میں ہاتھ اور پاؤں دونوں کام میں آتے ہیں اس لئے دُم ہلا کر راحت حاصل کر لیتے ہیں، پھر بہت تیزی سے ہلاتے ہیں تا کہ زیادہ وقفہ پڑ کر مکھیاں وغیرہ دکھ نہ پہنچائیں۔

جانور جب کسی تالاب نشیبی جگہ یا کیچڑ میں اترتے ہیں اور ان میں بیٹھ رہتے ہیں تو ان کو اٹھانے کے لئے بہترین طریقہ یہ ہے کہ ان کی دُم پکڑ کر اٹھایا جائے وہ فوراً کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جب کسی نشیبی مقام کی طرف اُترتے ہیں اور خوف ہوتا ہے کہ ان پر لدا ہوا بوجھ سر کر اُن کی گردن پر نہ آ جائے یا یہ خوف ہوتا ہے کہ جانور اوندھے منہ نہ گر جائیں تب بھی ان کی دُم کو پکڑا جاتا ہے تا کہ وہ سیدھا سیدھا چلیں اور ان کی رفتار میں بے ربطی اور بے اعتدالی نہ آنے پائے۔

قدرت خداوندی ملاحظہ ہو کہ بدن کی ایک ایک چیز میں کیا کیا مصلحتیں مضمر ہیں، ہاتھی کی سونڈ کو دیکھئے کہ کس وضع کی بنی ہے اور کیا حکمت اس میں پوشیدہ ہے، یہ سونڈ ہاتھی کو ہاتھ کا کام دیتی ہے، گھاس اٹھا کر منہ میں رکھتی ہے، ہاتی کی سونڈ نہ ہوتی تو زمین سے چیزیں نہیں اٹھا سکتا تھا، کیوں کہ دوسرے چوپایوں کی طرح ہاتھی گردن نہیں رکھتا کہ جھکا کر چیزیں زمین سے اٹھا لے اسی لئے اس کے سونڈ لگائی گئی اور ہاتھ سے اس کو بے نیاز کیا گیا، ہاتھی اس میں پانی بھر لیتا ہے اور اس کو منہ میں ڈالتا ہے، اسی سونڈ سے یہ سانس لیتا ہے اور اگر کوئی چیز اپنی پیٹھ پر لانا چاہے تو اس میں بھی اپنی سونڈ سے کام لیتا ہے۔ اگر کوئی شخص اس پر سوار ہونا چاہے تو اس کو سوار کرنے میں سونڈ ہی سے مدد ملتی ہے۔

زرافہ جانور کو دیکھئے کہ اس کی پیدائش چونکہ اونچے اونچے سبزہ زاروں میں ہوئی ہے اس لئے اس کو لمبی گردن ملی تا کہ اپنی روزی آسانی سے حاصل کرے اور درختوں کی لمبائی اور اونچائی اس میں مانع نہ ہو۔

لومڑی زمین میں اپنا بھٹ بناتی ہے تو اس میں دو راستے رکھتی ہے ایک آنے جانے کا اور ایک خطرہ کے وقت بھاگنے کا، نیز زمین کے کچھ حصہ کو نرم کر لیتی ہے۔ اگر کوئی اس کی تلاش دونوں راستوں سے کرے تو نرم کی ہوئی زمین میں سر مار کر نکل بھاگتی ہے، کیا قدرت کی تعلیم ہے کہ دیکھ کر ہر عقل مند انگشت بدنداں ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ خداوند قدوس نے مختلف طبیعتوں اور فطرتوں اور طرح طرح کی عادتوں کے جانور پیدا فرمائے ہیں، بعض وہ ہیں جن کو لوگ کھاتے ہیں، ان کی طبیعت میں ترقی اور عاجزی پیدا کی اور ان کی غذا گھاس رکھی، بعض پر لوگ بوجھ لادتے ہیں، ان کو بھی قدرت نے فطرت سے خاموش طبیعت اور غصہ اور تیزی سے دوری عطا فرمائی تا کہ بوجھ لادنے میں انسان کے سامنے نہایت راستی سے سر جھکا دیں۔

کچھ ایسے حیوان پیدا کئے جن میں غصہ اور مزاج کی تیزی ہے لیکن وہ ساتھ ساتھ سدھ جانے کے قابلیت بھی رکھتے ہیں، چنانچہ لوگ ان کو سدھا کر ان سے شکار کھیلتے ہیں اور جگہوں کی حفاظت کا کام بھی لیتے ہیں اور اسی کام کے مطابق ان کو قدرت کی طرف سے اعضاء بھی دئے گئے جیسا کہ ابھی بیان ہوا، انہی میں سے ایک ہاتھی ہے اس نے خاص سمجھ پائی ہے اور انسان سے مانوس ہو جانے اور اس سے تعلیم حاصل کرنے کا مادہ بھی اس میں ہے، یہ بوجھ لادنے کام میں بھی آتا ہے اور اس کو لڑائیوں میں بھی لے جاتے ہیں، چند جانور ایسے ہیں جن میں گو غصہ اور

تیزی ہے لیکن انسان سے بہت جلد مانوس ہوجاتے ہیں جیسے بلی وغیرہ۔ بعض پرندے اسی نوعیت کے ہیں جیسے کبوتر، یہ تو اس قدر سدھ جاتے ہیں کہ ضرورت کے وقت یہ خبر رسائی کا کام بھی کرتے ہیں، ان کی نسل بہت بڑھتی ہے، شکرہ کا شمار بھی غیر مانوس جانوروں میں ہے لیکن سدھ جانے کا مادہ اس میں بھی ودیعت ہے، چنانچہ تعلیم سے یہ اپنی وحشت کو چھوڑ کر شکار کرنے کا کام انجام دیتا ہے۔ جانوروں کی پیدائش میں جو مصالح وحکم زیر بیان آئے وہ بہت کم ہیں اور جو بیان سے رہ گئے وہ بہت زیادہ ہیں جو صرف ذات خداوندی کے علم میں ہیں۔

ف: حضرت امامؒ نے حیوانات کے مصالح پر بہت کچھ لکھا اور خوب لکھا، اب اسی ذیل میں کچھ عجائبات قدرت مزید ملاحظہ کریں اور اس عالم کی کاریگری پر حیرت کریں، اللہ تعالیٰ نے عجیب عجیب جانور پیدا فرمائے ہیں، بعض کو صرف چھو کر احساس کرنے کا مادہ عطا فرمایا اور چکھنے سونگھنے، سننے، دیکھنے کی طاقتوں سے ان کو محروم کیا، مثلاً سیپی کا کیڑا، پانی، سرکہ، پھلوں کے گودے اور مٹی میں پیدا ہونے والے کیڑے، یہ مادہ کو چیزوں سے چوستے ہیں اور اپنے پورے بدن سے مادہ جذب کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ بعض ایسے ہیں جو چیزوں کو چکھتے ہیں اور چھوتے ہیں لیکن سننے دیکھنے کی قوتوں سے یہ بھی محروم ہیں، یہ وہ کیڑے ہیں جو درختوں کے پتوں پر رینگتے پھرتے ہیں یا پھولوں اور کلیوں پر چلتے پھرتے دکھائی دیتے ہیں، یہ غریب اندھے بہرے ہیں مگر چیزوں کے چکھنے یا کھردرے ہونے کی خوب پرکھ رکھتے ہیں اور مزہ کی بھی جانچ کرلیتے ہیں۔ کچھ جانور ایسے ہیں جو چھونے چکھنے کے ساتھ سونگھنے کی بھی قابلیت رکھتے ہیں مگر سننے دیکھنے کی قوتوں سے یہ غریب بھی خالی ہیں، اس قسم کے جانور سمندر کی گہرائیوں میں ملتے ہیں یا تاریک جگہوں پر پائے جاتے ہیں، چند ایسے بھی ہیں جو چکھنے، چھونے، سونگھنے اور سننے کی قوت تک رکھتے ہیں لیکن آنکھیں ان کو بھی نہیں ملیں، اس نوع کے جانور نہایت تاریک جگہوں میں ملتے ہیں، ان کو قدرت نے چاروں حواس سے نوازا ہے مگر آنکھیں عطا نہیں فرمائیں کیوں کہ یہ جن تاریک مقامات میں رہتے ہیں وہاں آنکھوں کی ضرورت ہی نہیں پھر آنکھیں کیوں ملتیں۔

یہ حیوانات کی تقسیم بہ اعتبار حواس کے تھی اور بہ نسبت طبیعت ومزاج اور ساخت بدنی یا صحت جسمانی کے ان کی ایک اور حیرت انگیز تقسیم ہے۔

جانور دراصل دو طرح کے ہیں، ایک وحشی جو جنگلوں میں رہتے ہیں اور انسان سے دور بھاگتے ہیں، جیسے ہرن، جنگلی گدھے، جنگلی ہاتھی اور شیر وغیرہ، یہ سب بدن میں قوی اور مضبوط اور تندرستی میں نہایت خوب ہوتے ہیں، سمجھ اور احساس کے تیز، حرکت میں چست اور پھرتیلے اور مزاج کے لحاظ سے آزاد ہوتے ہیں۔

ان کے مقابلے میں گھریلو اور پالتو جانور ہیں جیسے بکریاں، گائیں اور کتے وغیرہ ان کی سب باتیں دوسری ہیں، یہ مزاج میں ذلیل وعاجز اور سمجھ وذہن میں کھٹل ہوتے ہیں، ہر بات میں انسانی طاقت کے دست نگر رہتے ہیں، طرح طرح کی بیماریوں کے شکار ہوجاتے ہیں، حالانکہ دونوں طبقوں کے جانور صورت وشکل میں ہمسر نظر آتے ہیں، یہ فرق دراصل آزادی اور غلامی کا ہے، یہ ایک کھلا اصول ہے کہ جب کسی طاقت کا استعمال چھوڑ دیا جائے تو وہ تلف ہوجاتی ہے۔ از کار رفتہ ہوکر عدم کی نذر ہوتی ہے، لہٰذا گھریلو جانوروں نے جب اپنی فکری طاقتوں سے کام لینا چھوڑ دیا اور معیشت کا بار انسان کے کندھوں پر ڈالا تو ان کی ذاتی طاقتیں تلف ہوگئیں، طبیعت کند ہوگئی، بخلاف جنگلی جانوروں کے کہ وہ اپنی قوتوں کو استعمال میں رکھتے ہیں اس لئے وہ محفوظ اور جوں کی توں رہتی ہیں۔ انہوں نے اپنی معیشت کا بوجھ خود اپنے کندھوں پر رکھا ہے، ورنہ قدرت نے طاقتوں کا فیضان دونوں پر برابر کیا تھا، ایک طبقہ نے قدر نہ کی کھو بیٹھا دوسرے قدر کی مالا مال رہا۔

ممبئی میں

طلسماتی موم بتی، کامران اگربتی، طلسماتی صابن اور ہاشمی روحانی مرکز دیوبند کی دوسری مصنوعات اس جگہ سے حاصل کریں۔

محمد سلیم قریشی

MONARCH QURESHI COMAAUNO
BILDING N03
2 FALOR ROOM N0 207VIRA
BESAIROAD
JOGESHWRI (W) MUMBAI 102
PHON N0. 09773406417

ادارہ خدمت خلق دیوبند (حکومت سے منظور شدہ)

IDARA KHIDMAT-E-KHALQ (REGD.) DEOBAND

(دائرۂ کارکردگی، آل انڈیا)

گذشتہ ۳۵ برسوں سے بلاتفریق مذہب وملت رفاہی خدمات انجام دے رہا ہے

اغراض ومقاصد

جگہ جگہ اسکولوں اور ہسپتالوں کا قیام، گلی گلی نل لگانے کی اسکیم، غریبوں کے مکانوں کی مرمت، غریب بچوں کے اسکول فیس کی فراہمی، تعلیم وتربیت میں طلباء کی مدد، جو لوگ کسی بھی طرح کی مصیبت کا شکار ہیں ان کی مکمل دستگیری، غریب لڑکیوں کی شادی کا بندوبست، ضرورت مندوں کے لئے چھوٹے چھوٹے روزگار کے لئے مالی امداد، مقدمات، آسمانی آفات اور فسادات سے متاثرین لوگوں کا ہر طرح کا تعاون، معذور اور عمر رسیدہ لوگوں کی حمایت واعانت۔ جو بچے ماں باپ کی غربت کی وجہ سے اپنی تعلیم جاری رکھنے میں پریشان ہوں ان کی مالی سرپرستی وغیرہ۔

دیوبند کی سرزمین پر ایک زچہ خانہ اور ایک بڑے ہسپتال کا منصوبہ بھی زیر غور ہے۔ فاطمہ صنعتی اسکول کے ذریعہ لڑکیوں کی تعلیم وتربیت کو مزید استحکام دینے کا پروگرام ہے۔ تعلیم بالغان کے ذریعہ عام لوگوں کو دینی و دنیاوی تعلیم سے بہرہ ور کرنے کے لئے ایک بڑے تعلیمی مرکز کی بنیاد ڈالنے کا ارادہ ہے اور ایک روحانی ہوسپٹل کا قیام زیر غور ہے۔ جس کی ابتدائی کوششیں شروع ہوچکی ہیں۔

ادارہ خدمت خلق اپنی نوعیت کا واحد ادارہ ہے جو ۳۵ سالوں سے خاموشی کے ساتھ بلاتفریق مذہب وملت اللہ کے بندوں کی بے لوث خدمات میں مصروف ہے۔ ملی ہمدردی اور بھائی چارے کو فروغ دینے کے واسطے سے اور حصولِ ثواب کے لئے اس ادارہ کی مدد کرکے انسانیت نوازی کا ثبوت دیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔

ادارہ خدمت خلق اکاؤنٹ نمبر 019101001186 بینک ICICI (برانچ سہارنپور)

IFSC CODE No. ICIC0000191

ڈرافٹ اور چیک پر صرف یہ لکھیں۔ IDARA KHIDMAT-E- KHALQ

رقم اکاؤنٹ میں آن لائن بھی ڈالی جاسکتی ہے لیکن ڈالنے کے بعد بذریعہ ای میل اطلاع ضرور دیں تاکہ رسید جاری کی جاسکے۔

ہمارا ای میل نمبر- idarakhidmatekhalq979@gmail.com آپ کی توجہ اور کرم فرمائی کا انتظار رہے گا۔

ویب سائٹ: www.ikkdbd.in

اعلان کنندہ: (رجسٹرڈ کمیٹی) ادارہ خدمت خلق دیوبند

پن کوڈ 247554 فون نمبر 09897916786

قسط نمبر:۱۱

حسن الہاشمی

عکسِ سلیمانی

خواص سورۂ فاتحہ

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب کسی شخص پر کوئی مصیبت پیش آئے تو اس کو سورۂ فاتحہ کا ورد کرنا چاہئے۔ فجر اور سنتوں اور فرض کے درمیان سورۂ فاتحہ ۴۰ مرتبہ پڑھ کر اگر کسی بیمار پر دم کردیں تو اس کو بیماری سے نجات مل جاتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ **الفاتحةُ شِفَاءٌ لِكُلِّ دَاءٍ**۔

اگر کوئی شخص سورۂ فاتحہ کو لکھ کر اپنے پاس رکھے تو وہ بیماریوں سے محفوظ رہے۔ بزرگوں نے دعویٰ کیا کہ کسی بھی طرح کی بیماری میں سورۂ فاتحہ لکھ کر گلے میں ڈالنے سے شفا نصیب ہوتی ہے۔

خواص سورہ بقرہ

حضرت محمد ﷺ کا فرمان ہے کہ سورۂ بقرہ جس گھر میں پڑھی جاتی ہے اس گھر سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔ اگر کسی گھر میں جنات ہوں تو چالیس دن تک لگاتار سورۂ بقرہ پڑھنی چاہئے۔ ایک حدیث میں یہ آیا ہے کہ سورۂ بقرہ پڑھو اس میں خیر و برکت ہے اور اس کے پڑھنے سے بے انتہا فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ آسیبی اثرات میں سورۂ بقرہ اکسیر اعظم کی حیثیت رکھتی ہے۔

خواص سورۂ آل عمران

اس سورۃ کا ورد رکھنے والا قرض سے سبکدوش ہوجائے گا۔ ورد کا مطلب یہ ہے کہ روزانہ کم سے کم ایک مرتبہ تلاوت کرے۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص ۲۱ دن تک روزانہ ۷ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے تو تمام قرضوں سے نجات مل جائے۔

خواص سورۂ نساء

اگر کوئی شخص اس سورۃ کو سات مرتبہ پڑھے تو اس کی بیوی اس سے حد سے زیادہ محبت کرنے لگے اور اگر بیوی روزانہ ۷ مرتبہ پڑھے تو اس کا شوہر اس پر حد سے زیادہ محبت کرنے لگے۔

خواص سورۂ مائدہ

ایام قحط میں اس سورۃ کے پڑھنے سے رزق فراہم ہوتا ہے اور گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص اس سورۃ کو لکھ کر اپنے پاس رکھے تو اس کی روزی فراخ ہوجائے۔ اگر کوئی شخص اس سورۃ کو ایک نشست میں ۴۰ بار پڑھ لے تو کبھی فقر و فاقہ کا شکار نہ ہو۔

خواص سورۂ انعام

اگر کوئی شخص اس سورۃ کو صرف ایک بار پڑھ لے تو ستر ہزار فرشتے اس کے لئے مغرفت کی دعا کرتے ہیں۔ ہر قسم کی ضرورت اور مصیبت میں اس سورۃ کا پڑھنا مفید ثابت ہوتا ہے۔

خواص سورۂ یوسف

اگر کوئی شخص اپنے عہدے سے برخاست ہوگیا ہو تو وہ روزانہ اس سورۃ کی تلاوت کرے، جب تک اس کا عہدہ بحال نہ ہوجائے روزانہ اس سورۃ کی تلاوت کرتا رہے۔ اگر کوئی شخص افلاس میں مبتلا ہو تو روزانہ اس سورۃ کی تلاوت کرکے پانی پر دم کرکے پی لیا کرے، انشاء اللہ بہت وقت نہیں گذرے گا کہ افلاس سے نجات ملے گی۔ اگر کوئی لڑکی ہر بدھ کو اس سورۃ کی تلاوت کرے گی تو برائے شادی اس کے اچھے پیغام موصول ہوں گے۔ اگر کوئی شخص اس سورۃ کو لکھ کر اپنے پاس رکھے تو اس کی تمام حاجتیں اور ضرورتیں پوری ہوجائیں۔

خواص سورہ حجر

اگر کوئی دوکاندار اس سورۃ کو لکھ کر اپنی دکان میں رکھے تو اس کی دکان خوب چلے اور خوب خیر و برکت ہو۔ اگر کسی عورت کے دودھ کم اترتا ہو تو اس سورۃ کو زعفران سے لکھ کر پانی سے دھوکر پئے تو دودھ بہ کثرت اترنے لگے۔

خواص سورۂ بنی اسرائیل

اگر کسی شخص کو کوئی حاجت ہو تو وہ اس سورۃ کی تلات کرے، انشاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔ اگر اس سورۃ کو لکھ کر گلے میں ڈال دیں تو جو بچہ بول نہ پارہا ہو بولنے لگے گا۔ اگر اس سورۃ کو زعفران سے لکھ کر کسی کو پلادیں تو اس کی کند ذہنی ختم ہوجائے۔ اگر اس سورۃ کو ایک بار پڑھ کر کوئی دعا کرے تو دعا قبول ہوگی۔ اگر کوئی شخص اس سورۃ کو لکھ کر اپنے پاس رکھے گا تو اس کو حاسدوں کے حسد سے نجات ملے گی۔

خواص سورۂ کہف

جو شخص قرض دار ہو اور بظاہر قرض سے نجات ملنے کی کوئی صورت نظر نہ آتی ہو تو نمازِ جمعہ کے بعد اس سورۃ کو سات بار پڑھنے کا معمول رکھے اور اس عمل کو سات جمعوں تک جاری رکھے، انشاء اللہ قرض کی ادائے گی کا بندوبست غیب سے ہوگا۔ اگر کوئی شخص اس کو شب جمعہ میں ایک بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسا نور عطا فرمائے گا کہ اس کی روشنی بیت اللہ تک پہنچے گی اور اس کے گناہ معاف ہوجائیں گے۔ اگر کوئی شخص جمعہ کے دن اس سورۃ کی تلاوت کا معمول رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں خیر و برکت عطا کریں گے اور وہ شخص طاعون سے، برص سے، جذام سے اور ہر طرح کے فتنے سے اور حد یہ ہے کہ فتنۂ دجال سے محفوظ رہے گا۔ اس سورۃ کی آخری دس آیات اگر کوئی لکھ کر اپنے پاس محفوظ رکھ لے تو اس کے دشمنوں کی زبانیں اس کے حق میں بند رہیں اور اس کا راز محفوظ رہے گا۔ سورۂ کہف کا ورد کرنے سے گھر میں خیر و برکت کا نزول ہوتا ہے اور گھر کی نحوستیں دور ہوتی ہیں، خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو جمعہ کے دن پابندی سے اس سورۃ کی تلاوت کرتے ہیں اور اپنے گھر میں برکتیں سمیٹتے ہیں۔

خواص سورۂ طٰہٰ

جس کی شادی نہ ہوتی ہو وہ مرد ہو یا عورت اس سورۃ کو لکھ کر ہرے ریشمی کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالے، انشاءاللہ بہت جلد اس کی شادی ہوجائے گی، اس کی تلاوت کرنے والے پر جادو اثر نہیں کرتا اور رزق وسیع ہوتا ہے۔

خواص سورۂ حج

حج کو جانے والے حضرات اگر اس سورۃ کی ایک بار تلاوت کر کے سفر حج کے لئے گھر سے نکلیں گے تو سفر آسان رہے گا اور خیرو عافیت کے ساتھ واپسی ہوگی۔ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا اس سورۃ کی تلاوت کرنے والے کو حج اور عمرے کا ثواب عطا ہوتا ہے۔ اگر کوئی حج کرنے کا متحمل نہ ہو تو اگر وہ حج کے دنوں میں پانچ دن تک روزانہ پانچ مرتبہ اس سورۃ کی تلاوت کرے گا تو اس سال جتنے لوگ حج کر رہے ہوں گے ان کی تعداد کے مطابق اتنے حج کرنے کا ثواب اس کو ملے گا۔

خاص سورۂ نور

جس شخص کو احتلام کی بیماری ہو وہ اس سورۃ کو پڑھ کر اپنے ہاتھ پر دم کر کے اپنے اوپر مل لیا کرے، پھر سویا کرے تو اس کو احتلام نہیں ہوگا۔ اس کی تلاوت کرنے والا شیطان کی سازشوں سے محفوظ رہتا ہے۔ اگر کوئی شخص اس سورۃ کی پانچ مرتبہ تلاوت کرے گا تو وہ دشمنوں کی بکواس اور زبان درازی سے محفوظ رہے گا۔

خواص سورۂ نمل

ایک ہفتے تک روزانہ اس سورۃ کو سو مرتب پڑھنے والے کی ہر خواہش اور حاجت پوری ہوتی ہے اور پڑھنے والے کو تمام مصیبتوں اور آفتوں سے چھٹکارا نصیب ہوجاتا ہے۔

خواص سورۂ احزاب

اگر کسی لڑکے یا لڑکی کا نکاح نہ ہوتا ہو تو جمعہ کے دن اس سورۃ کی تلاوت کرے۔ اگر اس سورۃ کی تلاوت پر دم کر کے نافرمان اولاد پر دم کیا جائے تو وہ فرماں بردار ہوجاتی ہے۔ کشائش رزق کے لئے بھی اس سورۃ کا پڑھنا مفید ہے۔

خواص سورۂ یٰسین

اس سورۃ کے فوائد اس قدر ہیں کہ انہیں بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ ہر شئے کا ایک دل ہوتا ہے اور قرآن کریم کا دل سورۂ یٰس ہے۔ جو شخص کسی بھی حاجت کے لئے اس سورۃ کی تلاوت کرے گا اس کی حاجت پوری ہوگی۔ اگر کسی بانجھ عورت کو کسی چینی کی پلیٹ پر لکھ کر اس کو ہر ہفتے پلاتے رہیں تو اس کا بانجھ پن ختم ہوجائے گا اور اس گھر میں اولاد نرینہ عطا ہوگی۔ اگر اس سورۃ کو کوئی مفلس پڑھے تو مال دار ہوجائے۔ اگر مسحور پڑھے تو اس کا سحر ختم ہوجائے۔ اگر اس سورۃ کو پڑھ کر کسی آسیب زدہ پر دم کردیں تو

آسیب بھاگ جائے۔ اگر کوئی شخص روزانہ اس سورۃ کی تلاوت کر کے سوئے تو وہ جنت کا حق دار ہو اور اس کو ہر مشکل سے نجات مل جائے، کسی بھی مقصد کے لئے اس سورۃ کا پڑھنا مفید ہے۔ اگر نزع کے وقت اس سورۃ کی تلاوت کی جائے تو جان کنی میں آسانی ہو۔ اگر اس سورۃ کو پڑھ کر کسی بھی مریض پر دم کریں تو اس کو شفا ہو۔

خواص سورۂ جمعہ

اگر میاں بیوی کے درمیان ناموافقت ہے تو دونوں میں سے ایک سورۂ جمعہ کو جمعہ دے دن تین بار پڑھے اور دعا مانگے، دعا قبول ہوگی اور آپس میں محبت پیدا ہوگی۔ اگر کسی کو لکنت کی بیماری ہو اور وہ اچھی طرح بات چیت کرنے پر قادر نہ ہو تو اس کو چاہئے کہ روزانہ ایک بار سورۂ جمعہ کی تلاوت کرلیا کرے، انشاء اللہ لکنت دور ہو جائے گی۔

خواص سورۂ ملک

حضرت ابو ہریرہؓ راوی ہیں، فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قرآن کریم میں ایک سورۃ ہے جس میں تیس آیات ہیں، اس سورۃ نے ایک شخص کو شفاعطا کی یہاں تک کہ وہ بخش دیا گیا۔ ابن حبان سے روایت ہے کہ سورۂ ملک جس مومن کے لئے استغفار کرتی ہے وہ بخش دیا جاتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہ سورۃ سورۂ منجیہ ہے، یہ عذاب قبر سے نجات دلاتی ہے۔ اکابرین نے فرمایا کہ ائمہ اہل بیت رات کو سوتے وقت اس سورۃ کی تلاوت ضرور کیا کرتے تھے۔ بزرگوں نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص اس سورۃ کی تلاوت چاند کی پہلی تاریخ کو کرے گا اس کو پورے مہینے کا درجہ میں نفع حاصل ہوگا اور اس کے مال میں پورے مہینے خوب خیر و برکت ہوگی۔ اگر کوئی شخص عام راتوں سے کسی بھی رات اس سورۃ کو رات بھر پڑھے، اس کو شبِ قدر اور شب براءت میں تمام رات عبادت کرنے کا ثواب حاصل ہوگا۔ گویا کہ تمام رات اس سورۃ کی تلاوت کرنے سے عام رات بھی شب قدر اور شب براءت جیسی مبارک رات بن جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص اس کو ایک نشست میں اکتالیس بار پڑھے تو اس کی تمام مشکلات سے نجات حاصل ہوگی۔ کتنا بھی قرض ہوگا ادا ہوگا اور تمام آفات سے اس کی حفاظت ہوگی۔

خواص سورۂ نوح

اگر کسی شخص کا کوئی فاسق فاجر دشمن ہو اور وہ اس کو ستاتا ہو تو سورۂ نوح کو ایک ہی نشست میں ایک ہزار بار پڑھے اور لگاتار اس عمل کو تین روز تک کرے تو دشمن ہلاک ہو جائے گا یا کسی شدید مرض میں گرفتار ہو جائے گا اور دشمنی سے باز آجائے گا۔ اس عمل کے شروع اور آخر میں درود شریف پڑھنا چاہئے۔

خواص سورۂ جن

اگر کسی کو جن ستاتا ہو تو سورۂ جن کو سات مرتبہ پڑھ کر اس پر دم کریں اور اس عمل کو لگاتار سات دن تک کریں۔ اگر روزانہ سات مرتبہ سورۂ جن پڑھ کر پانی پر دم کر کے آسیب زدہ کو پلاتے رہیں تو اور بھی بہتر ہے۔ اگر جن اور کسی پری کو مسخر کرنا ہو تو اس سورۃ کو سات سو

مرتبہ پڑھیں، انشاءاللہ زبردست جنات اور پریوں کی تسخیر حاصل ہوگی لیکن اس طرح کے عملیات کے لئے کسی عامل کامل سے رجوع کرنا چاہئے کیوں کہ اس طرح کے عمل میں خطرہ درپیش ہوتا ہے۔

خواص سورۂ مزمل

جو شخص اس سورۃ کی تلاوت روزانہ کرنے کا معمول بنالے وہ سرکار دو عالم ﷺ کو خواب میں ضرور دیکھے گا۔ اگر اس سورۃ کی تلاوت کرکے کوئی حاکم کے سامنے جائے تو وہ مہربانی سے پیش آئے۔ اس سورۃ کی سات بار تلاوت کرنے سے رزق میں وسعت پیدا ہوتی ہے اور پڑھنے والا خیر و برکت کا حقدار بن جاتا ہے۔ اکثر اکابرین روزانہ ایک بار سورۂ یٰسین اور ایک بار سورۂ مزمل کی تلاوت لازماً کیا کرتے تھے اور بے شمار دین و دنیا کی دولتیں انہیں میسر رہا کرتی تھیں۔

خواص سورۂ قیامہ

جو شخص اس سورۃ کی تلاوت روزانہ سات مرتبہ کرے گا اس کو تسخیر خلائق کی دولت حاصل ہوگی اور ہر دیکھنے والا اس سے محبت کرے گا۔ اکثر اکابرین نہایت پابندی کے ساتھ اس سورۃ کا ورد کیا کرتے تھے۔

خواص سورۂ شمس

اگر کوئی حاجت درپیش ہو تو آفتاب طلوع ہونے پر آفتاب کی طرف منہ کرے، سات مرتبہ سورۂ شمس پڑھے اور اپنی حاجت کے لئے دعا کریں، انشاءاللہ حاجت پوری ہوگی۔ اکابرین نے فرمایا ہے کہ اس عمل کو عروج ماہ میں لگاتار سات دن تک کریں۔ اس سورۃ کا روزانہ پڑھنے والا قیامت کے دن سرخرو ہوگا اور اللہ کے عذاب سے محفوظ رہے گا۔ واضح رہے کہ ہر حال میں اللہ ہی کے سامنے دامن پھیلانا ہے اور اسی کو ہر صورت میں مستعان سمجھنا ہے۔

خواص سورۂ ضحیٰ

اگر کوئی شخص غائب ہوگیا ہو تو اس کو حاضر کرنے کے لئے اس سورۃ کو دو ہزار مرتبہ پڑھیں تو وہ شخص جہاں بھی ہوگا بہت جلد واپس آئے گا، اس کو دس لوگ مل کر بھی پڑھ سکتے ہیں۔ اس عمل میں ایک شخص کو دو سو مرتبہ پڑھنا ضروری ہے۔ اگر کوئی شخص اس سورۃ کو روزانہ سات مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے تو اس پر دوزخ کی آگ حرام ہوجائے۔

خواص سورۂ الم نشرح

اگر کسی کے سینے میں درد ہوتا ہو تو اس سورۃ کو ایک مرتبہ پڑھ کر اپنے سینے پر دم کردے تو اس کا درد موقوف ہوجائے گا۔ اگر کسی کا کام بند ہوگیا ہو تو اس سورۃ کو اکیس مرتبہ پڑھ کر دعا کرے تو اس کا کام کھل جائے۔ اگر بارش کے پانی پر اس سورۃ کو اکیس مرتبہ پڑھ کر نہار منہ اس شخص پلایا جائے جس کے گردہ میں پتھری ہو تو پتھری نکل جائے گی اور نکلتے وقت کوئی تکلیف بھی نہیں ہوگی۔

تاج الوظائف

تمام مقاصد کے لئے (طریقہ غوثوی): جو بھی مقصد ہو پیش نظر رکھ کر دو رکعت نماز توبہ پڑھ کر پھر دو رکعت نماز برائے حصول مقصد پڑھ کر درج ذیل اسماء کو اکیس مرتبہ پڑھیں، اول و آخر درود شریف تین تین بار پڑھیں۔ اس عمل کو جمعرات سے شروع کریں اور چالیس دن تک جاری رکھیں۔

عمل: **اللھم یا مسبب سبب یا مفتح فتح یا مفرج فرج یا میسر یسر یا متمم تمم یاربی الی مغلوب فانتصر یامسبب الاسباب یامفتح الابواب یا مقلب القلوب والابصار و صلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ سیدنا محمد و علیٰ آل سیدنا محمد و بارك وسلم برحمتك یاارحم الراحیم.**

اپنا بنانے کے لئے : اگر کوئی افسر یا جس سے کام ہو جو کر سخت دل ہو اس کو اپنانے کے لئے درج ذیل دعا کو روزانہ ۱۲۱ ایک سو اکیس مرتبہ پڑھیں۔ مگر پہلی جمعرات صرف گیارہ سو مرتبہ پڑھے، عمل جمعرات سے شروع کرلیا تو بہت مجرب ہے۔

یا امام قوم فلاں بن فلاں کو کردے موم آپ کے فضل و کرم سے پتھر ہوا موم **بحق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** ﷺ (فلاں بن فلاں کی جگہ اپنے مطلوب کا نام لیں)

استخارہ عجیب : جو مخفی مقصد ہو، پیش نظر رکھ کر جمعرات کے دن عشاء کی نماز پڑھ کر دو اگربتی جلا کر ایک ہزار بار یہ وظیفہ پڑھیں، آخر میں ایک بار کہیں **یابدیع العجائب بخیر بحق امام جعفر صادق** اس عمل کو سات دن تک جاری رکھیں، انشاء اللہ سات دن کے اندر اندر خواب میں سب کچھ ظاہر ہوگا۔

استخارہ حاضر : گیارہ بجے رات کو چراغ پیچھے رکھ کر (۱۱۲۱) مرتبہ پڑھیں اور پہلی جمعرات سے عمل شروع کریں، جو بھی مقصد ہو (میں بے خبر ہوں مجھ کو خبر کرو) کے وقت ظاہر کریں، آپ کے سایہ میں سب معلوم ہوجائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ (اس عمل کو جاہلوں سے چھپائیں)

عمل: **بسم اللہ الرحمن الرحیم یکبروا حق برنی من امر اول غیب** میں بے خبر ہوں مجھ کو خبر کرو۔

تشخیص مرض: درج ذیل نقش کو اس کی ترتیب سے اتار لیں (۳۱۷) کے بعد (۳۱۸، اور ۳۱۹) ایسی ہی ترتیب سے نقش پر کرلیں اور (۳۲۰) کے بعد (۳۲۲) سے شروع کریں اور عود لوبان کا دھواں یا اگربتی کا دھواں دے کر نقش کو لپیٹ کر مریض کے سیدھے ہاتھ میں تھما دیں اور ہاتھ سیدھا رکھنے کو کہیں۔ اگر مریض کے ہاتھ میں وزن معلوم ہو تو آسیب کا خلل ہے۔ اگر ہاتھ میں جلن یا لرزہ ہو تو سحر ہے یا کچھ بھی نہ معلوم ہو تو مرض جسمانی ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۲۵	۳۲۸	۳۳۱	۳۱۷
۳۳۰	۳۱۸	۳۲۴	۳۲۹
۳۱۹	۳۳۳	۳۲۶	۳۲۳
۳۲۷	۳۲۲	۳۲۰	۳۳۲

عزمت علیکم یا صلحفشا یا بلخشا یا یلخشفشا یا ملکشفا لناتنا عصتمم علی سلیمان بن داود علیہ السلام پڑھ کر نقش پر دم کریں۔

درج ذیل کو نقش تشخیص مرض کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے، طریقہ وہی ہے جو پہلے بتایا گیا ہے، البتہ اس نقش کو (۹۲۵۰) سے شروع کریں اور (۹۲۵۱) اور (۹۲۵۲) سے مسلسل لگاتار بھرتے رہیں اس پر اگربتی کا دھواں دیں اور مریض کے ہاتھ میں رکھیں۔ اگر وزن معلوم ہو تو آسیب کا خلل ہے۔ جلن یا لرزہ ہو تو سحر (جادو) ہے اور اگر کچھ بھی نہ ہو مرض جسمانی ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۲۵۷	۹۲۶۰	۹۲۶۳	۹۲۵۰
۹۲۶۲	۹۲۵۱	۹۲۵۶	۹۲۶۱
۹۲۵۲	۹۲۶۵	۹۲۵۸	۹۲۵۵
۹۲۵۹	۹۲۵۴	۹۲۵۳	۹۲۶۴

قسط نمبر: ۵۸

اسلام الف سے ی تک

(س)

مختار بدری

سورہ

سورہ کے لغوی معنی ہیں راہ، شرف، بزرگی، اصطلاحی معنی میں ٹکڑا قرآن شریف کا، جس کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہوتی ہے، صرف ایک سورہ (سورۂ برأت) ایسی ہے جس کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں ہے، علماء کرام نے قرآن شریف کو بہ اعتبار تعداد آیات چار قسمیں کردی ہیں، جن میں سو آیتوں سے زیادہ ہیں ان کو طوال کہتے ہیں، جن میں سو کے قریب ہیں ذوات المسین کہتے ہیں اور جن میں سو سے بہت کم آیتیں ہیں، ان کو مثانی کہتے ہیں اور سورۂ حجرات سے اخیر قرآن شریف تک جو سورتیں ہیں ان کو مفصل کہتے ہیں۔

سوگ

سوگ کے معنی ہیں ماتم کرنا، زینب بن ابی سلمہؓ کہتے ہیں کہ جب ملک شام سے ابوسفیان کی رحلت کی خبر آئی تو تیسرے دن ان کی بیٹی ام المومنین حضرت ام حبیبہؓ نے ایک خوشبو جس میں زردی تھی منگوائی اور اسے اپنے رخسار اور باہوں پر لگایا اور کہا بے شک مجھے اس وقت اس خوشبو کے لگانے کی ضرورت نہ تھی، اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا نہ ہوتا کہ کسی عورت کو جو اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتی ہو یہ جائز نہیں کہ میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے تو میں یہ خوشبو ہرگز نہ لگاتی۔(بخاری)

سیئہ

برائی، گناہ، سیئہ اور حسنہ کی دو قسمیں ہیں شرعاً ناپسندیدہ اور پسندیدہ اور طبعاً ناپسندیدہ اور پسندیدہ، قرآن مجید میں دونوں معنوں میں اس کا استعمال ہوا ہے۔وَجزاءُ سَیِّئَۃ سَیِّئَۃ مثلھا.

برائی کا بدلہ اسی کے مثل برا ہوگا۔(۴۲:۴۰)

سی پارہ: فارسی لفظ قرآن مجید کے تیس جز میں کا کوئی جز۔

سید: سردار، پیشوا، مسلمانوں میں عام طور پر حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی سبط کو سید کہتے ہیں۔

سیر: سیرت کی جمع، سوانح حیات، السیر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی کا مجموعہ ہے جسے امام محمد بن اسحاقؒ نے لکھا۔

سیف اللہ: اللہ کی تلوار، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو اس لقب سے نوازا تھا۔

سیل عرم

ملک سبا کے شہر مارب کے متصل جنوب میں ابلق نامی دو پہاڑوں کے درمیان وادی اذنیہ میں جہاں پہاڑوں کے اردگرد پانی جمع ہوکر دریا بن جاتا تھا، ۸۰۰ سال قبل مسیح میں یشمر یسین بن یمعہلی بنوف نامی بادشاہ نے ایک عظیم الشان تاریخی بند تعمیر کیا تھا جس کی وجہ سے تمام بنجر زمینیں باغ و بہار ہوگئیں اور زمین کا کوئی حصہ غیر مزروعہ نہیں رہ گیا، تمام آبادی خوشحال ہوگئی مگر یہ لوگ نافرمان اور سرکش و شریر تھے آخر یہ بند ٹوٹا اور پوری قوم تباہ ہوگئی۔فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَیْھِمْ سَیْلَ الْعَرِمِ۔

تو انہوں نے منہ پھیر لیا پس ہم نے ان پر زور کا سیلاب چھوڑ دیا۔

(۱۲:۳۴)

سیناء

سینا اور سنین کوہ طور کے نام ہیں ملک شام کا پاک پہاڑ جدہ سے مصر کے راستے میں پڑتا ہے، اسی پہاڑ پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خدا سے ہمکلامی کا شرف حاصل ہوا اور وہ نبوت سے سرفراز ہوئے۔

وَشَجَرَۃً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَیْنَآءَ تَنْبُتُ بِالدُّھْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰکِلِیْنَ○

اور وہ درخت بھی (ہم نے پیدا کیا) جو طور سینا میں ہوتا ہے، کھانے والوں کیلئے روغن اور سالن لئے ہوئے اگتا ہے۔(۲۳:۲۰)

ش

شادی

ازدواجی زندگی کے بندھن کو فارسی اور اردو میں شادی کہتے ہیں۔ عربی میں اسے عرس اور شرع میں نکاح کہتے ہیں۔ ازدواجی بندھن کے لئے قرآن میں نکاح اور عقد کے الفاظ آئے ہیں۔ اسلام میں نکاح کرنا سنت رسول ہے۔ روایت ہے کہ ایک صحابی عثمانؓ بن معذون راہبانہ زندگی گزارنا چاہتے تھے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف منع فرمادیا۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا.

اللہ کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے تمہاری ہی جنس سے تمہاری بیویاں پیدا کیں۔(۳۰:۲۱)

شاعر

اِنَّهٗ لقول رسوْل کریم○وماھُوَ بِقولِ شَاعِرٍ○

یہ معزز فرشتہ کا اتارا ہوا ہے کسی شاعر کا کلام نہیں۔ ۲۹:۴۰/۴۱۔

بعض مقامات میں آیات قرآنی شعروں تقاضوں پر پورا اترتی ہیں جیسے

الم نشرح لک صدرک . ورفعنا عنک وزرک

اور جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ھل انت الاصبع دمیت وفی سبیل اللہ مالقیت

مگر حضور رسول مکرم، سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا دعویٰ نہیں کیا اور اسی لئے یہ شعر نہیں کہلائے، کشف الاصطلاحات الفنون میں عربی شعرا کو چھ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(۱) الجاہلون، ظہور اسلام سے پہلے کے شعراء جیسے زہیر، طرفہ، امراالقیس، امر بن کلثوم، الحارث وغیرہ۔

(۲) المخضر مون، وہ جو دور جہالت میں پیدا ہوئے پھر اسلام کو قبول کرلیا جیسے لبیدؓ، حسانؓ، وغیرہ۔

(۳) المتقدمون، جن کے والدین نے اسلام قبول کیا ہوا اور جو اسلام کے ابتدائی دور میں پیدا ہوئے، مثلاً ضریر۔

(۴) المولدون، جو مسلماں ہی پیدا ہوئے مثلاً بشر۔

(۵) المحدثون، اسلام کی تیسری نسل میں ابوتمیم، مختاری وغیرہ۔

(۶) المتحر دن، آخری یا بعد کے لوگ۔

وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ○اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِیْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ○وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ○

اور شاعروں کی پیروی گمراہ لوگ کیا کرتے ہیں، کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ ہر وادی میں سر مارتے پھرتے ہیں اور کہتے ہیں جو کرتے نہیں۔(۲۶:۲۲۴/۲۲۶)

شاعری

فرصت کے لمحات میں اگر اچھے اشعار بغرض تفریح کے اور سنے جائیں تو شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ حضرت عمر بن الشریدؓ اپنے والد شریدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سواری پر بیٹھا چلا جارہا تھا کہ آپؐ نے مجھ سے فرمایا تمہیں امیہ بن ابی الصلت کے اشعار یاد ہیں۔ میں نے عرض کیا ”جی ہاں“ فرمایا سناؤ، میں نے ایک شعر سنایا، آپؐ نے فرمایا اور کچھ یہاں تک کہ اسی طرح آپؐ کو سو شعر میں نے سنائے (مسلم)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان من الشعر لحکمة بلاشبہ بعض اشعار میں حکمت ہے یہ بھی فرمایا۔ اصدق کلمة قالتها العرب قول لبید. سب سے زیادہ سچا کلام جو اہل عرب نے کہا وہ لبید شاعر کا ہے جس نے یہ کہا۔

الا کل شئی ماخلا للہ باطل

وکل نعیم لامحالہ زائل

سنو، اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز باطل ہے اور ہر ایک نعمت ضرور زوال پذیر ہے۔

شب برات

ماہ شعبان کی پندرہویں رات، جس میں فرشتے بحکم الٰہی بندوں کا حساب عمر اور رزق تقسیم کرتے ہیں، اس شب کے چار نام آئے ہیں۔

(۱)لیلۃ المبارکہ (۲)لیلۃ البرأت (۳)لیلۃ الصک اور (۴)لیلۃ الرحمہ، لیلۃ المبارکہ یعنی برکت والی رات اس لئے کہ اس شب میں ملائکہ نزول کرتے ہیں، اسی شب میں اللہ تعالیٰ آب زمزم میں زیادتی کرتا ہے اور یہ زیادتی ظاہری بھی ہوتی ہے۔ لیلۃ البرأت، بری کرادینے والی رات اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اس رات میں ایک بڑی تعداد کی مغفرت کرکے جہنم سے بری کرتا ہے۔ لیلۃ الصلت یعنی اقرار نامہ کی رات اس لئے کہ اس شب میں اللہ جل شانہ اپنے خاص بندوں کو گناہوں سے مغفرت کرکے اقرار نامہ یعنی پروانہ نجات عطا کرتا ہے، لیلۃ الرحمہ یعنی رحمت کی رات، اس لئے کہ اسی شب میں قرآن مجید لوح محفوظ سے تحریر ہونا شروع ہوا تھا اور لیلۃ القدر میں اس کی تکمیل ہوئی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا تو ان کی جستجو میں نکلی، آپ بقیع میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ آج نصف شعبان کی رات ہے۔ اس رات میں اللہ تعالیٰ لوگوں کو جہنم سے نجات دے گا جتنے قبیلہ کی بکریوں کے بال ہیں، مگر اس رات میں بھی چند بدنصیب اشخاص کی جانب ان کی نظر عنایت نہ ہوگی، مشرک، کینہ ور، قطع رحمی کرنے والے، پائجامہ، تہہ بند ٹخنوں کے نیچے لگانے والے، والدین کی نافرمانی کرنے والے اور شراب خوار، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی، میں نے سنا آپ سجدہ میں دعا مانگ رہے تھے، میں تیری سزا سے تیرے عفو کی پناہ مانگتا ہوں، تیری ذات بزرگ و برتر ہے، میں تیرے لائق تیری تعریف نہیں کرسکتا، تو ویسا ہی ہے جیسا تو نے خود اپنی تعریف فرمائی۔

تمام روحانی مسائل کے حل کے لئے اور ہر قسم کا تعویذ و نقش یا لوح حاصل کرنے کے لئے **ہاشمی روحانی مرکز دیوبند** سے رابطہ کریں

فون نمبر:9358002992

اپنے من پسند اور اپنی راشی کے پتھر حاصل کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

پتھر اور نگینے اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ایک عظیم نعمت ہے۔ جس طرح دواؤں، غذاؤں اور دوسری چیزوں سے انسان کو بیماریوں سے شفاء اور تندرستی نصیب ہوتی ہے اسی طرح پتھروں کے استعمال سے بھی انسان مختلف امراض سے نجات حاصل کرتا ہے اور اس کو اللہ کے فضل و کرم سے صحت اور تندرستی نصیب ہوتی ہے۔ ہم شائقین کی فرمائش پر ہر قسم کے پتھر مہیا کرسکتے ہیں۔ ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ اگر اللہ کے فضل و کرم سے کسی بھی شخص کو کوئی پتھر راس آجائے تو اس کی زندگی میں عظیم انقلاب برپا ہوجاتا ہے، اس کی غربت مالداری میں بدل جاتی ہے اور وہ فرش سے عرش پر بھی پہنچ سکتا ہے۔ یہ بھی کوئی ضروری نہیں کہ قیمتی پتھر ہی انسان کو راس آتے ہیں، بعض اوقات بہت معمولی قیمت کے پتھر سے انسان کی زندگی سدھر جاتی ہے۔ جس طرح آپ دواؤں، غذاؤں پر اور اسی طرح کی دوسری چیزوں پر اپنا پیسہ لگاتے ہیں اور ان چیزوں کو بطور سبب استعمال کرتے ہیں، اسی طرح ایک بار اپنے حالات بدلنے کے لئے کوئی پتھر بھی پہنیں۔ انشاء اللہ آپ کو اندازہ ہوگا کہ ہمارا مشورہ غلط نہیں تھا۔ ہمارے یہاں الماس، نیلم، پنا، یاقوت، مونگا، موتی، گارنیٹ، اوپل، سنہلا، گومید، لاجورد، عقیق وغیرہ پتھر بھی موجود رہتے ہیں اور جو پتھر نہیں ہوگا وہ فرمائش موصول ہونے پر مہیا کرادیا جاتا ہے۔ آپ اپنا من پسند یا راشی کا پتھر حاصل کرنے کے لئے ایک بار ہمیں خدمت کا موقع دیں۔

مزید تفصیل مطلوب ہو تو اس موبائل پر رابطہ قائم کریں

موبائل نمبر: - 9897648829

ہمارا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند، (یوپی) پن کوڈ نمبر:۲۴۷۵۵۴

سورۂ ''احقاف'' کے جن ''جعطیش'' کی تسخیر کا عمل

پرسکون ماحول اور الگ کمرہ میں یہ عمل کریں، عمل شروع کرنے سے ایک ہفتہ پہلے جانوروں کی ہر چیز بند کردیں اور جماع سے مکمل پرہیز کریں۔ یہ عمل آپ نوچندی جمعرات یا جمعہ سے شروع کریں گے، غسل کرکے احرام سفید کپڑے کا پہن لیں، پھر کمرہ میں داخل ہوجائیں، پہلے لوبان مہکائیں، پھر حصار باندھ کر قبلہ رخ کھڑے ہوکر دو نفل نماز توبہ، دو نفل برائے ایصال ثواب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، دونوں رکعت میں سورۃ الفاتحہ، سورۂ اخلاص ۳-۳ مرتبہ پڑھیں اور پھر دو نفل نماز حاجت تسخیر جن کی نیت سے ادا کریں، اب آپ سورۂ ''احقاف'' ایک مرتبہ اور عمل تسخیر ۳۳ مرتبہ پڑھیں۔ اسی ترکیب سے سورت کی تعداد ۲،۳،۷ کو سات یا گیارہ دن میں پورا کریں، انشاء اللہ تعالیٰ سورۂ ہٰذا کے جن ''جعطیش'' کی حاضری ہوگی، جب وہ حاضر ہو تو ہدایات کے مطابق عہد و پیمان کریں، بعد چلّہ سورۂ عمل تسخیر کو ۷ مرتبہ ورد میں رکھیں۔

عمل تسخیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم. رَبِّیْ اُنْظُرْ اِلَیْکَ یَا جَعْطِیْش بِحَقِّ سورۂ احقاف بِحَقِّ کٓھٰیٰعٓصٓ
بِحَقِّ سُلَیْمَان بن داؤد علیہما السّلام بِحَقِّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اُحْضُرْ مِنْ
جَانِبِ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ اُحْضُرُوْا مِنْ جَانِبِ الْجُنُوْبِ وَالشِّمَالِ یَاجَعْطِیْش یَاجَعْطِیْش
یَاجَعْطِیْش حاضر شو حاضر شو حاضر شو

⌘ ⌘ ⌘ ⌘ ⌘

آئی آر ایس (موضف

طلاق۔ طلاق۔ طلاق

طلاق لفظیوں تو بڑا کٹھور، کرخت اور تکلیف دہ ہوتا ہے لیکن اس کی سفاکی کا آسانی سے اندازہ بھی نہیں لگایا جا سکتا۔ یقیناً اس کی معنویت آری کے ابھرے ہوئے دانتوں کی طرح خطرناک ہوتی ہوگی۔ اس کا ہم صرف قیاس ہی لگا سکتے ہیں کیونکہ ڈوبتے ہوئے انسان کی چیخیں تو عمر بھر کے لئے سماعتوں کو گونگا کر دیتی ہیں۔ ہم نے اپنی کم عمری کے زمانے میں اپنے ایک جاننے والے بزرگ جو قدیم حیدر آبادی روایت کے گھرانے سے تعلق رکھتے تھے ان کے خاندان میں، طلاق۔ طلاق۔ طلاق، کے رسمی طور پر انجام پانے کا ایک خوفناک منظر اپنی ان بدنصیب آنکھوں سے دیکھا تھا اور آج تک میری آنکھیں اس دل سوز منظر سے پیچھا نہیں چھڑا سکی ہیں۔ گھر کے آنگن اور دالان کے بیچ ایک دبیز گھریلو چادر کو حجاب بنایا گیا تھا۔ یعنی یہ ایک پردہ تھا، لیکن یہ پردہ کب تھا؟ یہ تو مقدس رشتوں کی ایک ٹوٹتی ہوئی دیوار تھی۔ آنگن میں خاندان کے بزرگ اور محلے کے کچھ شرفاء بیٹھے ہوئے تھے اور پردے کے پیچھے دالان میں ایک تخت پر کچھ عورتیں اس عورت کو گھیرے بیٹھیں تھیں جو طلاق کی سولی پر لٹکائی جانے والی تھی۔ مردانے والے حصے میں بزرگوں کے بیچ ایک شخص گردن جھکائے بیٹھا تھا۔ تھوڑی سی میلی کچیلی گفتگو کے بعد وہ شخص اچانک کھڑا ہو گیا اور اس نے تین بار طلاق۔ طلاق۔ طلاق کہا اور کسی رجسٹر نما چیز پر دستخط کئے اور بہت آرام سے کچھ لوگوں کے ساتھ گھر سے نکل کر زندگی کی شاہراہ پر کہیں گم ہو گیا۔ اسے تو یہ پتہ ہی نہیں چلا کہ اندر کے حصہ میں نسوانی تمکنت کی ایک مضبوط دیوار اچانک بیٹھ گئی، آرزوؤں، حسرتوں، امنگوں کے ملبہ میں دھنس گئی۔ اس اندر بیٹھی ہوئی طلاق کے زہریلے خنجر سے زخمی عورت کی سسکیاں اچانک چیخوں میں تبدیل ہو گئیں۔ اس خاتون نے بین کرتے ہوئے اپنی کلائی کی چوڑیوں کو تخت پر اتنی زور سے پٹخا کہ چوڑیوں کے ٹکڑوں نے اس کی دونوں کلائیوں پر مطلقہ کی کبھی نہ مٹنے والی خونی مہر لگا دی تھی۔ بظاہر تو اس دلدوز منظر نے ملنے اور بچھڑنے کی ہزار ہا داستانوں میں ایک نئے قصے کا اضافہ کر دیا تھا لیکن اندرونی چوٹ اور ٹوٹ پھوٹ کا اندازہ بھی نہیں لگایا جا سکتا تھا۔ یوں بھی پوسٹ مارٹم کے لئے مرنا ضروری ہوتا ہے لیکن طلاق کی گولی سے گھائل عورت زندہ چلتی پھرتی نعش کی طرح ہوتی ہے۔ ابھی تک سائنس اور جدید ٹکنالوجی زندہ اور چلتی پھرتی نعشوں کے پوسٹ مارٹم سے بالکل ناآشنا اور انجان ہیں۔

کم وبیش کچھ اسی سے ملتی جلتی کہانیاں طلاق دینے اور طلاق حاصل کرنے والوں کے درمیان معاشرے میں آج کل مستقل گھوم رہی ہیں۔ لڑکیاں شادی سے قبل آرزوؤں کے سنہرے خوابوں میں طلاق کے تصور سے بھی ناآشنا رہتی ہیں لیکن سرپرستوں کے غلط فیصلے، پچھتاوے یا قسمت کی خرابی پردہ رو تو سکتی ہیں اور ماتم بھی کر سکتی ہیں لیکن کسی معقول وجہ کے بغیر نیپکن کے کاغذی مشین کی طرح استعمال کر کے پھینک دیئے جانے والی صورت میں اتنا ٹوٹ جاتی ہیں کہ انھیں شادی کے نام سے نفرت ہونے لگتی ہے اور وہ اپنے وجود کو کوسنے لگتی ہیں اور کبھی کبھی تو وہ سوچتی ہیں کہ وہ قدیم دور کتنا اچھا تھا جب بیٹی کو پیدا ہوتے ہی مار دیا جاتا تھا، دفن کر دیا جاتا تھا، زندہ جلا دیا جاتا تھا۔ غیور لوگ طلاق کے بعد اپنی بیٹیوں کے ساتھ ساری عمر اپنے گھروں میں ایسے قید ہو جاتے ہیں یا اپنے آپ کو قید کر لیتے ہیں کہ پھر وہاں سے چار کاندھوں پر ہو کر ہی نکلیں۔ طلاق کے زہریلے خنجر سے زیادہ خطرناک کوئی اور ہتھیار اس دنیا میں آج تک نہیں بن سکا جس کے زخم کی شدت طلاق کے زخم سے ہونے والی تکلیف سے زیادہ ہو۔

سورج سے نظریں ملانے کا دعویٰ کرنے والے لوگ چھوٹی سی ویلڈنگ مشین کے پاس سے گذرتے ہوئے بھی اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیتے ہیں لیکن کسی طلاق شدہ عورت کی آنکھوں میں دیکھئے تو ہزاروں سورج اس کی آنکھوں سے ابلتے ہوئے دکھائی دیں گے۔

اس کے اندر چھپا ہوا کرب آتش فشاں پہاڑ سے کم نہیں ہوتا۔ اس کرب کو محسوس کرنے والی ساری زندگی اندر ہی اندر سلگتی رہتی ہے۔ اپنے اندر سلگتے ہوئے شعلوں پر صبر وتحمل وضبط کا پانی ڈال کر اس آگ کی آنچ کو کم کرنے کی کوشش کرتی رہتی ہے۔ اس فرسودہ اور رکیک عمل کو انجام دینے والے کیوں اور کس طرح اس حقیقت کو فراموش کر دیتے ہیں کہ یہ وہ عمل ہے جو خالق کائنات کو سخت ناپسند ہے اور اس کو انجام دینے والا بلاشبہ جہنمی بن جائے گا۔ حدیث شریف ہے کہ جب کوئی مرد کسی عورت کو کسی معقول وجہ کے بغیر طلاق دیتا ہے تو زمین وآسمان لرز اٹھتے ہیں۔ زمین وآسمان کو اس طرح جھنجھوڑنے والے کیوں اپنے عبرتناک انجام سے غافل اور بے نیاز ہو جاتے ہیں اور ایسے گھناؤنے عمل کی طرف راغب ہوتے ہیں۔ معاشرہ میں جب کسی گھر میں کسی بیٹی کو طلاق دی جاتی ہے تو گھروں میں ایسی خاموشی چھا جاتی ہے جیسے کسی گھر سے میت اٹھ جانے کے بعد کیفیت طاری ہوتی ہے۔ جیسے لڑکی کی رخصتی کے بعد گھر کے در و دیوار کی ویرانی، جیسے قبرستان میں دفنانے کے بعد لوگوں کے چلے جانے کے بعد چھا جانے والی خاموشی۔ آنکھوں میں سوگواری کے ڈھیر سارے آنسو، چہرے آنسوؤں سے تر جیسے بھیگے ہوئے سفید کبوتر، جیسے بجھتے ہوئے چراغ کی لو، جیسے چھت کاٹ کر آتا ہوا برسات کا پانی جیسے شکرے کی آواز سے سہمی چڑیا، جیسے سانپ کے خوف سے خالی بیا کا گھونسلہ جیسے پگڈنڈیوں سے الجھتا ہوا تھکا تھکا سا مسافر۔ دنیا ایک گذرگاہ ہے، انسانیت کے قافلے اس پر سے گزر رہے ہیں۔ پوری زندگی ایک مسلسل سفر ہے۔ ہر انسان مسافر ہے اور چار و ناچار زندگی کا سفر سبھی کو طئے کرنا ہے۔ ازدواجی زندگی کا رشتہ ایک آئینہ کی طرح ہے جس میں شوہر اور بیوی ایک دوسرے کی عکاسی کرتے ہیں۔ نکاح صرف خوشی کا نام نہیں بلکہ ایک معاہدہ ہے جو ایک مرد اور ایک عورت کے درمیان طئے پاتا ہے کہ ہم دونوں زندگی بھر کے ساتھی اور مددگار بن گئے ہیں اور یہ معاہدہ کرتے وقت خدا اور خلق دونوں کو گواہ بنایا جاتا ہے، اور خطبہ نکاح کی آیتیں اس بات کی طرف صاف صاف اشارہ کرتی ہیں کہ اگر اس معاہدہ میں شوہر یا بیوی کی طرف سے کوئی خرابی پیدا کی گئی یا اسے ٹھیک سے نبھایا نہیں گیا تو خدا کا غصہ اس پر بھڑ کے گا، اور وہ جہنم کی سزا کا مستحق ہوگا۔ پرانے زمانے میں طلاق کے واقعات کبھی کبھار سننے میں آتے تھے لیکن آج کل یہ روزانہ کے واقعات بنتے جا رہے ہیں۔ ازدواجی زندگی کی ناخوشگواری معاشرہ کی بنیادیں ہلا رہی ہیں۔ انانیت (Ego) غرور، تکبر، ۔ ، بے پردگی، جنسی بے راہ روی، ٹیلی ویژن سیریلس کے منفی اثرات، موبائیل فونس، یہ تمام برائیاں اس فعل کی فصل کے بیج ہیں۔ نئی نسل آج صبر وتحمل، بزرگوں کے ادب، استقامت ایثار قربانی کے جذبے سے بہت دور ہے۔ سرپرست ان بنیادی ضرورت کی قدروں سے اپنی اولاد کو قریب لانے سے غافل ہیں۔

معاشرہ میں لوگ اپنی اولاد کو زندگی کے تقریباً ہر شعبہ کے لئے تیار کرتے ہیں، روزگار سے منسلک اعلیٰ تعلیم، لڑکیوں کو تعلیم کے ساتھ ساتھ امور خانہ داری، خصوصی طور پر پکوان سے واقفیت اور مہارت پر توجہ دی جاتی ہے لیکن سسرال میں ضرورت پڑنے پر کبھی کسی قسم کا کوئی مسئلہ نہ پیدا ہو۔ لیکن کہیں بھی کبھی بھی یہ دیکھا نہیں جاتا ہے کہ میاں بیوی کے ازدواجی رشتہ کی مستحکم اور مضبوط اور ہمیشہ قائم رہنے والی بنیادی قدروں کے بارے میں بھی موثر طور پر کونسلنگ کی جائے۔ ابتداء میں انھیں ان قدروں کی اہمیت کے بارے میں سمجھایا جائے۔ جب آپ شادی کو ایک سماجی فرض اور جسمانی ضرورت سمجھ کر زندگی کی طرف بڑھیں گے تو ظاہر ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ یہ رشتہ بھی محض ذمہ داری بن جائے گا۔ اس طرح یہ رشتہ صرف سانس لیتا ہے، جیتا نہیں ہے۔ سروے کے مطابق ۷۵% شادی شدہ لوگ اس طرح جیتے ہیں کہ بس ذمہ داری نبھانی ہے، اور وہ اجنبیوں کی طرح زندگی گذارتے ہیں۔ سماجی فرائض اور جسمانی تقاضوں کو تو وہ پورا کرتے ہیں لیکن ذہنی وجذباتی طور پر ایک دوسرے کے قریب نہیں ہوتے۔ میاں بیوی دو انفرادی شخصیتیں ہیں۔ کامیاب شادی شدہ زندگی کے لئے ایک دوسرے کی انفرادیت سے مستفید ہونا چاہئے۔ کسی ایک کی سوچ یا رائے کو اپنے شریک حیات پر کبھی مسلط نہ کریں۔ اختلاف رائے فطری بات ہے، ایسی صورت میں خاموش اور ناراض ہونے کی بجائے گفتگو اور سنجیدگی سے مل کر غور کریں اور پھر دونوں مشترکہ طور پر ایک فیصلہ پر آئیں،

اس سے احساس اور اچھوتا پن قائم ہوتا ہے۔ مومن شوہر اپنی مومن بیوی سے نفرت نہ کرے۔ وہ اگر خوبصورت نہ ہو تو اس کی سیرت میں خوبصورتی تلاش کرے، اگر اس کی ایک عادت آپ کو پسند نہیں آتی تو دوسری عادتیں پسند آئیں گی بشرطیکہ اس کو موقع دیا جائے۔ ایسے کسی عمل پر فوراً قطع تعلق کا فیصلہ بزدلانہ اور کمزور ہے۔ یہ مردانگی والا عمل یقیناً نہیں۔

حجۃ الوداع کے خطبہ میں نبی دوعالم ﷺ فرماتے ہیں کہ لوگوں سنو! عورتوں کے ساتھ بہتر سلوک کرنا، اس لئے کہ وہ تمہارے پاس بمنزلہ قیدی کے ہیں۔ جب پوچھا گیا کہ کسی شوہر کی بیوی کا اس پر کیا حق ہے تو حضور نے فرمایا جب تو کھائے اسے کھلائے اور جب تو پہنے تو اسے پہنائے اور اس کے چہرے پر نہ مارے اور اس کو بد دعا کے الفاظ نہ کہے اور اگر اس سے تعلق ترک کرے تو صرف اپنے گھر میں کرے یعنی اگر بیوی کی طرف سے نافرمانی اور شرارت ظاہر ہو تو قرآن کی ہدایت کے مطابق پہلے اسے نرمی سے سمجھایا جائے، اگر اس سے بھی وہ ٹھیک نہ ہو تو گھر میں بستر الگ کرے اور بات باہر نہ پہنچنے دے کیونکہ یہ شرافت کے خلاف ہے، اس پر بھی ٹھیک نہ ہو تو مارا جا سکتا ہے لیکن چہرہ پر نہیں نہ ہی ایسا کہ ہڈی ٹوٹ جائے زخمی کر دینے والی مار نہ ماری جائے اس کی سختی سے ہدایت کی گئی ہے۔

ہر شادی شدہ زندگی میں جھگڑے، بحث وتکرات ہوتی ہے، ایک کامیاب شادی شدہ جوڑے کی کامیابی کا راز یہ ہے کہ وہ کبھی ایک دوسرے کو الزام نہیں دیتے جہاں تک ممکن ہو وہ مسئلہ کی تہہ تک پہنچ کر اسے جڑ سے اکھاڑ پھینک دیتے ہیں۔ اکثر میاں بیوی جھگڑے یا کسی خلش یا تکرار کے بعد ایک دوسرے سے بات نہ کرتے ہوئے اپنے غصہ کا اظہار کرتے ہیں، اس سے کشیدگی اور بڑھتی ہے۔ ماہر نفسیات کہتے ہیں کہ ہمیشہ گفتگو یا بات چیت بے حد اہمیت کی حامل ہوتی ہے، اس لئے ضروری ہے کہ ہمیشہ مسئلہ کا حل بات چیت سے نکالا جائے، ذہنی وجذباتی طور پر میاں بیوی ایک دوسرے میں ضم ہو جائیں۔ پیار و محبت، باہمی احترام واعتماد بھروسہ، صبر وتحمل، جذبات ایثار وقربانی، بزرگوں اور سرپرستوں کی قدر وعزت اور ان سب سے بڑھ کر استقامت وہ بنیادی پتھر ہیں جن کے بغیر کامیاب زندگی کے بنیادی فیصلے ادھورے اور نامکمل ہیں۔

مدرسہ مدینۃ العلم

قرآن حکیم کی مکمل

تعلیم وتربیت کا عظیم الشان مرکز

زیر اہتمام

ادارہ خدمت خلق دیوبند (حکومت سے منظور شدہ)

مدرسہ مدینۃ العلم

اہل خیر حضرات کی توجہ اور اعانت کا مستحق اور امیدوار ہے

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہ

کون ہے جو خالصۃً اللہ کے لئے

میری مدد کرے؟ اور ثواب دارین کا حق دار بنے۔

IDARA KHIDMAT-E- KHALQ
A.C.N0
019101001186
ICICI BANK SAHARANPUR
IFSC COD N. ICI000191

تجربات کہتے ہیں کہ جن لوگوں نے مدرسہ مدینۃ العلم کی مدد کی ہے آج ان کا کاروبار عروج پر ہے۔ اگر آپ ترقی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آپ بھی اس مدرسے کی مدد کے لئے اپنا ہاتھ بڑھائیں۔

آپ کا اپنا مدرسہ

مدرسہ مدینۃ العلم

محلہ ابوالمعالی دیوبند (یوپی) 247554

فون نمبر: 09897916786-09557554338

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس [illegible] سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردرا [illegible] اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے [illegible] انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قد [illegible] نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دوراندیشی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند

اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

ادارہ

اس ماہ کی شخصیت

از: فتح پور

نام: عصمت جہاں

نام والدین: بانو، اکرام اللہ

تاریخ پیدائش: یکم ستمبر ۱۹۸۹ء

قابلیت: ایم، اے، اردو معلم

آپ کا نام ۸ حروف پر مشتمل ہے ان میں سے ۳ حروف نقطے والے ہیں باقی ۵ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں تین حروف بادی، تین حروف آتشی، ایک حرف خاکی اور ایک حرف آبی ہے، بہ اعتبار اعداد آپ کے نام میں بادی حروف کو غلبہ حاصل ہے۔

آپ کا مفرد عدد ۲ مرکب عدد ۲۰ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۶۵۹ ہیں۔

۲ کا عدد حیا اور سادگی سے وابستہ ہے، جن خواتین کا عدد ۲ ہوتا ہے ان میں شرم وحیا حد سے زیادہ ہوتی ہے لیکن ملبوسات کے سلسلہ میں یہ اچھا ذوق رکھتی ہیں، بھڑک دار کپڑوں سے انہیں وحشت ہوتی ہے، بناؤ سنگھار اور کپڑوں کی خراش تراش سے انہیں دلچسپی ہوتی ہے لیکن کپڑوں کے سلسلہ میں ان کے رجحانات متانت اور سنجیدگی سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔ ۲ عدد کی خواتین کو رنگوں کے انتخابات میں کافی مہارت ہوتی ہے، یہ خواتین نہایت شریف اور نرم دل ہونے کے باوجود ایک طرح کی ضد اپنے اندر رکھتی ہیں اور ان میں ایک طرح کی انا ہوتی ہے جو انہیں ہر وقت پریشان اور مضطرب رکھتی ہے۔

۲ عدد کی خواتین میں ایک طرح کا عورت پن ہوتا ہے جو انہیں اپنی ہم جولیوں میں ممتاز رکھتا ہے، دو عدد کی خواتین کو دین و مذہب سے بھی دلچسپی ہوتی ہے، ان کے عقائد پر اپنا اثر ڈالنا آسان نہیں ہوتا، یہ نہایت مضبوطی کے ساتھ اپنے آباء واجداد کے اصولوں اور قاعدوں پر قائم رہتی ہیں اور انہیں ان کے خیالات اور رجحانات سے ٹس سے مس کرنا آسان نہیں ہوتا، یہ ہر لڑکی سے دوستی نہیں کرسکتیں لیکن جس سے دوستی کر لیتی ہیں اس پر اپنا سب کچھ نچھاور کرنے کے لئے تیار رہتی ہیں، دو عدد کی خواتین اگرچہ مضبوط اور پختہ ارادی اور خیالوں کی ہوتی ہیں لیکن نازک ترین حالات میں اپنے ارادے اور خیالات اچانک بدلتی رہتی ہیں اور سب کو حیرت میں ڈال دیتی ہیں۔

دو عدد کی خواتین اگر وہ پڑھی لکھی ہوں تو ان کو حساب اور نفسیات سے بطور خاص دلچسپی ہوتی ہے، حیران کن مضامین اور عقل کو حیرت میں ڈالنے والے کارناموں سے انہیں خاص لگاؤ ہوتا ہے اگر اس طرح کی خواتین کو کسی شعبہ کا ناظم بنادیا جائے تو یہ انتظام کو بہت خوش اسلوبی سے چلاتی ہیں اور اپنے ماتحتوں کو خوش رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرتی ہے، یہ اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں برتتیں اور بے وجہ کسی کی سفارش بھی قبول نہیں کرتیں اپنے چھوٹوں کی غلطیوں کو نظرانداز کرنا ان کی فطرت ہوتی ہے، یہ ہر ایک کا ساتھ آخری حد تک دیتی ہیں لیکن اپنے اصولوں سے کبھی اِدھر اُدھر نہیں ہوتیں۔ ۲ عدد کی خواتین کو طبی امور اور نرسنگ ہوم میں اچھے اچھے مواقع ہاتھ آجاتے ہیں اور خدمت خلق کے لئے راستے کھلتے ہیں۔

۲ عدد کی خواتین کو جھگڑوں سے بہت نفرت ہوتی ہے لیکن ان کی زندگی میں سکون نہیں ہوتا، ایک طرح کی بے چینی اور اضطراب سے یہ ہمیشہ دوچار رہتی ہیں، چونکہ آپ کا مفرد عدد ۲ ہے اس لئے کم وبیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر موجود ہوں گی، اگرچہ آپ دل کی نرم اور زبان کی محتاط ہیں، لوگوں سے ہمدردی کرنا بھی آپ کا شیوہ ہے لیکن ایک طرح کی خودغرضی اور ایک طرح کی انانیت آپ کے اندر موجود ہے، آپ اپنے

سکون وچین کی خاطر دوسروں کے سکھ چین کو نظرانداز کر دیتی ہیں، آپ کو اپنی بناوٹ اور سجاوٹ کا بہت شوق ہے، آپ اپنے چلنے پھرنے اور بولنے چالنے کا انداز اور ڈھنگ سے بھی خوب فائدہ اٹھاتی ہیں اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کر کے اپنے مسائل حل کرنے کی مہارت رکھتی ہیں، آپ گھریلو انتظام کو بہ حسن وخوبی چلاتی ہیں اور اپنے گھر کی صفائی ستھرائی کا خاص خیال رکھتی ہیں، آپ میں ایک اہم خوبی یہ ہے کہ آپ کسی کی تحقیر نہیں کرتیں، دوسروں کی جو ادائیں آپ کو پسند نہیں آتیں انہیں آپ نظرانداز کر دیتی ہیں اور ان پر تبصرہ کرنے سے گریز کرتی ہیں، آپ کے دل میں ایک آرزو ہمیشہ پرورش پاتی ہے کہ اپنے اہل خانہ کی نظروں میں سرخرو ہیں اور ہمیشہ ان کی گرویدہ بنی رہیں۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۲، ۱۱، ۲۰ اور ۲۹ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے کی کوشش کریں، انشاء اللہ کامیابی آپ کے قدم چومے گی، آپ کا لکی عدد ۸ ہے، ۸ عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو خاص طور پر راس آئیں گی اور آپ کی ترقی اور کامیابی کا ذریعہ بنیں گی۔ ۷ اور ۹ عدد کے لوگوں سے بھی آپ کی دوستی خوب جمے گی، ایک، ۳، ۴ اور ۶ عدد آپ کے لئے عام سے عدد ہیں ان عدد کے لوگوں سے آپ کو نہ خاطر خواہ فائدہ پہنچے گا اور نہ قابل ذکر نقصان، یہ عدد حالات کے ساتھ آپ کے لئے کوئی رول ادا کریں گے، یہ اچھے حالات میں آپ کے لئے قابل تعریف اور برے حالات میں آپ کے لئے قابل مذمت کردار ادا کر سکتے ہیں۔

۵ کا عدد آپ کا دشمن عدد ہے، قسمت آپ کی اگر آپ کا کھل کر ساتھ دے رہی ہے تو بات دگرگوں ہے ورنہ یہ عدد آپ کے لئے نقصان دہ ثابت ہوگا اور آپ کے لئے طرح طرح کی مشکلات کھڑی کرے گا۔ ۵ عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو کبھی راس نہیں آئیں گی اسلئے ۵ عدد کی چیزیں اور شخصیتوں سے آپ خود کو جتنا بھی بچا کر رکھیں گی اتنا ہی آپ کے حق میں بہتر ہوگا، آپ کا مرکب عدد ۲۰ ہے، یہ ایک روحانی عدد ہے، اگر آپ مادہ پرستی سے گریز کریں گی اور روحانیت کی طرف اپنے رجحانات کو بڑھائیں گی تو آپ کے حق میں بہت بہتر ہوگا، یہ عدد پبلک مصروفیات اور اسپتال سے متعلق کاموں کے لئے موزوں ہے، یہ عدد جنس مخالف کے ذریعہ حصول مراعات کو بھی ظاہر کرتا ہے، یعنی زندگی میں آپ کو غیر معمولی فائدے وقتاً فوقتاً جو آپ کو پہنچیں گے وہ عورتوں کے ذریعہ نہیں بلکہ مردوں کے ذریعہ پہنچیں گے

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۶، ۸، ۱۷ اور ۲۶ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔ آپ کا برج سنبلہ اور ستارہ عطارد ہے، بدھ کا دن آپ کے لئے خاص اہمیت کا حامل ہے، اپنے خاص کاموں کے لئے آپ بدھ کے دن کو فوقیت دے سکتی ہیں، بشرطیکہ بدھ غیر مبارک تاریخ میں نہ پڑ رہا ہو، جمعہ اور اتوار بھی آپ کو ہمیشہ راس آئیں گے، البتہ پیر کا دن آپ کے لئے ٹھیک نہیں ہے، اگر آپ پیر کے دن کو نظرانداز کر کے ہی چلیں تو بہتر ہے۔

پکھراج، نیلم اور پنّا آپ کی راشی کے پتھر ہیں، اگر آپ تین گرام چاندی کی انگوٹھی میں ان میں سے کسی بھی پتھر کو جڑوا کر سیدھے ہاتھ کی شہادت اور کن انگلی کی برابر والی انگلی میں پہنیں تو آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب آجائے لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ پتھر کا وزن کم سے کم چار کیرٹ ہونا چاہئے اس سے کم وزن کا پتھر فائدہ نہیں پہنچاتا۔

جنوری، فروری اور جولائی میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں اگر ان مہینوں میں معمولی درجے کی بھی کوئی بیماری لاحق ہو تو اس کا علاج کرنے میں غفلت نہ برتیں، آپ کو اپنی عمر کے کسی بھی دور میں امراض معدہ، اعصابی کمزوری، امراض پیٹ، السر، پھیپھڑوں کی بیماریاں، جوڑوں کا درد، شانوں کا درد، امراض کمر، پتے اور گردے کے امراض کی شکایت ہو سکتی ہے۔

آپ کے نام میں ۵ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے اعداد ۲۰۶ ہیں اگر ان میں اللہ کے اسم ذاتی کے اعداد ۶۶ شامل کر لئے جائیں تو کل اعداد ۲۷۲ ہو جاتے ہیں، ان اعداد کا نقش ہر حال میں اور ہر معاملے میں آپ کے لئے مفید ثابت ہوگا اور آپ کو سکون وراحت پہنچائے گا۔ نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۶۷	۷۱	۷۴	۶۰
۷۳	۶۱	۶۶	۷۲
۶۲	۷۶	۶۹	۶۵
۷۰	۶۴	۶۳	۷۵

آپ کے مبارک حرف ب اور غ ہیں، ان حرف سے شروع ہونے والی اشیاء اور مقامات آپ کو راس آئیں گے۔

آپ کے اندر حمیت اور انا موجود ہے آپ دور تک اور دیر تک ساتھ دینے کا مزاج رکھتی ہیں، آپ کے اندر فطری شرم موجود ہے، اس شرم وحیا کی وجہ سے آپ کئی بار بڑے کام کرنے سے محفوظ رہیں گی، آپ کئی بار اپنی اغراض کی وجہ سے دوسروں کی راہیں مسدود کرنے کا اقدام کر گزرتی ہیں جو آپ کے شایان شان نہیں ہے، اگر آپ اسی طرح کی حرکات سے خود کو بچائیں گی تو آپ کی شخصیت پامال اور پراگندہ ہونے سے محفوظ رہے گی۔

آپ اپنی نسوانیت اور عورت پن کا تحفظ خوب کرتی ہیں اور آپ کی یہ ادا آپ کو ہم جولیوں میں ممتاز رکھتی ہے، عورت پن ہی آپ کی شخصیت کا خاصہ ہے اس کو کبھی نظرانداز نہ کریں۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں: حمیّت، قابل بھروسہ، صبر وضبط، سادگی، شرم وحیا، تحمل، استقلال، ہمدردی، وفاداری اور مقبولیت عامہ وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں: دوسروں کی طرف طبیعت کا میلان، جلد یقین کرلینا، کسی بھی اثر سے بہت جلد بدل جانا اور دوستی اور تعلقات سے منحرف ہوجانا، خواہ مخواہ کا شرمیلا پن، بےچینی، اضطراب، تلون مزاجی، ٹال مٹول کی فطرت، مایوسی، ہر وقت کا فکر وتردد وغیرہ۔

اس کالم کو پڑھنے کے بعد اگر آپ نے اپنی خوبیوں میں اضافہ کیا اور اپنی خامیوں سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کی تو آپ کی شخصیت اور بھی پرکشش ہوجائے گی اور دنیا آپ سے محظوظ بھی ہوگی اور متاثر بھی۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

		۹۹۹
		۸
۱۱		

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک دو بار آیا ہے جو آپ کی زبردست قوت اظہار کی علامت ہے، گویا کہ آپ باتونی قسم کی لڑکی ہیں اور آپ اپنے مافی الضمیر کو بہتر انداز میں بیان کرسکتی ہیں اور سامعین کو اپنے انداز گفتگو سے متاثر کرسکتی ہیں۔

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ۲ اور ۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے جذبات اور احساسات کی بالکل پرواہ نہیں کرتیں جب کہ آپ کو دوسروں کے بارے میں زیادہ حساس ہونا چاہئے، آپ حساب وکتاب کے معاملے میں بھی کچی ہیں، جب کہ حساب وکتاب آپ کا پسندیدہ موضوع ہے، آپ کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اس دنیا میں جتنے بھی کامیاب لوگ گزرے ہیں وہ سب حساب وکتاب کے معاملات میں بہت چوکنا اور مستعد رہا کرتے تھے، بزرگوں کی ہمیشہ یہ رائے رہی ہے کہ بخشش لاکھوں کی بھی کی جاسکتی ہے لیکن حساب پائی پائی کا ہونا چاہئے، جو لوگ حساب وکتاب سے لاپرواہی برتتے ہیں انہیں رسوائی اور عظیم خسارہ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ۴، ۵، اور ۶ کی غیر موجودگی گھریلو ذمہ داریوں سے لاپرواہی کی طرف اشارہ کرتی ہے، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آپ بچپن میں کسی ایسے غم سے دوچار ہوئی ہیں جو آپ کا پیچھا نہیں چھوڑتا اور اسی غم کی بنا پر آپ کی فطرت میں ایک طرح کی پستی اور ایک طرح کی احساس کمتری پیدا ہوگئی ہے جو آپ کو اہم ذمہ داریوں راہ فرار پر اکساتی ہے، آپ اکثر اپنی شخصیت سے شاکی نظر آنے لگی ہیں اور اس سے کبھی کبھی یہ باتیں اور یہ الجھنیں آپ کو اپنی ذمہ داریوں سے لاپرواہ بنادیتی ہیں، ہمارے خیال میں آپ کو ماضی کے سارے غم بھلاکر اس لاپرواہی سے نجات حاصل کرلینی چاہئے کیوں کہ اس طرح کی لاپرواہی سے آپ کی خوبصورت شخصیت قتل ہوتی ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۷ کی غیر موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ اگرچہ خوداعتباری کی دولت سے مالامال ہیں، لیکن پھر بھی اپنے کاموں کے لئے دوسرے لوگوں کا سہارا تلاش کرتی ہیں اور خود پیش قدمی سے ہچکچاتی ہیں۔

۸ کی موجودگی آپ کے مزاج کی نظافت اور نفاست کو واضح کرتی ہے، آپ نفاست پسند ہیں اور آپ ہر طرح کی گندگی اور غلاظت کو ہرگز ہرگز پسند نہیں کرتیں۔

۹ کا عدد آپ کے چارٹ میں تین بار آیا ہے جو آپ کے حالات

اور آپ کے مستقبل کو قوی تر بنانے کا ذمہ دار ہے، یہ عدد تین بار آ کر یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ کی ذہنی قوتیں زبردست ہیں، اگر آپ ان قوتوں کو بروئے کار لانے میں ہچکچاہٹ سے کام نہ لیں تو آپ کو بامِ عروج تک پہنچنے میں کوئی نہیں روک سکتا۔ یہ عدد یہ بھی ثابت کرتا ہے کہ آپ محبت پرست ہیں اور آپ حد سے زیادہ حساس بھی ہیں، آپ اپنے اہل خانہ اور اپنے چاہنے والوں کی ذرا سی بھی بے توجہی برداشت نہیں کرسکتیں۔

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں کوئی بھی لائن مکمل نہیں ہے، جو یہ ثابت کرتی ہیں کہ آپ کو زندگی میں جو بھی مسرتیں اور راحتیں میسر آئیں گی ان میں ایک ادھورا پن موجود رہے گا، درمیان کی لائن جو زحل کی لائن کہلاتی ہے اس کے خالی پن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ اپنی ضروریات اور اپنی خواہشات کا اظہار کرنے میں ہچکچاتی ہیں اور بولنے کی زبردست صلاحیتوں کے باوجود بعض اہم موقعوں پر اظہار تمنا کرنے سے گریز کرتی ہیں اور خواہ مخواہ بھی محرومیوں کا شکار ہوجاتی ہیں، آپ کے اندر دوسروں سے امیدیں لگائے رکھنے کا رجحان ہے، اگرچہ آپ اپنی ذاتی حمیت وغیرت کی وجہ سے کسی سے کچھ کہہ نہیں پاتیں لیکن آپ دوسروں سے مدد اور تعاون کی خواہش ضرور رکھتی ہیں، آپ کے لئے یہ بات قطعاً غیر مناسب ہے کہ بے پناہ ذاتی صلاحیتوں کے باوجود اب دوسروں سے امیدیں وابستہ کریں، حالانکہ آپ اپنے ذاتی اقدامات سے اس دنیا کی ہر خوشی حاصل کرسکتی ہیں، ہماری رائے میں آپ اگر خود جدوجہد کریں گی تو آپ کو کامیابیوں کی منزلوں تک پہنچنے کی دیر نہیں لگے گی۔

آپ کا فوٹو آپ کی سنجیدگی، آپ کی غیرت، آپ کی شرم وحیا کی غمازی کرتا ہے اور آپ کے دستخط آپ کی شخصیت کے انوکھے پن کو واضح کرتے ہیں اور یہ بھی ثابت کرتے ہیں کہ آپ خود کو مخفی رکھنا چاہتی ہیں لیکن حالات آپ کو نمایاں کردیتے ہیں اور آپ کا ذکر مختلف محفلوں میں ہونے لگتا ہے۔

ہم نے اس کالم میں جو کچھ بھی بیان کیا ہے وہ علم غیب نہیں ہے بلکہ وہ آپ کے نام اور آپ کی تاریخ پیدائش سے جڑے ہوئے کچھ اندازے ہیں۔ ہم یقین کرتے ہیں کہ یہ اندازے کافی حد تک درست ہوں گے، یہ کالم دراصل ایک آئینہ ہے اور آئینہ میں چہرے کے خدوخال صاف دکھائی دیتے ہیں۔ اگر آپ نے اپنے خدوحال کا جائزہ لینے کے بعد اپنی خامیوں کو دور کرنے کی جدوجہد شروع کردی اور اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی ٹھان لی تو انشاء اللہ بہت جلد آپ اپنی شخصیت میں چار چاند لگانے میں کامیاب ہوجائیں گی اور آپ کی زندگی چاند اور ستاروں کی طرح دمکنے لگے گی۔

* * *

گولی فولاد اعظم

مردوں کو مرد بنانے والی گولی

فولاد اعظم ہے جہاں عیش وعشرت ہے وہاں

سرعت انزال سے بچنے کے لئے ہماری تیار کردہ گولی ''فولاد اعظم'' استعمال میں لائیں، یہ گولی وظیفۂ زوجیت سے تین گھنٹہ قبل لی جاتی ہے، اس گولی کے استعمال سے وہ تمام خوشیاں ایک مرد کی جھولی میں آگرتی ہیں جو کسی غلط کاری یا کمزوری کی وجہ سے چھین لیتا ہے۔ تجربے کے لئے تین گولیاں منگا کر دیکھئے۔ اگر ایک گولی ایک ماہ تک روزانہ استعمال کی جائے تو سرعت انزال کا مرض مستقل طور پر ختم ہوجاتا ہے، وقتی لذت اٹھانے کے لئے تین گھنٹے پہلے ایک گولی کا استعمال کیجئے اور ازدواجی زندگی کی خوشیاں دونوں ہاتھوں سے سمیٹ لیجئے، اتنی پُر اثر گولی کسی قیمت پر دستیاب نہیں ہوسکتی۔ گولی -/20 روپے۔ ایک ماہ کے مکمل کورس کی قیمت -/600 روپے ہے۔ رقم ایڈوانس آنی ضروری ہے، ورنہ آرڈر کی تعمیل نہ ہوسکے گی۔

موبائل نمبر:09756726786

فراہم کنندہ

Hashmi Roohani Markaz

Abulmali Deoband- 247554

قسط نمبر:۱۱

اللہ کے نیک بندے

از قلم: آصف خان

"جنید! تمہارا مسلک کیا ہے؟"

جواب میں آپ نے فرمایا تھا۔ "میں محدث وفقیہ ہوں اور شیخ ابوثورؒ کا شاگرد ہوں اور ان ہی کی فقہ کے مطابق فتویٰ دیتا ہوں۔ میرا مسلک قرآن وسنت سے ماخوذ ہے۔"

اس باز پرس کے بعد حضرت جنید بغدادیؒ کو چھوڑ دیا گیا مگر دوسرے صوفیاء حکومت کی نظر میں مجرم قرار پائے، پھر جب ان برگزیدہ ہستیوں کے قتل کے احکام جاری ہوئے تو حضرت جنید بغدادیؒ نے نہایت آزردہ لہجے میں فرمایا۔

"میں اسی دن کے لئے منع کرتا تھا کہ صبر وضبط سے کام لواور لوگوں سے وہ باتیں نہ کروجوان کے فہم وادراک سے بالاتر ہوں۔"

الغرض حضرت شیخ نوریؒ، شیخ شحامؒ، شیخ رقامؒ اور دوسرے مشہور صوفیاء گرفتار کر کے مقتل میں لائے گئے، جلاد برہنہ شمشیر لئے ہوئے حکومتی کارندے کے حکم کا منتظر تھا کہ یکا یک حضرت شیخ نوریؒ تیزی سے آگے بڑھے اور قتل ہونے کے لئے اپنا سر جھکا دیا، جلاد نے اپنی پوری زندگی میں کسی انسان کو موت کا اتنا مشتاق نہیں پایا تھا، وہ حیران ہو کر بولا۔

"تمہیں خبر بھی ہے کہ تم یہاں کس لئے لائے گئے ہو؟"

"خوب جانتا ہوں کہ موت میری منتظر ہے۔" حضرت شیخ نوریؒ نے بے خوفی کے لہجے میں جواب دیا۔

"تو پھر اتنی جلدی کیوں ہے؟" جلاد کی حیرت میں مزید اضافہ ہو گیا تھا۔

"میں چاہتا ہوں کہ میرے رفیقوں سے پہلے میری جان لی جائے تا کہ انہیں زندگی کے چند لمحے اور مل جائیں۔" حضرت شیخ نوریؒ نے بڑے والہانہ انداز میں جواب دیا۔

جلاد کچھ دیر تک شدید حیرت واستعجاب کے عالم میں حضرت شیخ نوریؒ کو دیکھتا رہا پھر اس نے اپنی شمشیر نیام میں کی اور مقتل سے چلا گیا۔

عباسی خلیفہ کو اس واقعے کی خبر دی گئی تو وہ بھی حیران رہ گیا، پھر اس نے نیا حکم جاری کیا کہ تمام اسیروں کو قاضی بغداد کے سامنے پیش کیا جائے تا کہ وہ ان لوگوں کے حالات وعقائد کی تفتیش کر سکے۔

پھر جب قاضی بغداد نے حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ سے فقہ کے چند مسائل دریافت کئے تو آپ نے تمام سوالات کا صحیح جواب دیا۔

قاضی بغداد نے حیران ہو کر کہا۔ "اس کا مطلب ہے کہ لوگ تم پر تہمت لگاتے ہیں۔"

حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ نے فرمایا۔ "قاضی صاحب! میری بات غور سے سنئے۔

حق تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں جو اللہ ہی کی ذات سے قائم ہیں اور جب زبان کھولتے ہیں تو صرف اسی کا ذکر کرتے ہیں۔" پھر حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ نے اس قدر موثر تقریر کی کہ قاضی بغداد کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

اس کے بعد قاضی بغداد نے خلیفہ معتضد باللہ کے نام ایک خط لکھا جس میں واضح طور پر تحریر تھا۔ "امیر المؤمنین! اگر یہ لوگ زندیق ہیں تو پھر میرے نزدیک روئے زمین پر کوئی مسلمان نہیں۔"

خلیفہ معتضد باللہ نے قاضی بغداد کا خط پڑھا اور اپنا فرمان منسوخ کر دیا، تمام صوفیاء رہا ہو کر اپنی اپنی خانقاہوں میں واپس چلے گئے، مگر حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ کو خلیفہ معتضد باللہ کی طرف سے اس قدر اندیشہ لاحق ہو گیا تھا کہ جب تک وہ ۲۸۹ھ میں انتقال نہیں کر گئے اس وقت تک آپ دار الخلافہ بغداد سے دور دور ہی رہے۔ واضح رہے کہ یہ موت کا خوف نہیں تھا، دراصل حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ دنیا کے ہنگاموں سے بچنا چاہتے تھے اس لئے بغداد چھوڑ کر چلے گئے تھے۔

ضروری ہے کہ یہاں اس مرد جانباز کے کچھ اہم واقعات بیان کئے جائیں جس نے دوستوں اور درویشوں کو زندگی کی چند سانسیں فراہم کرنے کے لئے سب سے پہلے اپنا سر پیش کر دیا تھا۔

آپ کا پورا نام ابوالحسن احمد بن محمد نوریؒ تھا، بزرگوں کا تعلق

خراسان سے تھا مگر آپ بغداد میں پیدا ہوئے تھے۔ حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ حضرت شیخ سری سقطیؒ کے مرید اور شاگرد تھے، اس رشتے سے آپ حضرت جنید بغدادیؒ کے پیر بھائی بھی تھے اور دوست بھی، بڑے بڑے مشائخ آپ کو "امیر القلوب" کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ اپنے مسلک کے اعتبار سے تصوف کو فقر پر ترجیح دیتے تھے۔ آپ کا مشہور قول ہے۔

"ایثار و قربانی کے بغیر صحبت شیخ جائز نہیں۔"

حضرت شیخ ابوالحسنؒ کو نوری کا خطاب اسلئے دیا گیا کہ آپ کے چہرۂ مبارک سے ایسا نور ظاہر ہوتا تھا جس سے پورا مکان منور ہو جاتا تھا۔ دوسری روایت ہے کہ شیخ نوریؒ جس جھونپڑی میں مشغول عبادت رہتے تھے وہ آپ کی کرامت سے سیاہ رات میں بھی روشن رہتی تھی۔ آپ کے متعلق حضرت شیخ ابواحمد مغاریؒ کا یہ قول بہت شہرت رکھتا ہے۔

"میں نے شیخ نوریؒ سے بڑھ کر جنید بغدادیؒ کو بھی عبادت گزار نہیں پایا۔"

ریاضت کے ابتدائی دور میں حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ گھر سے کھانا لے کر نکلتے اور راستے میں خیرات کر کے اپنی دوکان پر جا بیٹھتے، یہ سلسلہ بیس سال تک جاری رہا اور گھر والے یہی سمجھتے رہے کہ آپ نے کھانا کھالیا ہوگا، حضرت شیخ نوریؒ فرمایا کرتے تھے۔

"میرے لئے برسوں کے مجاہدات، ریاضتیں اور خلوتیں سب بے سود ثابت ہوئے اور جب میں نے انبیائے کرام علیہم السلام کے قول کے مطابق یہ غور کرنا شروع کیا کہ شاید میری عبادت میں ریا کا عنصر شامل ہو گیا ہو تو پتہ چلا کہ میرے نفس نے قلب سے ساز باز کر رکھی ہے، پھر جب میں نے اپنے نفس کی مخالفت شروع کی تو مجھ پر اسرار و باطنی کا انکشاف ہونے لگا، آخر ایک دن میں نے اپنے نفس سے سوال کیا۔ "اب تیری کیا کیفیت ہے؟" نفس نے مجھے جواب دیا۔ "میری کوئی مراد پوری نہ ہو سکی۔" اس کے بعد میں دریائے دجلہ پہنچا اور پانی میں کانٹا ڈال کر باری تعالیٰ سے عرض کرنے لگا۔ "جب تک مچھلی نہیں پھنسے گی اس وقت تک میں اسی طرح کھڑا رہوں گا، پھر جیسے ہی میری زبان سے یہ الفاظ ادا ہوئے مچھلی پھنس گئی۔"

ایک دن حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ نے حضرت جنید بغدادیؒ سے اس واقعے کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا۔ "ابوالحسن! اگر تم مچھلی کے بجائے سانپ کا شکار کرتے تو یقیناً کرامت ہوتی، ابھی تم درمیانی منزل میں ہو اس لئے تمہارے واقعے کو کرامت سے نہیں بلکہ فریب سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔

حضرت جنید بغدادیؒ کا جواب سن کر شیخ نوریؒ نے فرمایا۔ "ابوالقاسم! تم سچ کہتے ہو۔" یہ آپ کے صبر و تحمل اور بلند حوصلگی کی دلیل تھی۔

ایک دن حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ حضرت جنید بغدادیؒ کی مجلس میں بیٹھے تھے، آپ نے اپنے دوست کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ "ابوالقاسم! تیس سال سے میں اس عجیب الجھن میں مبتلا ہوں کہ جب اللہ تعالیٰ ظاہر ہوتا ہے کہ میں گم ہو جاتا ہوں اور جب میں ظاہر ہوتا ہوں تو اس کی ذات پاک مجھ سے پوشیدہ ہو جاتی ہے۔"

شیخ نوریؒ کی اس کشمکش کا ذکر سن کر حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ "آپ اسی حالت پر قائم رہیں کہ ظاہر و باطن میں صرف وہی نظر آتا ہے اور آپ گم رہیں۔"

ایک دن کچھ لوگوں نے حضرت جنید بغدادیؒ کو بتایا کہ شیخ نوریؒ تین دن سے پتھر پر بیٹھے بہ آواز بلند "اللہ اللہ" کر رہے ہیں اور کھانا پینا ترک کر دیا ہے مگر نماز اپنے صحیح وقت پر ادا کرتے ہیں۔

یہ واقعہ سن کر حضرت جنید بغدادیؒ کے کچھ مریدوں نے عرض کیا۔ "شیخ یہ تو فنا کی دلیل نہیں بلکہ ہوش کی علامت ہے۔"

حضرت جنید بغدادیؒ نے اپنے مریدوں کے خیال کی تردید کرتے ہوئے فرمایا۔ "یہ بات نہیں، دراصل شیخ نوریؒ پر وجد کی کیفیت طاری ہے اور صاحب وجد حق تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے، اسی لئے وہ صحیح وقت پر نماز ادا کرتے ہیں۔"

اس کے بعد حضرت جنید بغدادیؒ اس جگہ تشریف لے گئے اور حضرت ابوالحسن نوریؒ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ "شیخ! اگر اللہ کو رضا پسند ہے تو پھر آپ شور و غوغا کیوں کرتے ہیں؟"

حضرت جنید بغدادیؒ کا ارشاد گرامی سن کر شیخ نوریؒ خاموش ہو گئے، پھر مختصر سے وقفۂ سکوت کے بعد فرمایا۔ "جنید! تم میرے بہترین استاد ہو۔"

ایک بار حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ غسل کر رہے تھے کہ کوئی شخص آیا اور آپ کے کپڑے چرا کر لے گیا، پھر جب حضرت شیخ نوریؒ غسل سے فارغ ہوئے اور لباس کو موجود نہ پایا تو بہت پریشان ہوئے، بار بار فرماتے تھے۔ "میرے بھائی! تم اتنے ضرورت مند تھے تو مجھ سے کہا ہوتا، کپڑے لے گئے اور یہ بھی نہ سوچا کہ صاحب لباس اس حالت میں حمام سے باہر کیسے نکلے گا؟" حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ غائبانہ طور پر چور کو مخاطب کرکے یہ باتیں کہہ رہے تھے۔

چور حضرت شیخ نوریؒ کا پیرہن لے کر تھوڑی ہی دور گیا ہوگا کہ اسے اپنے دونوں ہاتھ ناکارہ محسوس ہوئے جیسے وہ فالج کا شکار ہوگئے ہوں، چور خوف زدہ ہوگیا اور فوری طور پر سمجھ گیا کہ یہ کپڑے چرانے کی سزا ہے، نتیجتاً وہ بدحواسی کے عالم میں واپس لوٹا اور حمام پہنچ کر حضرت شیخ نوریؒ کا پیرہن واپس کردیا، کپڑے پہن کر آپ حمام سے باہر تشریف لائے، لباس چور مفلوج ہاتھوں کے ساتھ سر جھکائے کھڑا تھا، حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ نے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس نے میرے کپڑے واپس کردیئے، تو بھی اس کے ہاتھوں کی توانائی لوٹا دے۔"

جیسے ہی حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوئے، چور کے ہاتھوں کی سلب شدہ طاقت واپس آگئی۔

☆☆☆

ایک بار آپ پر جذب کی سی کیفیت طاری تھی، سامنے آگ سے بھری ہوئی انگیٹھی رکھی تھی۔ حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ نے ایک دہکتا ہوا انگارہ اٹھا کر اسے ہاتھ سے مسل ڈالا، کوئلہ تو بجھ گیا مگر آپ کا ہاتھ کالا ہوگیا، اسی دوران خادمہ کھانا لے کر آگئی۔ حضرت شیخ نوریؒ نے ہاتھ دھوئے بغیر کھانا شروع کردیا، آپ کے اس طریقے کو دیکھ کر ملازمہ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ یہ انتہائی بدتمیزی کی علامت ہے، حضرت شیخ نوریؒ اپنی خادمہ کی اس سوچ سے بے خبر خاموشی کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے۔

ابھی تھوڑی دیر گزری تھی کہ چند سپاہی داخل ہوئے اور حضرت شیخ نوریؒ کی خادمہ کو پکڑ لیا۔

خادمہ نے حیران ہوکر پوچھا۔ "میرا قصور کیا ہے؟"

"تو نے فلاں رئیس کے گھر سے قیمتی لباس چوری کیا ہے۔" سپاہیوں نے جواب دیا اور خادمہ کو مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا۔

حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ نے یہ منظر دیکھا تو سپاہیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ "اس خاتون کو چھوڑ دو، تمہاری کھوئی ہوئی چیز مل جائے گی۔"

ابھی سپاہی حضرت شیخ نوریؒ کی باتوں پر حیران ہو رہے تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے ایک قیمتی لباس سپاہیوں کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ "تمہاری مطلوبہ چیز میرے پاس ہے، یہ لباس میں نے چرایا تھا۔"

سپاہیوں نے خادمہ کو چھوڑ دیا اور اس شخص کو کوتوالی لے کر چلے گئے۔

حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ خادمہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"آج میری بدتمیزی ہی تیرے کام آگئی۔"

خادمہ حضرت شیخ نوریؒ کی اس قوت کشف پر حیران رہ گئی اور رو رو کر معافی مانگنے لگی۔

☆☆☆

ایک بار بغداد کے کسی محلے میں خوف ناک آگ لگی، جس سے کئی افراد جل کر مر گئے، کسی رئیس کے دو غلام بھی اسی آگ کے شعلوں میں گھر گئے تھے، اس نے اعلان کیا کہ جو شخص میرے غلاموں کو آگ سے نکال کر لائے گا اسے ایک ہزار دینار انعام میں دیئے جائیں گے، اتفاقاً حضرت شیخ نوریؒ بھی ادھر سے گزر رہے تھے، آپ نے یہ اعلان سنا تو رئیس بغداد سے فرمایا۔

"کیا واقعتاً تم اس شخص کو اتنا گرانقدر انعام دوگے جو تمہارے غلاموں کو بچائے گا؟"

"کسی کو میری بات پر شک نہیں ہونا چاہئے۔" رئیس بغداد نے پرزور لہجے میں کہا۔ "میں اپنے غلاموں کی زندگی کے عوض اسی وقت یہ رقم دینے کو تیار ہوں۔"

حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ نے آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں کی طرف دیکھا اور بسم اللہ پڑھتے ہوئے داخل ہوگئے، پھر تھوڑی دیر بعد انسانی ہجوم نے یہ ناقابل یقین منظر دیکھا کہ حضرت شیخ نوریؒ دونوں غلاموں کو لئے ہوئے آگ سے اس طرح باہر آگئے کہ آپ کا جسم مبارک

بھی بھڑکتے ہوئے شعلوں کے اثرات سے محفوظ رہا اور دونوں غلاموں کو بھی کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

رئیس بغداد نے حسب وعدہ ایک ہزار دینار آپ کی خدمت میں پیش کئے۔ حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ نے دولت کے اس ڈھیر کو دیکھتے ہوئے فرمایا۔ "یہ تم اپنے پاس ہی رکھ لو کیوں کہ تمہیں اس کی زیادہ ضرورت ہے۔ میں دولت کی حرص سے آزاد ہوں اور میں نے دنیا کو آخرت سے تبدیل کرلیا ہے، اسی لئے حق تعالیٰ نے مجھے یہ مرتبہ عطا فرمایا ہے کہ آگ کے شعلے میرے جسم کو کوئی گزند نہ پہنچا سکے۔"

☆☆☆

ایک دن حضرت شیخ نوریؒ کسی مقام سے گزر رہے تھے، آپ نے دیکھا کہ ایک شخص راستے میں بیٹھا رو رہا ہے اور اس کے قریب ہی ایک گدھا پڑا ہے، حضرت شیخ نوریؒ نے قریب پہنچ کر اس شخص سے پوچھا۔ "تجھے ایسی کونسی تکلیف پہنچی ہے جو سر عام لوگوں کے سامنے بیٹھا رو رہا ہے؟"

"میں ایک مسافر ہوں اور میرا گدھا مر گیا ہے۔" اس شخص نے مردہ جانور کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "میں اس خیال سے رو رہا ہوں کہ اب اپنا اسباب وسامان کس پر لادوں گا اور یہ طویل راستہ کس طرح طے کروں گا؟"

"یہ تو نظام دنیا ہے۔" حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ نے فرمایا۔ "ایک چیز کھو جاتی ہے تو دوسری چیز خرید لی جاتی ہے۔"

"اپنی اسی مجبوری کا تو ماتم کر رہا ہوں۔" اس شخص نے کہا۔ "میں اس قابل نہیں ہوں کہ دوسرا گدھا خرید سکوں۔"

یہ سن کر حضرت شیخ نوریؒ کو اس شخص پر ترس آیا، پھر آپ نے انتہائی جذب وکیف کے عالم میں فرمایا۔ "مگر وہ تو اس قابل ہے کہ جس طرح چاہے تجھے تیرا گدھا لوٹا دے۔" یہ کہہ کر آپ نے گدھے کے ایک ٹھوکر ماری اور کہا۔ "اب اٹھ جا، یہ سونے کا وقت نہیں ہے۔"

ابھی فضا میں حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ کے الفاظ کی گونج باقی تھی کہ گدھا اٹھ کر کھڑا ہو گیا، مسافر نے آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہا تو نہایت پرسوز لہجے میں فرمایا۔ "پاک ہے وہ ذات جو عجیب عجیب انداز سے اپنے بندوں کی دستگیری کرتی ہے۔"

طلسماتی صابن

ھاشمی روحانی مرکز، دیوبندکی حیرتناک پیش کش

ردّ سحر، ردّ آسیب، ردّ نشہ، ردّ بندش وکاروبار اور ردّ امراض اور دیگر جسمانی اور روحانی بیماریوں کے لئے ایک روحانی فارمولہ۔

یہ صابن ایک دوا بھی ھے اور ایک دعا بھی

پہلی ہی بار اس صابن سے نہانے پر افادیت محسوس ہوتی ہے، دل کو سکون اور روح کو قرار آ جاتا ہے۔ تردّد اور تذبذب سے بے نیاز ہو کر ایک بار تجربہ کیجئے، انشاء اللہ آپ ہمارے دعوے کی تصدیق کرنے پر مجبور ہوں گے اور آپ بھی اپنے یار دوستوں سے اس صابن کی تعریفیں کرنے لگیں گے اور طلسماتی صابن کو اپنے حلقۂ احباب میں تحفتاً دینا آپ کا مشغلہ بن جائے گا۔

ہدیہ صرف -/30 روپئے

حیدرآباد میں ھمارے ڈسٹی بیوٹر

جناب اکرم منصوری صاحب

رابطہ: 09396333123

ھمارا پتہ

ھاشمی روحانی مرکز

محلہ ابوالمعالی، دیوبند پن 247554

اعلانِ عام

ملک بھر میں ماہنامہ طلسماتی دنیا کے ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ شائقین درج ذیل فون نمبر پر رابطہ قائم کریں اور ایجنسی لے کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ واضح رہے کہ یہ رسالہ دعوت وتبلیغ کا مؤثر ذریعہ ہے اور یہ رسالہ بندوں کو خدا سے ملانے میں اہم رول ادا کرتا ہے۔

موبائل نمبر: 09756726786

خوشگوار طرزِ زندگی کے لئے اپنی مصروفیات کا جائزہ لینا ضروری ہے

ثناء غوری

ہم زندگی کے جھمیلوں میں بہت سے مسائل کا تنہا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ضروری نہیں کہ صرف بڑے مسائل سامنے آنے کی صورت میں اپنے قریبی لوگوں کی مدد لی جائے۔روزمرہ کے بھی بہت سے ایسے کام ہیں جو ہم دوسروں کے لئے اور دوسرے ہمارے لئے انجام دے سکتے ہیں۔اسی کا نام باہمی انحصار ہے۔اس لئے اپنی مصروفیات کم کرنے کے لئے ایسے کام تلاش کریں جو آپ کے قریبی لوگ آپ کے لئے کرسکتے ہیں

ایک بیٹی، بیوی اور ماں کی حیثیت سے عورت زندگی کے ہر موڑ پر اپنی ذمہ داریاں نبھانے کے لئے کئی قربانیاں دیتی ہے۔ بدلتے معاشی منظرنامے میں جب عورت نے گھر بار کی دیکھ ریکھ کے ساتھ گھر کی کفالت میں بھی اپنا کردار ادا کرنا شروع کیا تو اس کی ذمہ داریاں دوچند ہوگئیں۔ملازمت کرنے والی خواتین گھر کے اندر اور باہر یکساں طور پر محنت کرتی ہیں اور اس اضافی ذمہ داریوں کے باوجود گھریلو کام کاج میں انہیں کوئی رعایت نہیں ملتی۔دن بھر کی مصروفیات گھر کا رخ کرنے والی عورت کا کام ختم نہیں ہوتا بلکہ اسے گھر پہنچ کر بہت سے امور نمٹانے ہوتے ہیں۔اسی تگ ودو میں روز شب گزرتے ہیں۔

عام طور پر ملازمت پیشہ خواتین، خصوصاً مائیں اپنی روزمرہ مصروفیت کے باعث نیند پوری نہیں کرپاتیں۔ بچے چھوٹے ہوں یا بڑے ایک ملازمت پیشہ ماں ان کی دیکھ بھال اور مختلف ضرورتوں کا خیال رکھتے رکھتے دن بھر میں اپنے لئے آرام کا وقت نہیں نکال پاتی۔

مختلف طبی تحقیقات کے مطابق کم خوابی یا بے خوابی سے ذہنی تناؤ، امراض قلب اور ذہنی دباؤ سے جنم لینے والے دیگر امراض کے خدشات بڑھ جاتے ہیں۔اس لئے صحت مند زندگی اور اپنی ذمہ داریاں خوش اسلوبی سے نبھانے کے لئے پرسکون نیند انتہائی ضروری ہے۔اس کے لئے کچھ اہم باتوں پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

سب سے پہلے تو اپنے معمولات کا بغور جائزہ لیں۔اس جائزہ سے آپ کے لئے آسان ہوجائے گا کہ آپ کے معمولات میں بہت سے ایسے کام بھی شامل ہیں جو غیر اہم ہونے کے باوجود آپ کے لئے بوجھ ثابت ہورہے ہیں۔ہم کئی مرتبہ غیر ضروری چیزوں یا کام کو اپنے لئے اہم سمجھ رہے ہوتے ہیں۔لیکن اگر تھوڑا بہت غور وفکر کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے انہیں اہمیت دینا مسائل میں اضافہ ہی کرتا ہے۔

ہم زندگی کے جھمیلوں میں بہت سے مسائل کا تنہا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ضروری نہیں کہ صرف بڑے مسائل سامنے آنے کی صورت میں اپنے قریبی لوگوں کی مدد کی جائے۔روزمرہ کے بھی بہت سے ایسے کام ہیں جو ہم دوسروں کے لئے اور دوسرے ہمارے لئے انجام دے سکتے ہیں۔اسی کا نام باہمی انحصار ہے۔اس لئے اپنی مصروفیات کم کرنے کے لئے ایسے کام تلاش کریں جو آپ کے قریبی لوگ آپ کے لئے کرسکتے ہیں۔ مثلاً آپ کے پاس گھر کی ضروری

خریداری کے لئے وقت نہیں یا تھکاوٹ بہت زیادہ ہے تو اس کا حل یہ ہوسکتا ہے کہ اگر آپ کی کوئی سہیلی یا رشتہ دار بازار جارہی ہے تو آپ اس سے سودا سلف منگوا سکتی ہیں۔

اس وقت کو آپ آرام میں صرف کرسکتی ہیں اور اگلی مرتبہ جب آپ خریداری کے لئے جائیں تو اس کی مدد کے لئے اپنی خدمات پیش کردیجئے۔ اگر بچے اپنے نانانانی یا دادادادی کے ساتھ چھٹی والا دن خوشی خوشی گزار لیتے ہیں تو انہیں مہینے میں ایک آدھ بار چھٹی کے دنوں میں وہاں بھیج کر بھی آپ آرام کے لئے بہت سا وقت نکال سکتی ہیں۔ ماؤں کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کو پابندیٔ وقت کی عادت ڈالیں۔ اگر بچے ہوم ورک اور کھانے پینے وغیرہ سے فارغ ہوگئے ہیں تو انہیں فوری طور پر سونے کا عادی بنائیں۔ اسے آپ بھی وقت پر سوکر خوشگوار انداز میں صبح کا آغاز کرسکیں گی۔ رات دیر تک ٹی وی دیکھنے، دوستوں سے ملاقات میں بے ترتیبی کا باعث بنتے ہیں۔ اس لئے ان سے خود بھی دور رہیں اور بچوں کو بھی اس کی عادت ڈالیں۔

دن بھر کی تھکاوٹ کو دور کرنے کے لئے آپ خواب گاہ کا رخ کرتی ہیں۔ اس لئے خواب گاہ زیادہ سے زیادہ پرسکون ہونی چاہئے۔ اگر آپ اپنی مصروفیات کا جائزہ لیں تو بآسانی اس بات کی نشاندہی کرسکتی ہیں کہ دن بھر میں بہت سے ایسے کام ہیں جنہیں ضروری سمجھ کر پریشان ہوتی ہیں جب کہ انہیں مؤخر کرنے سے ہمارے معمولات پر کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔ آپ ساری ذمے داریاں اور کام ایک دن میں انجام نہیں دے سکتیں۔ اس لئے ''ناں'' کہنے کی ہمت پیدا کریں۔ کوئی بھی ایسا کام جو فوری طور پر ضروری نہیں اس پر وقت اور توانائی صرف نہ کریں۔ عام طور پر خواتین خریداری یا عزیز رشتہ داروں سے ملاقات کو بھی اپنی مصروفیات کا لازمی حصہ تصور کرتی ہیں، جبکہ ان کاموں کے لئے الگ سے وقت نکالا جاسکتا ہے۔ ایسے کام چھٹی کے دن یا فارغ اوقات کے لئے اٹھا رکھیں۔ اپنے کاموں میں ترتیب پیدا کرنے کے لئے دن بھر کی مصروفیات ختم کرنے کا ایک وقت مقرر کرلیں۔ خود کو اس بات کا پابند کرلیں کہ اس وقت کے بعد آپ کوئی کام نہیں کریں گی۔ اس طرح آپ بآسانی اپنی ترجیحات طے کرپائیں گی۔

اپنی دن بھر کی مصروفیات کا جائزہ لیں اور اہم ترین امور کی نشاندہی کرکے انہیں ترجیحی طور پر مکمل کریں۔ یہ سوچ بچار کرتے ہوئے گھر اور ملازمت کے متعلق ایسی سرگرمیاں آپ کے سامنے آئیں گی جو آپ کے آرام کا وقت کم کرنے کا باعث بن رہی ہیں۔ اچھی کارکردگی کا انحصار محض انفرادی کوشش پر نہیں ہوتا۔ تقسیم کا ایک ہنر ہے۔ یہ ہنر جاننے والے اپنے اور دوسروں کے لئے بہت سی آسانیاں پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ آپ بھی ملازمت اور گھر کے کاموں کی بہتر انداز میں تقسیم کرکے بے جا مصروفیت سے بچ سکتی ہیں۔

مثلاً گھر میں تمام افراد کو اس بات کا پابند کردیا جائے کہ ہر کوئی اپنے کھانے کے برتن خود دھوئیگا یا دھلے ہوئے کپڑے خود الماری میں رکھے گا۔ ان چھوٹے چھوٹے کاموں سے خاتون خانہ کی گھریلو ذمے داریوں میں قابل قدر کم ہوسکتی ہے۔ ساتھ ہی بچوں کو اگر ابتدا ہی سے اپنے کام خود کرنے کی عادت پڑے گی تو ان میں خوداعتمادی بھی پیدا ہوگی۔

ملازمت پیشہ خواتین ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر توجہ دے کر بآسانی وقت کی بچت کرسکتی ہیں اور میسر آنے والے وقت میں آرام کرکے خود کو ان ذمے داریوں کی ادائیگی کے لئے بھرپور توانائی کے ساتھ تیار کرسکتی ہیں۔ اہل خانہ کے آرام اور خوشی کے لئے ہمہ وقت کوشاں رہنا ایک قابل ستائش جذبہ ہے لیکن اس جذبے کو حقیقی روپ دینے کے لئے ایک عورت کو جس مستعدی اور توانائی کی ضرورت ہے، اس کے لئے آرام اتنا ہی ضروری ہے۔

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے

(۱) اور جو معصیت شہوت کی وجہ سے ہو اس کی تو معافی کی امید ہوتی ہے، (کہ اس سے توبہ کی توفیق ہوجاتی ہے۔)

(۲) اور جو معصیت کبر کی وجہ سے ہو اس کی معافی کی امید نہیں ہوتی (کہ اس سے توبہ کی توفیق ہوجاتی ہے۔)

اور حضرت آدم علیہ السلام کی لغزش کی اصل شہوت (خواہش نفس تھی) ان کو توبہ کی توفیق ہوگئی۔

سیاسی پارٹیوں کا مستقبل

بی جے پی کی فتح یاترا نے دیگر سیاسی پارٹیوں کے مستقبل پر سوالیہ نشان لگا دیا ہے

اس حقیقت کو تسلیم کرنا ہوگا کہ بی جے پی آج کی تاریخ میں ملک میں اکیلی سیاسی پارٹی بن چکی ہے جس کے سامنے دور دور تک کوئی دوسری سیاسی پارٹی نظر نہیں آتی۔ خوش فہمیوں کے ساتھ ساتھ کمزور حکمت عملی نے نہ صرف ان سیاسی پارٹیوں کو حاشیہ پر ڈال دیا ہے بلکہ تاش کے پتوں کی طرح بکھرتی ہوئی ان پارٹیوں کے سیاسی وجود کے آگے بھی خطرہ منڈلا رہا ہے۔ اتر پردیش میں شکست کے بعد بیمار کانگریس کا بھروسہ بیمار سونیا گاندھی سے بھی اٹھ چکا ہے۔ راہل گاندھی لمبی گہری نیند میں چلے گئے ہیں۔ کبھی کبھی انکا کوئی کمزور بیان آجاتا ہے، جس سے سیاسی سطح پر ان کے زندہ ہونے کا ثبوت مل جاتا ہے۔ کانگریس اب بھی کمزور لیڈر شپ کے سہارے اگر اقتدا میں آنے کا خواب دیکھ رہی ہے تو یہ اس کی بھول کہی جائے گی۔ ملک میں اس وقت صرف بی جے پی اور آر ایس ایس کی گونج ہے اور اس کے آگے ہر آواز کمزور اور سہمی ہوئی ہے۔ ابھی حال میں دہلی ہائی کوٹ کے سابق چیف جسٹس اور سچر کمیٹی کے سربراہ راجندر سچر نے یہ خدشہ ظاہر کیا ہے کہ آر ایس ایس ۲۰۱۹ء میں ہندوستان کو ہندو راشٹر بنا نے کا اعلان کر دے گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ یوگی کو وزیر اعلیٰ بنایا جانا آر ایس ایس کی سوچی سمجھی منصوبہ بندی کا ایک حصہ ہے۔ مودی صرف ایک چہرہ ہے یہ خدشات اپنی جگہ صحیح ہو سکتے ہیں لیکن اس میں دو باتیں وضاحت طلب ہیں۔ آج کی تاریخ میں علامتی طور پر ہندوستان ہندو راشٹر بن چکا ہے۔ ہاں سچر صاحب کی اس بات سے مجھے اختلاف ہے کہ مودی صرف ایک چہرہ ہے۔ مودی کو الگ کریں تو آر ایس ایس کا کوئی سیاسی وجود نہیں ہے۔ ۱۹۲۵ء سے مشن چلانے والی آر ایس ایس کو ہندو اکثریت کے ساتھ دلانے میں اکیلا سب سے بڑا کردار مودی کا رہا ہے۔ آج مودی کا نام ہی آر ایس ایس کی شناخت بن چکا ہے، اور اس شناخت سے مودی نکال دیں تو آر ایس ایس کا وجود ایک بار پھر کمزور پڑ جائے گا۔ مودی ہندؤں کی ایسی طاقت کے تو پر ابھرے ہیں کہ لوگ ان کی پوجا کرنے لگے ہیں۔ آج مودی نے پورے ملک کو اپنی مٹھی میں کر رکھا ہے۔ اور مودی پر سیاسی حملہ کرنے والوں کی جرأت بھی کمزور پڑ چکی ہے۔

ایک عام سا سوال صحافی اور سیاسی تجزیہ نگاروں کے ذہن میں پیدا ہوتا ہے کہ اگر دیگر سیاسی پارٹیاں متحد ہو جائیں تو کیا بی جے پی کو شکست دی جا سکتی ہے۔ ہمارے تجزیہ نگار ابھی بھی اعداد و شمار پر یقین رکھتے ہیں جبکہ ہندوستانی سیاست اب طاقت کی سیاست کا حصہ بن چکی ہے۔ اور اس طاقت کی سیاست میں الکٹرانک ووٹنگ مشین تک مودی کا جادو بولتا ہے۔ مودی اس حقیقت سے واقف ہیں کہ مینڈک کی طرح ٹرٹرانے والی سیاسی پارٹیوں اگر میڈیا کا ساتھ نہیں ملے گا تو ان کی باتوں کو سننے والا کون ہوگا؟ اپوزیشن حکومت پر حملہ کرتی ہے تو میڈیا ہاؤس، اپوزیشن کو ٹرائل میں لے آتی ہے۔ وہاں معمولی نیوز، اینکر بھی سیاسی پارٹیوں کے لیڈران کو نشانہ بناتا ہے اور ان کی ہنسی اڑاتا ہے۔ حکومت میں اپنا دبدبہ بڑھانے کے لئے ایسے اینکر دیگر سیاسی پارٹیوں کے لیڈر کو ڈانٹتے پھٹکارتے بھی نظر آتے ہیں۔ اس وقت ملک کا ماحول یہی ہے کہ اگر سیاسی پارٹیاں

مودی کے خلاف ماحول بنانا بھی چاہیں تو یہ مشن ناممکن ہے۔ کیا یہ سیاسی پارٹیاں مودی کے خلاف متحد ہوں گی؟ اس کا جواب آسانی سے نہیں دیا جا سکتا۔ اگر یہ پارٹیاں متحد ہوتی ہیں تو اگلے وزیر اعظم کے طور پر کس کے نام کو آگے کریں گے؟ نتیش، مایاوتی، ملائم سنگھ، رہل گاندھی کیا کسی ایک نام پر متحد ہو سکتے ہیں؟ میرے خیال سے نہیں۔ یہ مشکل کام ہے۔ لیکن اگر ان سیاسی پارٹیوں کو شدت سے اس بات کا احساس ہو جائے کہ ان پارٹیوں کا سیاسی وجود بکھر جائے گا تو یہ ایک بار اس فیصلے پر غور ضرور کر سکتے ہیں۔ اتر پردیش میں بی جے پی کی زبردست فتح کے بعد کا سیاسی منظر بے چین کرنے والا ہے۔ کانگریس، بی ایس پی، ایس پی میں بغاوت کا سلسلہ جاری ہے۔ بڑے بڑے نام اور چہرے سیاسی شناخت قائم رکھنے کے لئے اب بی جے پی میں شامل ہو رہے ہیں۔ یہ خطرہ تمام پارٹیوں کے سامنے ہے۔ المیہ یہ ہے کہ جو کام مشکل لگ رہا ہے، حل وہی ہے۔ اتحاد کے بغیر آج کی تاریخ میں ان سیاسی پارٹیوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

عوام نے مودی کی طاقت کو آزمالیا ہے۔ یہ مودی کی طاقت ہے کجریوال کے سیاسی تیور کو میڈیا کے سہارے اس قدر کمزور کر دیا کہ کجریوال بھی گوا اور پنجاب میں شکست کے بعد اپنی سیاسی زمین کو کمزور محسوس کر رہے ہیں۔ وقت کے ساتھ کجریوال کا سیاسی جلوہ دم توڑ چکا ہے۔ سیاسی پارٹیوں کو چاہئے کہ ابھی کچھ دن خاموشی سے مودی کی قیادت کے تین برسوں کا تجزیہ کریں۔ جہاں سیاسی پارٹیاں جیت کی مہر لگا رہی ہوتی ہیں، مودی اپنی سیاسی حکمت عملی سے وہاں اپنی جیت کی مہر لگا دیتے ہیں۔ یہ ان کی طاقت، محنت اور سیاسی کرشمہ ہے کہ منی پور اور گوا پر بھی قبضہ کر لیا۔ اتر پردیش کی حکمت عملی پر تجزیہ نگاروں میں اختلاف تھا مگر شاندار جیت کی لہر میں مودی کا کرشمہ بھی شامل تھا۔ مودی کی اصل طاقت یہ ہے کہ مودی جیت کے لئے اپنا پسینہ بہاتے ہیں اور کسی گوشہ یا کسی پہلو کو بھی نظر انداز نہیں کرتے۔ مودی کی اصل طاقت یہ ہے کہ وہ اپنے بیانات سے سیاسی پارٹیوں میں اشتعال پیدا کر دیتے ہیں اور سیاسی پارٹیاں اصل ایشو کو چھوڑ کر مودی کے بیانات کے پیچھے بھاگنے میں وقت ضائع کر دیتی ہیں۔ اسی طرح یہ بات بھی واضح ہو چکی ہے کہ آر ایس ایس کے مشن کو صرف مودی نے سمجھا تھا کہ اگر ہندو اکثریت پر قبضہ ہو جائے تو ہندو راشٹر کا راستہ صاف ہو جائے گا۔ کیا ہماری کمزور سیاسی پارٹیاں مودی کے اس مشن کو روک پائیں گی؟ پانچ فیصد سیکولر اور جمہوری کردار والے ہندوؤں کو نظر انداز کیا جائے تو آج ہندو اکثریت مکمل طور پر مودی کے ساتھ نظر آتی ہے۔

جیسا کہ سچر صاحب نے اندیشہ ظاہر کیا ہے کہ آر ایس ایس ۲۰۱۹ء میں لوک سبھا انتخابات سے قبل ہندو راشٹر کا باضابطہ اعلان کر دے گی۔ اگر یہ اعلان ہوتا ہے تو ملک کی اکثریت مودی کے ساتھ نظر آئے گی۔ اس اکثریت کے سامنے پاکستان کا بھی چہرہ ہوگا جہاں اسلام اور دہشت گردی کے نام پر ایک ملک خون کے سو سو آنسو رو رہا ہے۔ اسلام کی غلط تصویر کشی کے ذمہ دار بھی مسلمان رہے ہیں۔ اس لئے یہ اسلامی ممالک آج اپنی شناخت کی جنگ سے دوچار ہیں۔ یہ خوفناک صورت حال ہے کہ اس وقت عالمی سطح پر مسلمان نشانے پر ہیں۔ یہ بھی تلخ حقیقت ہے کہ عالمی سطح پر ہونے والے واقعات کا اثر ہمارے ملک پر بھی ہوتا ہے۔ پاکستان میں ابھی بھی مذہب کے نام پر دہشت گردی کا سلسلہ جاری ہے۔ ان واقعات کا نفسیاتی اثر ہندوستان میں غیر مسلمانوں پر ہونا لازمی تھا۔ اس لئے مسلم مخالف کا کھیل اب آہستہ آہستہ آر ایس ایس اور بھاجپا کی مضبوطی بنتا جا رہا ہے۔ ہندو اکثریت، ہندو راشٹر کے زیر سایہ خود کو محفوظ اور اقتدار کی طاقت سے قریب محسوس کرے گی۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو یہ بھیانک ہوگا اور مذہبی اقلیتوں کا استحصال بڑے پیمانے پر شروع ہو جائے گا۔ سیاسی پارٹیوں کو اپنے مستقبل کی فکر کرنی ہے تو اتحاد ہی واحد راستہ ہے۔ یہ آخری امید ٹوٹ گئی تو مذہبی اقلیتوں کے ساتھ ساتھ سیاسی پارٹیوں کی مشکلیں بڑھ جائیں گی۔

بوستان طلسمات

تسخیر حاضرات وروحانیات کے طلسماتی عملیات

حاضرات کی تسخیر کے پہلے طریقہ کے عملیات میں کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں ہے ہر شخص جو حاضرات کرے اپنی ذوق طبع کے مطابق کامیاب ہوسکتا ہے۔

عمل اول : تسخیر حاضرات وروحانیات کے طلسماتی آئینہ کی مدد سے عامل ہر قسم کے سوالات کا قبل از وقت مکمل اور درست جواب حاصل کرسکتا ہے۔ عمل کے لئے کسی صاف وشفاف شیشہ پر خوشبو اور عطر لگا کر ذیل کی عبارت کو سات مرتبہ تلاوت کر کے آئینہ پر دم کریں۔ طلسماتی آئینہ عمل یہ ہے۔

بسم اللہ لما مطمثار حم برحمتہ العالی انوخ الوھاخ طیبوابھا سلفو خادا اللھم یسر وسھل ولنا اتعسر والھم لنا بروح القدس یا کن لد لالہ الھا ھو ولا معبود سواہ شکوت علی ذلک النوت بحق حقک لعظام وبحرستہ اسمائک الکر امالرحمن علم القرآن۔

عمل کے لئے دس بارہ سال کے خوبصورت لڑکے یا لڑکی کو کسی صاف اور عمدہ مقام پر بٹھادیں۔ اور آئینہ کو اس کے سامنے کرکے بچے کو آئینہ دکھنے کا حکم دیں۔ چند لمحے بعد بچے کو آئینہ میں ایک میدان سا نظر آنے لگتا ہے۔ جب میدان نظر آئے تو بچے سے کہیں کہ خاکروب کو بلائے ۔ ایسا کہنے پر بچے کو معلوم ہوگا کہ خاکروب میدان صاف کررہا ہے۔ اس کے بعد بچے کو میدان میں فرش بچھتا نظر آئے گا۔ جب فرش پر تخت آراستہ کردیا جائے تو بچے کو کہیں کہ بادشاہ جنات کو حاضر ہونے کا حکم دے۔

بچے کے حکم کرنے پر ایک بزرگ اور روحانی شخص کی روح حاضر ہوگی۔ اس وقت ضروری ہے کہ بچہ اس بزرگ کو نہایت سلیقہ سے سلام وآداب پیش کرے اور جو سوال دریافت کرنا ہو بچے کے ذریعہ اس حاضر شدہ بزرگ سے دریافت کریں۔

عمل دوم : ذیل کے طلسماتی عمل کو چند ایک بار تلاوت کر کے ایک آئینہ پر دم کریں اور کسی نابالغ عمر کے بچے کو آئینہ میں دیکھنے کے لئے کہیں آئینہ میں حاضرات کھل جائے گی، ان سے جو چاہیں دریافت کرلیں۔ حاضرات آپ کے ہر قسم سوالات کے تسلی بخش جواب دیں گے۔ عبادت عمل یوں ہے:

بسم اللہ عاما طہ سالنا علیکم بسم اللہ عاسفتہ ماسعتد اللہ بسم اللہ ھو خالق السماء ونزل من القرآن بسم اللہ من ورائھم محیط بل ھو قرآن مجید فی اللوح محفوظ یا رفیق بسم اللہ حضارا مجید۔

عمل سوم : دس بارہ سال تک کی عمر کے کسی صاف ستھرے لڑکے یا لڑکی کے دائیں ناخن پر سیاہی لگائیں اور خشک ہونے تیل لگا کر ذیل کے عمل کو تلاوت کر کے بچے پر پھونکیں اور ناخن میں دیکھنے کا حکم دیں۔ ناخن میں حاضرات کا نزول ہوگا جن سے آپ گمشدہ انسان، چوری، تشخیص مرض اور اس کے علاوہ جو بھی سوالات دریافت کرنے ہوں بچے کے ذریعہ حاضرات سے پوچھ سکتے ہیں جن کے بالکل درست اور مکمل جواب معلوم ہوں گے۔ عمل کی عبارت درج ذیل ہے:

عزمن علیکم یا معتر الروحانیون ان تنزلو ابحق لاالہ اللہ محمد رسول اللہ بحق سلیمان ابن دائود علیھم السلام وبحق کھیعص وبحق حمعسق وبحق یسین وبحق فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم وبحق یا حی یا قیوم برحمتک یا ارحم الراحمین۔

عمل چھارم : ایک پاک وصاف مکان کو معطر کر کے وقت لوبان، صندل اور کافور کا بخور روشن کریں اور بارہ سال سے کم عمر لڑکے یا لڑکی کو جو برائی سے محفوظ ہو پاک وصاف لباس پہنا کر سبز رنگ کا ایک نئے چراغ چنبلی کا تیل ڈال کر روشن کریں اور بچے کو چراغ کے سامنے

بٹھا کر روشن فتیلہ کے درمیان غور سے دیکھنے کے لئے کہیں اور خود اسمائے روحانیات کو تلاوت کر کے بچے پر دم کرتے جائیں۔ اسمائے روحانیہ یہ ہیں۔

حاقا ما قفا سا قفا ماقفا حاقفا ساقفا قفات معا تقا ما قفات بحرمته سليمان ابن دائود عليه السلام له ما سكن فى اليل والنهار وهو السميع العليم قل اغير الله اتخذ ولياًفاطر السمٰوٰت والارض وهو يطعم ولا يطعم.

اس عمل کے ساتھ بچے کو کہو کہ کوئی صورت نظر آئے تو پہلے صفائی والے کو بلائے پھر تخت سلیمانی طلب کرے۔ تخت آنے پر جادو آسیب کرنے والے اور چوری شدہ مال واپس ملنے یا نہ ملنے کے بارے میں ہر سوال کا صحیح اور تسلی بخش جواب ملے گا۔

عمل پنجم : روغن کنجد میں صاف آٹا ملا کر خوب باریک کرلیں اور خشک ہونے پر ایک انگوٹھی میں نگینہ کی جگہ پر لگالیں اور اوپر سے شیشہ رکھ کر دبا دیں تاکہ اس کے سطح ہموار ہو جائے۔ یہ طلسماتی انگوٹھی ہے جس کے ذریعہ آپ ہر قسم کے سوالات اور حل طلب مسائل کے بارے میں صحیح جواب معلوم کرسکتے ہیں۔ عمل کے لئے عبارتِ ذیل پڑھ کر نگینہ کی جگہ کو معطر کریں۔ اور بچے کے ذریعہ اپنے حل طلب مسائل کے بارے میں معلومات حاصل کرلیں۔ عمل کی عبارت حسب ذیل ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم نزل به الروح الامين على قلبک لتكون من المنذرين بلسان عربى مبين يا حى حين للحى فى ديمومته ملكه وبقائه.

عمل ششم : حاضرات وروحانیات سے عالم خواب میں ملاقات کرنا۔ حاضرات وروحانیات سے عالم خواب میں ملاقات کے لئے ذیل کی قرآنی آیات کو چاندی کے ورق کے ہدہد کے خون سے نماز مغرب کے وقت بلسان کی لکڑی کے قلم سے تحریر کرلیں۔ رات سوتے وقت اس حریر سفید کے پارچہ میں لپیٹ کر سرہانے رکھ لیں۔ خواب میں حاضرات وروحانیات کا مشاہدہ ہوگا۔

يا بنى انها ان تک مثقال حبة من خردل فتكن فى سخرة اوفى السمٰوٰت او فى الارض يات بهاء الله يا معشر العوان الا ما امرتم من يقضى حاجتى و ينصرف فى رضائى الا تعلوم على واتونى فى نومى بحق ما تلو ته عليكم و طاعتها الديكم: حاضرات کے باب میں علمائے طلسمات نے جن اعمال وادوار کو بیان کیا ہے ان کا عملی طور پر مطالعہ ومشاہدہ کیا جائے تو یہ بات واضح طور پر سامنے آئیگی کہ حاضراتی عملیات بنیادی طور پر ایسے عمومی اعمال کا حصہ ہیں جو کسی بھی قسم کی چلہ کشی کا بھی مؤثر ومفید ثابت ہوتے ہیں۔ کوئی بھی معمولی پڑھا لکھا احکام شرعیہ کا پابند شخص حاضرات کی حاضری طلب کرسکتا ہے۔ حاضرات کے اعمال کا ایک عجیب وغریب تعارف نامہ یہ بھی ہے کہ حاضرات کی حاضری کے لئے کسی بھی قسم کے مخصوص الفاظ وحرف کے مجموعہ عمل کی بھی احتیاج واحتیاط کی ضرورت ہے۔ آپ قرآنی آیات یا خدا بزرگ وبرتر کے اسمائے جلیلہ وعظیمہ میں سے اپنی بات کی کسی آیت مبارکہ یا اسم مقدس کو تلاوت کر کے اپنے معمول کے ذریعہ حاضرات کو بلاسکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں سورہ فاتحہ اور آیت الکرسی بطور خاص معروف ومروج ہیں۔ ذیل میں سورہ فاتحہ اور آیت الکرسی سے ترتیب وتراکیب کردہ نقوش تحریر کئے جاتے ہیں جن سے حاضرات کی حاضری طلب کی جاسکتی ہے۔ طریقہ عمل کے مطابق نقش کو تحریر کر کے پاکیزہ روشنائی سے پر کرلیں اور نقش کے متعلقہ دفق کی عبارت کو تلاوت کر کے معمول پر پھونک دیں۔ معمول کے سامنے حاضرات کا نزول ہوجائے گا۔

نقش سورۃ الفاتحہ

۷۸۶

۲۳۶۵	۲۳۶۸	۲۳۷۱	۲۳۵۷
۲۳۷۱	۲۳۵۸	۲۳۶۴	۲۳۶۹
۲۳۵۹	۲۳۷۳	۲۳۶۶	۲۳۶۳
۲۳۶۷	۲۳۶۲	۲۳۶۰	۲۳۷۲

(دفق) عبارت دفق سورۃ الفاتحہ

ايتها الا رواح الحاضرون دعا كم كم نو اعو نالى بارک الله فيكم وعليكم

عبارت وفق آیت الکرسی

اسئلكم ان تقضو احوالجى مما يكون لى فيه خير

الدنیا و الاخرة یا ارواح الحاضرون لآیت الکرسی۔

حاضرات کی ایک دوسری قسم کے اعمال جن کا عامل معمول کے کی خود اپنے طور پر حاضرات کا مشاہدہ کرسکتا ہے اعظم ترین اعمال کے طور پر بیان کئے جاتے ہیں اس قسم کے اعمال کی بجا آوری کے لئے جلالی و جمالی شرائط کی پابندی اور چلہ کشی کی صعوبتیں برداشت کرنا پڑتی ہیں۔ اعظم ترین اعمال میں سے ایک مجرب المجرب عمل یہ ہے کہ ذیل کے عمل کے کلمات کو ایک لاکھ پچیس ہزار مرتبہ پڑھ کر تسخیر کرلیں۔ چلہ کشی کی مدت چالیس روز ہے۔ ضرورت کے وقت شیشے کے برتن میں پاکیزہ روشنائی یا زعفرانی سیاہی کے پانچ سات قطرے ٹپکائیں برتن کو اپنے سامنے رکھیں اور عبارت عمل کو جاپ کرنا شروع کردیں۔ لمحہ بھر میں شیشے کا برتن جام جہاں نما بن جائے گا۔ دنیا بھر کی خبریں معلوم کرلیں جو چاہیں دریافت فرمالیں۔ کلمات عمل ملاحظہ فرمائیں۔

دفائن وخزائن کا مشاہدہ

اگر شک ہو کہ فلاں مقام پر کوئی دفینہ موجود ہے تو اس کے معلوم کرنے کا ایک آسان ترین طریقہ یہ ہے کہ مشکوک مقام کو پاک وصاف کرکے لوبان کا بخور جلائیں اور ذیل کے عمل کو تلاوت کرکے ایک سفید رنگ کے مرغ پر وبال پر دم کریں اور اس کی آنکھوں پر سبز رنگ کا کوئی ساریشمی کپڑا خوب مضبوطی سے کس کر باندھ دیں اور اس کے بعد عمل کی تلاوت کرتے ہوئے مرغ کو آزاد کردیں۔ بحکم خدا مرغ دفینہ کی جگہ پر ضرور کھڑا ہوجائے گا اور اپنے پاؤں سے اس جگہ کی مٹی کریدے گا۔ اور بلند آواز کے ساتھ مسلسل آذانیں بھی دینے لگے گا۔ عمل کی عبارت ملاحظہ ہو:

ھلھطس بقرة طر طش علمط علمطی شطور ش یا طلبش مطلیورش علھطیشن سلططلع جراھای شمر شیا ملو حج سلملیطش وھو الذی یتوفکم بالیل ویعلم ما جرا حتم بالنھار ثم یبعثکم فیه لیقضی اجل مسمی ثم الیه مرجعکم ثم ینبئکم بما کنتم تعلمون ھلمطیاش دو طرش علمطیشاغ قداح قدوح قدوس بطلیاس ثرایساش طلبناش النود۔

۸۔ عروج ماہ کے کسی اتوار کو غروب آفتاب سے قبل صحرائی خرگوش کو حاصل کریں۔ اگر سیاہ رنگ کا ہو تو وہ ورنہ جو بھی ہاتھ لگے پکڑ کر ذبح کرنے کے واسطے لٹائیں اور ذبح کرتے وقت اس پر اپنا سایہ نہ پڑنے دیں ورنہ عمل میں نقصان کا خدشہ ہے۔

خرگوش کو ذبح کرنے کے بعد جو خون حاصل ہو اس میں روغن زیتون شامل کرکے چراغ میں روئی بتی بنا کر جلائیں اور اس طرح جو کاجل تیار ہو اسے اپنے پاس محفوظ کرلیں۔ پھر جو شخص بوقت ضرورت اس کاجل کو بطور سرمہ کے آنکھ میں لگائے گا اپنے چاروں سرف حاضرات وروحانیات اور اپنے ہمزاد کو موجود پائیگا۔

یاد رہے کہ علمائے طلسمات کے نزدیک یہ سب سے بڑھ کر عجیب وغریب کاجل ہے اور میرا ذاتی تیار کردہ اور مجرب ہے۔

۹۔ جو شخص حاضرات سے ملاقات کرکے اپنے حل طلب مسائل میں ان سے امداد لینے کا خواہش مند ہو وہ غروب آفتاب کے وقت ایک صاف وشفاف آئینہ کو زعفران وکافور اور اسپند کی دھونی دیکر سبز رنگ کے کپڑے میں لپیٹ کر محفوظ رکھے۔

عمل کے لئے رات کا کچھ حصہ گزر جانے کے بعد ایک تنہا اور پرسکون مکان میں بخور روشن کرے۔ اور حاضرات سے ملاقات کرنے کا تصور کرکے آئینہ کو اپنے سامنے شمالی دیوار میں ذرا اونچا کرکے آویزاں کرے کہ جس میں عامل کا چہرہ اور گردن بخوبی نظر آسکے۔ جنوب کی دیوار پر آئینہ میں عکس پر نظر جماتے ہوئے لگاتار ذیل کی عبارت کو تلاوت کرکے آئینہ کی طرف پھونکنے کا آغاز کرے۔ عمل کے کچھ ہی وقفہ بعد آئینہ میں عجیب وغریب صورتیں نظر آنے لگیں گی جن سے خوف زدہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ عامل اسماء کی تلاوت کو برابر جاری رکھے یہاں تک کہ حاضرات کی دنیا کے تاج دار یکتا نوش فاضل شاہ محمد میمون زنگی کی آمد ہوجائے۔ اس وقت غلغلہ عظیم بلند ہوگا اور ایک تخت نمودار ہوگا جس پر یکتا نور زنگی سوار ہوگا اور تخت کو چار قوی ہیکل خوفناک جن اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ عامل ان کی طرف کوئی توجہ نہ کرے اور عمل پڑھنے میں مشغول رہے۔ جب شاہ جنات تخت سے اتر کر عامل کی کے پاس آئے اور سجدہ کرکے مسائل کا مطلب دریافت کرے تو مسائل کو قوی کرکے اپنے بلانے کا مقصد بیان کرے۔ عامل جو سوال دریافت کرے گا اور جس کام میں امداد کرے گا حاضرات فوراً اس کا حکم بجالائیں گے۔ عمل کی عبارت یہ ہے:

دیداش یا رب الروح والا جساد درماش یا رب الجن والانس علیماش یا رب الرحمن والسماء طیارش یا رب للوح القلم ارھوش یا صاحب الطور وکتاب المسطور الوحا العجل یا شاہ یکتا نوش فاضل شاہ جمد میمون زنگی یا صاحب دار العقول والشور بحق ھلف لا سماء علیک!

۱۰۔علامہ وحید الدین ابن الحیر کشفی رسائل ہلالیہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ جوشخص حاضرات وہمزاد کا مشاہدہ کرنا چاہے تو عروج ماہ میں شب پنج شنبہ کو زحل وعطارد کے اوقات تثلیث میں گربہ سیاہ کو سرخ رنگ کے تانبے کے تیز آلہ کے ساتھ کسی تانبہ کے برتن میں ذبح کرے۔اس طرح جو خون حاصل ہو اس میں گربہ کا دل چربی اور دونوں آنکھیں ملا کر تمام اجزاء کو خوب ملالے۔یہاں تک کہ پیتے ہی میں تمام خون جذب اور خشک کردے اور مرہم کے برابر وزن روغن بلسان شامل کرکے کسی تابنے کے برتن میں ڈال کر اس کا منہ خوب سے بند کردیں اور گل حکمت کر کے آگ پر رکھ دیں۔جب تمام مواد جل کر راکھ ہو جائے تو اسے پاس محفوظ رکھ لیں۔اور جب حاضرات وہمزاد کا مشاہدہ کرنا چاہیں تو ذیل کا بخور روشن کریں اور حاضرین کی آنکھوں میں کاجل لگادیں جوشخص بھی بخور روشن ہوتے وقت یہ کاجل استعمال کرے گا اپنے حاضرات وہمزاد کو ملاحظہ کرے گا۔بخور یہ ہے۔

ایلوا زرد۔سیاہ مرچ۔سنگ مقناطیس۔کنجد سیاہ۔زعفران عود قماری گل سرس۔اس عمل کا کوئی رات کا ہے اور حاضرین کے سامنے بخور کا تیز تر روشن کرنا ضروری ہے تاآں کہ دھوئیں کے تاریک بادل اٹھنے لگیں جن میں عجائبات کا نظارہ بڑا دل فریب اور کامیاب رہے گا۔

۱۱۔تخیر حاضرات وروحانیات کی دوسری قسم کا عامل طلسمات کے ان عملیات سے کام لیتا ہے جن میں حاضرات وروحانیات کو قابو میں لا کر ان سے کام لیا جاتا ہے طلسمات کے ان عملیات میں پرہیز جلالی وجمالی شرط ہے۔طریقہ اس عمل کا یہ ہے کہ متواتر سات دن تک شرائط معینہ کے مطابق اپنے گرد حصار باندھ کر ذیل کے عمل کو ہر روز سات سو مرتبہ پڑھیں۔ساتویں روز جب حاضرات وروحانیات حاضر ہو جائیں تو ان سے اپنے تابع فرمان ہونے کا عہد لیں جن کے بعد آپ جب چاہیں حاضرات کو حاضر کر کے ان سے کام لے سکتے ہیں۔تسخیر کی اس قسم کا عامل نہ صرف خود ہی اس مخفی مخلوق کا مشاہدہ کرسکتا ہے وہ اپنے ہر سائل کو حاضرات کا مشاہدہ کرا سکتا ہے۔عمل یہ ہے:

عزمت علیکم واقسمت علیکم سالکان سلطان الجن والانسا احضر واحضر وامن جانب المشارق والمغارب والجنوب ولشمال بحق الیمان ابن دائود علیہا اسلام وبحق لا الٰہ اِلا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ۔

۱۲۔حاضرات وروحانیات اور ہمزاد وجنات کو قابو میں لانے اور ان سے حل طلب مسائل میں امداد لینے کے ذیل کا دخنہ روشن کریں۔

کندر سفید پوست خشخاش۔کف دریائی۔لوبان۔زعفران۔

انسانی ہڈیاں ان سب کو جمع کر کے باہم خوب ملالیں اور جب اس دخنہ کو جلائیں گے تو حیرت انگیز مخلوق کو اپنے سامنے موجود پائیں گے۔

علامہ سعد الدین تفتازانی باکورۃ الاعداد میں تحریر فرماتے ہیں کہ جس دن یہ عمل کیا جائے عامل کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس دن روزہ رکھے اور اس عمل کو خلوت کے کسی مکان میں بجالائے دل قوی رکھے اور عمل سے قبل اپنا حصار باندھے تاکہ بلاؤں اور حاضرات سے امن میں رہے۔

۱۳۔تسخیر روحانیات کے لئے ایک تنہا اور پاک وصاف مقام کا انتخاب کرلیں۔پھر شرائط جلالی وجمالی کی پابندیوں کے ساتھ عروج ماہ کے آخری دنوں میں اس عمل کو شروع کر کے اکتالیس یوم تک کیا جاتا ہے۔عامل ایک قد آدم آئینہ کے سامنے آئینہ میں اپنے عکس پر نظر جماتے ہوئے کامل یکسوئی کے ساتھ ایک ہزار مرتبہ ذیل کے عمل کو پڑھیں۔چند روز بعد آئینہ میں روحانیات کا سایہ نظر آنے لگے گا ورد دوران عمل ایسا محسوس ہوگا کہ روحانیات عامل کے ساتھ ہم کلام ہونا چاہتے ہیں۔اس موقع پر عامل کے لئے ضروری ہے کہ وہ روحانیات کی طرف کوئی التفات نہ کرے اپنا عمل جاری رکھے۔یہاں تک کہ عمل کے آخری روز جب روحانیات ظاہر ہو کر سامنے آجائیں تو عامل ان سے عہد لینے کے لئے بعد حسب منشاء کام لے سکتا ہے۔عمل یہ ہے:

عزمت علیکم یا معشر الارواح الجن والانس بحق حضرت سلیمان ابن دائود علیہ السلام احضرو احضرو یاقوم الواح حاضر شو بحق یا حی یا قیوم برحمتک یاارحم الراحمین۔

علم نجوم

بچوں کی تعلیم

والدین اکثر اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت کے بارے میں فکر مند رہتے ہیں کہ کس طرح ان کے بچے تعلیمی اداروں میں نمایاں کامیابی حاصل کرسکیں۔

سب سے پہلے آپ یہ معلوم کیجئے کہ درحقیقت بچے کی مشکل کیا ہے۔ آیا وہ کس مضمون میں کمزور ہے یا بنیادی طور پر پڑھنے میں ہی دلچسپی نہیں لیتا تو کیا اس میں بینادی صلاحیتوں کی کمی ہے یا وہ سیکھنے کے عمل میں بہت سست ہے۔ آیا بچے میں مستقبل مزاجی اور ثابت قدمی میں کمی ہے یا اس میں ضرورت سے زیادہ شوخی وشرارت ہے جس کی وجہ سے وہ دوسرے طالب علم ساتھیوں سے پیچھے رہ جاتا ہے۔

بچے کی اصل مشکل سے واقف ہونے کے بعد دوسرا مرحلہ یہ درپیش ہوتا ہے کہ اس کا کیا علاج کیا جائے۔ اگر مسئلہ بنیادی ہے۔ مثلاً اگر بچہ کی لکھائی خراب ہے تو اس پر خصوصی توجہ دیں اور بازار سے رائٹنگ سیریز خرید کردیں تاکہ وہ تسلسل مشق کر کے مہارت حاصل کرسکے۔ اگر پڑھ اور سمجھ نہیں سکتا تو نصابی کتب کے علاوہ دیگر کتب کی مدد سے سمجھائیں اور رفتہ رفتہ اس خامی کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ ایسے بچے جس روز اپنی ان بنیادی خامیوں کو دور کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے اسی روز سے وہ اپنی پڑھائی پر پوری توجہ دینے لگیں گے اور ان کی شرارتوں میں نمایاں کمی واقع ہوگی کیونکہ یہ دیکھا گیا ہے کہ عموماً بچے شرارت استاد کی توجہ حاصل کرنے کے لئے کرتے ہیں اور چونکہ اب وہ اپنی خامیوں پر قابو پاچکا ہوگا لہٰذا وہ بھی اچھا کام کر کے استاد کی نظروں میں وہی مقام حاصل کرنے کی کوشش کرے گا جو کہ ذہین طالب علموں کا مقام ہوتا ہے۔ اگر بچہ قدرے کند ذہن ہے تو والدین کا فرض ہے کہ وہ اسکول کا تمام کام اپنی نگرانی میں کروائیں اور دیگر کاموں کو بلاناغہ چیک کریں تاکہ اسکول میں بچے کو شرمندگی نہ اٹھانی پڑے۔ کیونکہ اکثر بچے خراب کام کر کے شرمندہ ہونے کے بجائے سزا سہہ لینا اسان سمجھتے ہیں۔ اس طرح رفتہ رفتہ ضدی اور ہٹ دھرم بن جاتے ہیں اور ان کی پڑھائی سے دلچسپی ختم ہوجاتی ہے۔ اگر بچہ ضدی اور ہٹ دھرم ہے تو مختلف طریقوں سے پڑھائی کا رجحان پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ مثلاً کچھ سزا کا خوف اور انعام وغیرہ بھی مقرر کریں تاکہ وہ ثابت قدمی کے ساتھ تحصیل علم کی جانب راغب ہوجائے۔ اگر شرارت کو عنصر زیادہ ہو تو استاد کے مشورے سے مناسب سزا دیں تاکہ وہ شرارت کی ہمت نہ کرسکیں۔ اگرچہ کسی خاص مضمون میں کمزور ہے تو اس مضمون کو اپنی نگرانی میں تیاری کروائیں یا کسی اچھے ٹیوٹر کو کچھ عرصہ کے لئے مقرر کریں اور بچے پر واضح کردیں کہ اس مدت میں اپنی کمزوری پر قابو پالیں۔ تاکہ وہ ٹیوشن کا عادی نہ ہوجائے۔ یاد رہے! کہ ہمیشہ کا ٹیوشن عموماً بچے کی تعمیری صلاحیتوں کو زنگ آلود کر دیتا ہے۔ ڈانٹ ڈپٹ اور سزا سے اکثر بچے وقتی طور پر تو شرارت سے باز آجاتے ہیں لیکن کچھ ہی عرصے بعد پھر اپنی پرانی روش پر چلنے لگتے ہیں۔ اس کی وجہ عموماً بنیادی کمزوری یعنی لکھنے پڑھنے میں کمزوری ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ اس بچے کو شرارت کرنے کے لئے کوئی ساتھی بھی میسر ہوتا ہے۔ لہٰذا اس صورت میں استاد کا فرض ہے کہ جس بچے کے ساتھ مل کر وہ شرارتیں کرتا ہے اس بچے کو کوئی ذمہ داری سونپیں اور اس پر خصوصی توجہ رکھیں۔ یہ بچہ اپنے کام میں منہمک ہوجائے گا اور اس شرارتی بچے کا شرارت میں ساتھ نہیں دے پائے گا۔ جب اس شرارتی بچے کا شرارت میں ساتھ دینے والا کوئی نہیں رہے گا تو اس کی شرارتوں میں نمایاں کمی آجائے گی اور آہستہ آہستہ اپنے کام میں دلچسپی لینے لگے گا۔

یادرکھئے! اسکول سرکاری ہو چاہے پرائیویٹ کوئی بھی ٹیچر کل وقتی آپ کے بچے پر توجہ نہیں دے سکتا۔ ہاں! البتہ چند فرض شناس استاد ضرور آپ کو کوئی نہ کوئی گراں قدر مشورہ دیں گے۔

آپ کوئی خیال دل میں لائے بغیر مثلاً یہ کہ شاید یہ ٹیچر کسی وجہ سے آپ کے بچے کو ناپسند کرتا ہے یا بغض معاویہ رکھتا ہو، استاد کے مشورہ پر عمل کریں کیونکہ ایسے استاد عموماً دل سے آپ کے بچے کی ترقی کے خواہاں ہوتے ہیں اور ان کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ تمام کلاس یکساں کامیابی حاصل کرے اور یہ بچہ بھی عملی لحاظ سے دوسرے بچوں کے برابر ہو جائے۔ ویسے بھی ایک اچھا استاد تمام بچوں کی کامیابی وکامرانی کے لئے پوری کوشش صرف کرتا ہے۔ وہ تمام والدین اور اساتذہ جو بچوں کو کامیاب وکامرانی کے لئے پوری کوششیں صرف کرتا ہے۔ وہ تمام والدین اور اساتذہ جو بچوں کو کامیاب وکامران دیکھنے کی خواہش رکھتے ہوں ان کے لئے چند نقاط درج ذیل ہیں۔

۱۔ ہر بچے کی سیکھنے اور سمجھنے کی صلاحیت دوسروں سے مختلف ہوتی ہے۔ مثلاً حملی، جوزا اور قوسی طالب علم ہر چیز جلدی جلدی سیکھنا چاہتے ہیں۔ سست رفتاری کی صورت میں وہ بور ہو جاتے ہیں اور پڑھائی سے ان کی توجہ ہٹ جاتی ہے۔ اس کے برخلاف ثوری اور عموماً جدی طالب علم بھی پڑھائی میں جلدی بازی سے چڑ محسوس کرتے ہیں اور جب تک پوری طرح سے سمجھ نہ آئے آگے بڑھنا نہیں چاہتے۔ لہذا والدین اور اساتذہ اس بات کا خاص خیال رکھیں اور ان پر خصوصی توجہ دیں علاوہ ازیں دیگر کتب سے بھی معلومات فراہم کریں تا کہ ان کی تسلی وتشفی ہو جائے۔

۲۔ اسی طرح ہر طالب علم پر سکھانے کا روایتی طریقہ کارگر نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر طالب علموں کی اکثریت آنکھوں سے بڑھ کر اور دیکھ کر علم حاصل کرتے ہیں اور اس کے مقابلے میں خصوصاً ثوری طالب علم سن کر بہتر سمجھتے ہیں لہذا ان کے لئے زبانی مشقیں اور ریڈنگ بہت فائدہ مند ہیں لیکن کچھ بچے عضلات کی مدد سے سمجھتے ہیں یعنی وہ لکھے بغیر نہ تو یاد کر سکتے ہیں اور نہ ہی سمجھ پاتے ہیں۔

۳۔ بعض بچے لکنت زبان کی وجہ سے صحیح تلفظ ادا نہیں کر پاتے۔ ایسے بچوں کے تلفظ درست کرنے پر زور نہ دیں وہ اعتماد کھو بیٹھیں گے اور پڑھائی سے متنفر ہو جائیں گے۔ لہذا ان کو صرف صحیح تلفظ بتا کر آگے بڑھ جائیں۔ ایسے بچوں کو ڈاکٹر کو دکھایئے اگر لاعلاج ہوں تو اس شعبے کے ماہرین سے ٹیوشن دلوایئے یا روحانی امداد حاصل کیجئے۔

۴۔ اگر بچہ پڑھنے میں اور بنیادی حساب میں کمزور ہے آپ کو اس کمزوری کا علم ہو جائے تو فوراً ہی کسی قابل ٹیوٹر کا بندوبست کریں تا کہ جونیئر کلاس میں ہی یہ کمزری دور ہو جائے یاد رکھئے! یہ کمزوری عمر کے ساتھ ساتھ بڑھتی چلی جاتی ہے اور بلا آخر ایسا وقت آتا ہے جب بچہ کسی قیمت پر بھی پڑھنا نہیں چاہتا۔

۵۔ بعض بچوں کو انعام کا لالچ بھی پڑھائی کی طرف مائل کرتا ہے۔ اگر آپ کا بچہ ان میں سے ہے تو اپنے اخراجات کو مدنظر رکھتے ہوئے انعام مقرر کریں۔ لیکن خیال رہے کہ انعام گریڈ کے بجائے مجموعی کارکردگی پر مقرر کریں۔ مثلاً کسی مشکل پیراگراف کو باآواز بلند صحیح تلفظ اور ادائیگی کے ساتھ پڑھنے پر، کسی مخصوص مضامین کی مشقیں بغیر کسی کی مدد کے کرنے پر وغیرہ۔ اگر گریڈ کو مدنظر رکھ کر انعام مقرر کیا گیا تو آئندہ چل کر بچہ نقل کی طرف مائل ہوگا اور اس طرح انعام کا مقصد فوت ہو جائے گا۔

۶۔ انعام کے ساتھ ساتھ تعریف وتوصیف بھی بچوں کی ہمت افزائی کرتی ہے۔ استاد اور والدین دونوں ہی بچے کی کارکردگی پر نظر رکھیں اور ہر اچھے کام پر حوصلہ افزائی کریں۔ اکثر اوقات بچے کی خاص خاص نمایاں کارکردگی کا ذکر مثال کر طور پر کریں تا کہ ان کا جوش وخروش مدہم نہ پڑنے پائے۔ یہ اسلوب تمام بچوں کے لئے کارگر ہے لیکن خصوصی طور پر اسدی ارمیزانی بچوں کے لئے وطیرہ بنالیں۔ کونکہ یہ ہمیشہ خصوصی توجہ کے طالب ہوتے ہیں اور تعریف وتوصیف ان کے لئے پیٹرول کا کام کرتی ہیں۔ سرطانی اور حوتی بچے اس تعریف کا یہ مطلب لیں گے کہ آپ ان سے بے حد محبت کرتے ہیں وہ اس محبت کو برقرار رکھنے کے لئے اپنی تعلیم پر بہت ضرور دیں گے۔

۷۔ آپ اسکول میں بچے کی پروگریس اور کارکردگی پر گہری نظر رکھئے اور اس کے استاد سے اس کی کارکردگی کے بارے میں سوالات کرنے سے نہ ہچکچایئے اور اگر استاد کسی خاص مسئلہ کی بابت کوئی مشورہ دیں تو شرمندہ ہونے یا ناراض ہونے کے بجائے پوری تندہی سے فوراً اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کریں۔ روزانہ اس کی کاپیاں چیک کریں کہ کتنا کام کروایا گیا ہے اور استاد نے کیا کیا ہے۔

فقہی مسائل

وقاص ہاشمی

سوال نمبر: سنا ہے بیوہ عورت بچہ والی کا نکاح جائز نہیں ہے، ایسی عورت کا نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر بیوہ عورت بوجہ اولاد کی پرورش کے نکاح ثانی نہ کرے اس کو ثواب ملتا ہے لیکن نکاح کرنا درست ہے، نکاح کرنے میں کچھ گناہ نہیں بلکہ اس زمانہ میں چونکہ نکاح ثانی عیب سمجھتے ہیں اس لئے کرنا چاہئے اور ثواب زیادہ ہے۔

سوال نمبر: نماز میں قہقہہ کرنا وضو اور نماز دونوں کو فاسد کردیتا ہے یا صرف نماز کو؟

جواب: نماز میں قہقہہ کرنے سے وضو اور نماز دونوں فاسد ہوجاتی ہیں۔

سوال نمبر: نماز میں دنیوی خیالات اور وساوس کے پیدا ہونے سے نماز درست ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: نماز میں خیالات آجانے سے فساد نہیں ہوتا حتی الوسع خیالات اور وسوسوں کو دفع کریں۔

سوال نمبر: کتے کا لعاب ہی ناپاک ہے یا بدن بھی؟

جواب: لعاب ناپاک ہے بدن ناپاک نہیں ہے۔

سوال نمبر: ایک شخص نے اپنے بھائی کو مارا، کہا تو اپنی زوجہ کو طلاق دیدے، اس نے جان کے خوف سے اپنی زوجہ کو طلاق دیدی، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی۔

سوال نمبر: جو شخص نذر کرے اگر اللہ تعالیٰ میرا فلاں کام پورا کردے تو دس نفل پڑھوں گا تو ان نفلوں کو کھڑا ہو کر ادا کرنا واجب ہے یا بیٹھ کر بھی ادا کرسکتا ہے۔

جواب: اگر طاقت ہو تو کھڑا ہو کر پڑھنا چاہئے۔

سوال نمبر: اگر عین جمعہ کی جماعت کے وقت بارش ہونے لگے، امام صاحب کے علم میں یہ بات ہو کہ سیکڑوں نمازی مسجد کے صحن میں بھیگ رہے ہوں تو ایسی صورت میں کیا یہ اقرب بہ سنت نہ ہوگا کہ امام صاحب بہت چھوٹی سورتوں سے نماز پڑھائیں؟

جواب: جی ہاں ایسی صورت حال ہو تو جماعت میں مختصراً قرأت کرنی چاہئے۔

سوال نمبر: برکت، بیماری سے شفا یا کسی مصیبت سے نجات کے لئے سورۂ فاتحہ یا قرآن کریم کی کوئی سورت پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ پھر اس پر اجرت لینا کیسا ہے؟

جواب: کسی بیمار اور مصیبت زدہ پر قرآن کریم کی کوئی سورت یا آیت پڑھنا یا تعویذ لکھ کر دینا اور اس پر اجرت لینا جائز ہے۔

سوال نمبر: اگر ذبح کرتے وقت بسم اللہ کہنا بھول گیا تو جانور حلال ہوجائے گا یا نہیں؟ اگر درمیان میں یا آخر میں یاد آجائے تو بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: اگر بسم اللہ پڑھنا بھول گیا تو جانور حلال ہے، رگیں کٹنے سے پہلے یاد آگیا تو بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے بعد میں یاد آیا تو ضروری نہیں۔

سوال نمبر: حلال کے واسطے اگر زید بکر کی مطلقہ سے اس نیت سے نکاح کرے کہ بعد مباشرت طلاق دیدوں گا ایسی حالت میں نکاح جائز ہے یا نہیں؟

جواب: نکاح جائز ہے مگر اس نیت سے نکاح کرنے کو حدیث میں برا کہا گیا ہے۔

ممبئی کی مشہور ومعروف مٹھائی ساز فرم

طھورا سوئیٹس

اسپیشل مٹھائیاں

افلاطون ★ نان خطائیاں ★ ڈرائی فروٹ برفی
ملائی مینگو برفی ★ قلاقند ★ بادامی حلوہ ★ گلاب جامن
دودھی حلوہ ★ گاجر حلوہ ★ کاجو کتلی ★ ملائی زعفرانی پیڑہ

مستورات کے لئے خاص بتیسہ لڈو۔

ودیگر ہمہ اقسام کی مٹھائیاں دستیاب ہیں۔

لذیذ مٹھائیوں کے لئے

طھورا سوئیٹس ®

بلاسس روڈ، ناگپاڑہ، ممبئی-۴۰۰۰۰۸ ☎ ۲۳۰۹۱۳۱۸ - ۲۳۰۸۲۷۷۳

GRAPHTECH

تبسم فاطمہ

2019ء کی تیاریاں

۲۰۹۱ء میں کیا ہوگا؟ یہ ایک سوال ہے ابھی سے سر اٹھانے لگا ہے۔ جہاں کانگریس پریشان ہے۔ وہاں علاقائی سطح کی سیاسی پارٹیوں کو بھی مستقبل کے لئے خطرہ نظر آنے لگا ہے۔ وقت کے ساتھ بی جے پی کی بڑھتی ہوئی طاقت نے ان تمام پارٹیوں کو حاشیہ پر ڈال دیا ہے۔ ان پارٹیوں کی مجبوری یہ ہے کہ یہ آپس میں اتحاد کے لئے تیار نہیں ہیں۔ کیونکہ ماضی میں یہ پارٹیاں کھل کر ایک دوسرے کے خلاف موچہ لیتی آئی ہیں۔ اس لئے ووٹرس کا مسئلہ بھی اپنی جگہ برقرار ہے۔ ووٹرس نے اس اتحاد کو تماشہ سمجھا تو ۲۰۱۹ء میں ان پارٹیوں کی کمر ٹوٹ جائے گی۔ اس وقت تماشہ کا عالم یہ ہے کہ بی جے پی کو چھوڑ کر تمام مظلوم سیاسی پارٹیاں ایک دوسرے کی طرف ہاتھ بڑھانے کی خواہش مند بھی ہیں اور شک میں گرفتار بھی۔ ان سیاسی پارٹیوں کے سامنے مودی کسی قد آور بت کی طرح نظر آتے ہیں جو آج کی تاریخ میں آر ایس ایس اور بھاجپا سے بھی کہیں زیادہ اپنے قد کو بلند کر چکے ہیں۔ ان تین برسوں میں مودی نے فتح کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا۔ مودی نے کسی کی بھی پرواہ نہ کرتے ہوئے جس طرح اپنے سیاسی رتھ کو جنگ کے میدان میں اتارا، وہاں ان کے مقابل سیاسی پارٹی کا رویہ یہ ہے کہ دن میں آسمان میں تارے نظر آرہے ہیں۔ مودی نے سیاست سازش، زور زبردستی، الٹ پھیر، ای وی ایم مشین، یہاں تک کہ ہر اس داؤ کو آزما لیا جہاں حزب مخالف زمین دوز نظر آئے۔ مودی کے سامنے کوئی بھی دوسری سیاسی پارٹی مقابلہ کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی۔ سیاسی پارٹیوں میں خلفشار و انتشار اس بات سے بھی ہے کہ ان کے اپنے گھر میں بغاوت کی لہر تیز ہے۔ اور اس بغاوت کو روکنا آسان نہیں۔ بی ایس پی کو ہی لیجئے۔ مایاوتی نے ہار کا ذمہ دار نسیم الدین صدیقی کو بتایا۔ صدیقی صاحب نے باغی تیور اپنایا۔ بیان دے ڈالا کہ مایاوتی مسلمانوں کو برا بھلا کہتی رہی ہیں۔ صدیقی صاحب جب تک مایاوتی خیمے میں رہے، مسلمانوں سے زیادہ مایاوتی کی وفاداری نبھاتے رہے اب نکال باہر ہوئے تو مسلمان یاد آرہے ہیں اپنی پارٹی بنا ڈالی۔ لیکن یہ طے ہے کہ صدیقی صاحب کا رویہ نہیں بدلا تو ۲۰۱۹ء میں اس کا نقصان مایاوتی کو اٹھانا پڑے گا۔ مایاوتی کی دوسری جنگ اب بھیم آرمی سے ہے۔ یہ بھی کہا جارہا ہے کہ یہاں پوری دال ہی کالی ہے۔ بھیم آرمی کے کپتان چندر شیکھر بی جے پی کے لئے کام کر رہے ہیں۔ اور بی ایس پی کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ یہ مایاوتی کا بیان ہے۔ مایاوتی کے ہاتھ سے مسلمان بھی گئے، اور دلت بھی۔ دلتوں کا معاملہ یہ کہ انتخابات آتے آتے بی جے پی کے بھی ہو جاتے ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ آگے ناراض اور باغی دلت بی ایس پی کا ساتھ چھوڑ کر بھیم آرمی پر توجہ کریں۔ اب بی ایس پی سپریمو کے پاس سیدھا سا ایک ہی راستہ بچا ہے۔ ایس پی سے ہاتھ ملایا جائے۔ ایس پی کا معاملہ یہ ہے کہ باپ بیٹے اور چچا شیو پال مل کر الگ پارٹی بنانے پر زور دے رہے ہیں تو اکھلیش ابھی بھی کانگریس اور مایاوتی کے ساتھ مل کر ۲۰۱۹ء کی جنگ کو جیتنے کا خواب دیکھ رہے ہیں۔

آر جے ڈی سربراہ لالو پرساد یادو کی پہل پر ۲۳ ربرس بعد اتحاد کی یہ کوشش کتنی ثمر آور ہوگی، یہ یقین سے کہا نہیں جا سکتا اس کی ایک وجہ تو یہی ہے کہ دونوں پارٹیاں ایک دوسرے کی نہ صرف کٹر مخالف رہی ہیں بلکہ ایک دوسرے کو پھوٹی آنکھ بھی دیکھنا برداشت نہیں کرتیں۔ تیسری طرف مردہ کانگریس بھی ہے جو پارٹی میں جان پھونکنے کے لئے دلتوں کو اپنی طرف مائل کرنے کی مہم تیز کرنے میں لگی ہے۔ کانگریس ابھی بھی سمجھتی ہے کہ مسلمانوں پر اس کا پہلا حق ہے۔

مودی، آر ایس ایس اور بی جے پی سے ستائے گئے مسلمانوں کے پاس کانگریس کو چھوڑ کر دوسرا کوئی آپشن نہیں ہے۔

دراصل یہ کانگریس کا مغالطہ ہے۔ ہندوستانی مسلمانوں کے پاس ان تین، قیامت کے برسوں میں کانگریس ایک بھی وجہ نہیں ہے۔ کانگریس کی سب سے بڑی غلطی یہ ہے کہ مودی اور بی جے پی کے دباؤ میں آکر اس نے سیکولر کے نعرے کو خیر باد کہہ دیا۔ ان تین برسوں میں مسلمانوں اور دلتوں پر مسلسل ظلم ہوتے رہے لیکن کانگریس کسی بھی عملی کاروائی کے لئے سامنے نہیں آئی۔ سامنے اس لئے نہیں آئی کہ اس سے ہندو ووٹ کھودینے کا خطرہ اب بھی نظر آرہا ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ ان کانگریسیوں کو صلاح کون دیتا ہے۔ راہل گاندھی اور سونیا گاندھی کو یہ بتانا چاہئے کہ کانگریس کا مسلمان ووٹ اس کے ہاتھ سے نکل چکا ہے۔ کیونکہ ماضی میں کانگریس نے سوائے خوفزدہ کرنے والی سیاست کر کے، مسلمانوں کے کسی بھی مسئلہ کا حل نہیں نکالا اور اب ان تین برسوں میں ہندو ووٹوں کے چھن جانے کے خوف سے مسلمانوں کے زخم پر مرہم پاشی کے لئے بھی خود کو تیار نہیں کرسکی۔ ابھی دو برس باقی ہیں، کانگریس کو سیاسی تجزیہ کی شدید ضرورت ہے کہ اس سے غلطیاں کہاں ہو رہی ہیں۔؟

موجودہ وقت میں مسلمانوں اور دلتوں پر ہونے والے مظالم کو دیکھتے ہوئے کانگریس پورے ملک میں بی جے پی کے خلاف ماحول بنانے کا کام بہ آسانی کرسکتی تھی۔ گئو رکشکوں کے ظلم، سلاٹر ہاؤس کو بند کرنے، طلاق ثلاثہ، ہزروں ایشوز تھے، جسے کانگریس اٹھا کر زمین و آسمان ایک کرسکتی تھی۔ یہ حقیقت ہے کہ میڈیا پر مودی کا قبضہ ہے۔ لیکن کیا میڈیا کانگریس کی بڑی بڑی ریلیوں کو نظر انداز کرسکتی ہے۔ کانگریس کی ایک آواز پر دوسری سیاسی پارٹیاں بھی اس ماحول میں اس کا ساتھ دینے کو تیار ہو جاتیں۔ افسوس کا مقام یہ ہے کہ اس برے وقت میں بھی کانگریس کے پاس کوئی حکمت عملی نہیں ہے۔ رہل اور سونیا سے ناراض کانگریسی بڑی تعداد میں پارٹی چھوڑ رہے ہیں۔

مودی اور بی جے پی کو ۲۰۱۹ء کے لئے تیاریاں کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مودی نے اس بار مسلمانوں کو راغب کرنے کے لئے رمضان کی مبارکباد بھی سلیقے سے دی ہے۔ بی جے پی کا مسلم مورچہ عام مسلمانوں کو قریب لانے کے لئے مسلسل اپنی مہم تیز کررہا ہے۔ مودی نے ہندو راشٹر کا ہندو کارڈ کھیلا اور اس وقت ملک کی فضا ایسی ہے کہ عام ہندو مودی کی مخالفت میں کچھ بھی سننے کو تیار نہیں ہے۔ مودی اکیلے تمام سیاسی پارٹیوں پر بھاری پڑ سکتے ہیں۔ کانگریس کے علاوہ دیگر سیاسی پارٹیوں بھی یہ جانتی ہیں کہ دو سال بعد بھی، ۲۰۱۹ء کے انتخابات میں مودی سے مقابلہ آسان نہیں ہوگا، لیکن اس کے باوجود مقابلہ کے لئے جو تیاری چاہئے تھی، وہ تیاری کسی بھی سیاسی پارٹی کے پاس نہیں ہے۔ ۲۰۱۴ء میں کانگریس پہلے ہی سپر ڈال چکی تھی۔ ۲۰۱۹ء کے لئے بھی ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے وہ اپنی شکست تسلیم کر چکی ہو۔

اس وقت ملک کی موجودہ صورت حال پر تبصرہ کرنے سے کہیں زیادہ ضروری ہے کہ کوئی عملی قدم اٹھایا جائے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ سیاسی بساط پر اس وقت تمام مہرے پٹے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ یہ جنگ ملک کی سالمیت، جمہوری اقدار کے تحفظ اور انسانیت کی جنگ بھی ہے۔ اس جنگ میں شکست تب تک قائم ہے، جب تک میڈیا کی حمایت حاصل نہیں کی جاتی۔ مودی کی جنگ کو میڈیا نے ہی کامیاب بنایا ہے۔ اور آج ہندوستانی میڈیا حکومت کے ہر غلط قدم اور ہر ناجائز عمل کو صحیح اور جائز ٹھہرانے کا کام کررہا ہے۔ کیا کانگریس، ایس پی، بی ایس پی اور دیگر سیکولر پارٹیاں کیا ایک بھی میڈیا یا ٹی وی چینل کی حمایت حاصل نہیں کرسکتیں؟ اس کا مطلب ہے، آہستہ آہستہ کئی چینلس ان کے ساتھ آجائیں گے۔ طاقتور اتحادی موچہ بننے کے باوجود میڈیا کو نظر انداز کر کے ہندوستانی عوام تک رسائی ممکن نہیں ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ ۲۰۱۹ء میں تمام بڑی سیاسی پاٹیوں کا اتحاد ہی کانگریس کی ڈوبتی نیا کو بچا سکتا ہے۔ ۲۰۱۹ء میں دو برس باقی ہیں، لیکن سیاسی پارٹیوں کے لئے یہ جنگ آر پار کی جنگ ہونی چاہئے۔

(مضمون نگار مصنف، تجزیہ نگار، اور میڈیا سے وابستہ ہیں)

خلفائے راشدین کے فضائل و مناقب

سیدنا ابوبکر صدیقؓ

۱-سیدنا ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی صحبت و مال (قربان کرنے) کے اعتبار سے ابوبکر سے بڑھ کر مجھ سے زیادہ احسان کرنے والا کوئی نہیں اور اگر میں لوگوں میں سے کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن اسلامی دوسری بہتر ہے۔ ابوبکر صدیق کی کھڑکی کے علاوہ اس مسجد کی طرف کھلنے والی تمام کھڑکیوں کو بند کردو۔ (صحیح البخاری ۴۶۶، ۳۶۵۴، صحیح مسلم ۲۳۸۲)

۲-سیدنا عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ لوگوں میں سے آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ۔ میں نے عرض کیا: عورتوں سے نہیں (بلکہ میں پوچھ رہا ہوں کہ مردوں میں کون ہیں؟) تو فرمایا ان کے والد۔
(صحیح البخاری ۳۶۶۲، صحیح مسلم ۲۳۸۴)

۳-سیدنا ابوبکر صدیقؓ ان خوش نصیبوں میں سے ہیں جن کو جنت کے ۸ دروازوں سے آزادی دی جائے گی۔ (صحیح بخاری ۳۶۶۶، صحیح مسلم ۱۰۲۸)

۴-محمد بن حنفیہؒ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد سیدنا علیؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے افضل صحابی کون ہیں؟ انہوں نے بتلایا کہ سیدنا ابوبکرؓ۔ میں نے پوچھا پھر کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ مجھے اس کا اندیشہ ہوا کہ اب پھر میں نے پوچھا کہ اس کے بعد کون تو فرمادیں گے کہ سیدنا عثمانؓ۔ اس لئے میں نے خود ہی کہا: اس کے بعد تو آپ ﷺ ہی ہیں تو فرمایا: میں تو مسلمانوں میں سے ایک عام انسان ہوں۔ (صحیح البخاری ۳۶۷۱، احمد بن حنبل ۱۳۶)

۵-سیدنا وہب السوائیؓ سے روایت ہے کہ ہمیں سیدنا علی المرتضیٰؓ نے خطبہ دیا تو فرمایا: امت میں نبی کریمؐ کے بعد بہترین شخص کون ہے؟ ہم نے عرض کیا: امیر المؤمنین آپ۔ آپؓ نے فرمایا نہیں، اس امت میں نبی کریم ﷺ کے بعد سب سے افضل شخص سیدنا ابوبکر صدیقؓ ہیں۔ پھر سیدنا عمرؓ ہیں۔ (فضائل الصحابہ احمد بن حنبل ۵۰، تاریخ دمشق الکبیر لابن عساکر ۳۰/۳۵۶، اسنادہ حسن)

۶-سیدنا علی المرتضیٰؓ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سیدنا ابوبکرؓ پر رحم کرے جنہوں نے سب سے پہلے قرآن کو دو گتوں کے درمیان جمع کیا۔
(فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ۲۸۰، الطبقات الکبریٰ لابن سعد ۳/۱۹۳، اسنادہ حسن)

۷-ابوحفصہؒ سے روایت ہے کہ میں نے امام باقرؒ اور جعفر صادقؒ سے سیدنا ابوبکر صدیقؓ اور سیدنا عمرؓ کے بارے میں سوال کیا۔ ان دونوں نے مجھے کہا: اے سالم تو ان دونوں کو اپنا دوست بنا اور میں ایسے شخص سے اعلانِ براءت کرتا ہوں جو ان سے دشمنی رکھتا ہے، بلاشبہ وہ دونوں ہمارے امام و رہنما ہیں۔ امام جعفر صادقؒ نے مجھے کہا: اے سالم! سیدنا ابوبکر صدیقؓ میرے نانا جان ہیں، کیا کوئی شخص اپنے نانا کو بھی گالی دیتا ہے۔ (فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ۱۷۶ و سندہ حسن)

۸-امام عبداللہ بن جعفرؒ نے فرمایا: سیدنا ابوبکر صدیقؓ ہمارے امیر ہیں، لوگوں میں ان جیسا ہمارا کوئی امیر نہیں۔ (فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ۱۴۸، الطبقات الکبریٰ لابن سعدی ۳/۱۸۵، وسندہ حسن)

۹-امام جعفر صادق بن محمد بن علیؒ نے فرمایا: اللہ اس شخص سے بری ہے جو سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر پر تبرابازی کرتا ہے۔
(فضائل الصحابہ احمد بن حنبل ۱۴۳، وسندہ صحیح)

۱۰-امام عبدالرزاقؒ نے فرمایا: ابھی تک مجھے شرح صدر نہیں ہوا کہ میں سیدنا علیؓ کو سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمرؓ پر ترجیح دوں۔ اللہ سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر و سیدنا عثمان، سیدنا علی رضی اللہ عنہم پر رحم کرے جو ان سے محبت نہیں کرتا وہ مومن نہیں ہے اور ہمارا مضبوط عمل ان سب سے محبت کرنا ہی ہے۔ اللہ ان تمام پر راضی ہو، کیوں کہ انہوں نے ہمارے ذہنوں میں کوئی اشکال نہیں چھوڑا، اللہ ہمیں (روزِ قیامت) ان کے ہمراہ اٹھائے اے رب العالمین اس دعا کو قبول فرما۔ (فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ۱۲۶، وسندہ صحیح)

۱۱-وکیع بن جراحؒ فرمارہے تھے اگر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نہ ہوتے تو اسلام چلا جاتا۔ (فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل: ۱۱۱)

۱۲-امام ابوجعفر محمد بن علی بن حسین الباقرؒ فرماتے ہیں: جس شخص کو سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمرؓ کے فضائل معلوم نہیں ہے بلا شبہ وہ شخص سنت سے جاہل ہے۔(فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل:۱۰۸، کتاب الشریعہ للآجری ۱۸۰۳، واسنادہ حسن)

۱۳-امام ابوبکر بن حفصؒ نے فرمایا: اگر تم برگزیدہ ہستیوں کا تذکرہ کرنا چاہتے ہو تو سیدنا ابوبکر صدیقؓ اور سیدنا عمر فاروقؓ کو اور ان کے افعال (کارناموں) کو یاد کرو۔(فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ۲۳۸ سندہ صحیح)

سیدنا عمر فاروق اعظمؓ

۱-شرف صحابیت

۲-خلیفہ ثانی

۳-نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ مردوں میں سے آپ ﷺ کو سب سے بڑھ کر کون ہیں؟ فرمایا: ابوبکر، اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: عمر۔(صحیح البخاری ۳۶۶۲، مسلم:۲۳۸۴)

۴-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں کسی کو (اپنے بعد) اپنا خلیفہ بناتا تو یقیناً ابوبکر اور عمر میں سے کسی کو بناتا۔(صحیح مسلم:۲۳۸۵)

۵-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گزشتہ امتوں میں لوگوں کو الہام ہوتے تھے میری امت میں اگر کسی کو الہام ہوتا تو وہ عمر بن خطاب کو ہوتا۔(صحیح البخاری ۳۶۸۹)

۶-سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا، میں نے وہ پیا یہاں تک کہ اس کی سیرابی میں نے ناخنوں سے نکلتی ہوئی محسوس کی، پھر میں نے بچا ہوا عمر کو دیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ آپ اس کی کیا تعبیر کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی تعبیر علم ہے۔(صحیح البخاری ۳۶۸۱، صحیح مسلم:۲۳۹۱)

۷-نبی کریم ﷺ نے فرمایا (میں خواب کی حالت میں) جنت میں داخل ہوا، پھر میں نے سفید رنگ کا ایک محل دیکھا جس کے صحن میں ایک لڑکی ہے۔ میں نے پوچھا: اے جبرئیل یہ کس کا ہے؟ تو جبریل نے کہا یہ سیدنا عمر بن خطاب کا ہے تو میں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تاکہ اس کو دیکھ سکوں لیکن مجھے تیری غیرت یاد آگئی، یہ سن کر سیدنا عمرؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا بھلا میں آپ ﷺ پر غیرت کروں گا؟ (صحیح البخاری ۳۶۷۹، صحیح مسلم ۲۳۹۴)

۸-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ جس راستے سے بھی تجھے شیطان ملتا ہے وہ بھی تجھ سے ڈر کر اپنا راستہ بدل لیتا ہے۔(صحیح البخاری ۳۶۸۳، صحیح مسلم ۲۳۹۶)

۹-نبی کریم ﷺ نے ان کو جنت کی بشارت دنیا ہی میں سنادی تھی۔(صحیح البخاری ۳۶۹۵، صحیح مسلم ۲۴۰۳)

۱۰-نبی کریم ﷺ احد پہاڑ پر چڑھے۔ آپ ﷺ کے پیچھے سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر اور سیدنا عثمانؓ بھی چڑھے، احد پہاڑ حرکت میں آگیا تو آپ ﷺ نے اس پر اپنا پاؤں مار کر فرمایا اے احد رک جاؤ تجھ پر نبی اور صدیق اور دو شہید ہیں۔(صحیح البخاری ۳۶۷۵)

۱۱-مشہور مفسر قرآن صحابی سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے سیدنا عمرؓ سے اتنی زیادہ محبت ہوگئی تھی مجھے ڈر ہے کہ اگر سیدنا عمرؓ کو کوئی کتا پسند ہوتا تو وہ مجھے بھی پسند ہوتا اور میری خواہش ہے کاش میں موت آنے تک سیدنا عمرؓ کا خادم ہوتا اور یقیناً سیدنا عمرؓ کی کمی سب کو محسوس ہو رہی ہے حتی کہ کانٹے دار درخت کو بھی۔ ان کا مسلمان ہونا فتح تھی، ان کی ہجرت مدد تھی اور ان کی حکومت رحمت تھی۔

(فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ۳۰۷، المعجم الکبیر للطبرانی ۹/۱۸۱، اسنادہ حسن)

۱۲-سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلا شبہ اللہ نے عمر کی زبان اور دل پر حق جاری کیا۔

(فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ۳۱۳، سنن الترمذی ۳۶۸۲، اسنادہ حسن)

۱۳-نبی کریم ﷺ نے ان کے لئے شہادت کی دعا فرمائی۔(فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ۳۲۳، سنن ابن ماجہ ۳۵۵۸، اسنادہ صحیح)

۱۴-سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ سیدنا عمرؓ پر رحم کرے جب ان کو نیزہ مارا گیا تو انہوں نے ایک لڑکے سے فرمایا: جس کی شلوار ٹخنوں سے لٹک رہی تھی، اے لڑکے! اپنے بالوں کو کم کر اور شلوار کو اوپر کرو، بے شک اس میں کپڑوں کی صفائی بھی ہے اور اللہ کی خوشنودی بھی۔(صحیح البخاری ۳۷۰۰، فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ۳۲۹)

۱۵-سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: ہمیشہ سیدنا عمرؓ کے اسلام لانے کی وجہ سے ہمیں عزت ملی ہے۔(صحیح البخاری ۳۶۸۴، صحیح ابن حبان ۶۸۸۰)

سیدنا عثمان ذوالنورینؓ

۱-شرف صحابیت اور مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔

۲-آپ ﷺ کا شمار سابقین اولین اور عشرہ مبشرہ وصحابہ کرامؓ میں ہوتا ہے۔

۳-حبشہ اور مدینہ منورہ کی جانب دو ہجرتوں کا اعزاز حاصل ہے۔

۴سیدنا کعب بن عجرہؓ سے رویات ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتنوں کا تذکرہ کیا تو وہاں قریب سے ایک شخص چہرہ ڈھانپتے ہوئے گزر رہا تھا، ان کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: یہ شخص اس وقت ہدایت پر ہوگا۔ میں نے ان کا پیچھا کیا۔ ان کو کندھے سے پکڑ کر ان کا چہرہ رسول اللہ ﷺ کی طرف کر کے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ شخص؟ فرمایا: جب میں نے ان کو دیکھا وہ سیدنا عثمان بن عفانؓ تھے۔ (فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ۷۲۲، اسنادہ حسن)

۵-سیدنا علیؓ اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر کہہ رہے تھے اے اللہ میں عثمان کے خون سے بیزار ہوں اور جو کچھ ان کے ساتھ ہوا۔ (فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ۷۲۷، المستدرک للحاکم ۱۹۳/۳ اسنادہ حسن)

۶-سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: جب سے سیدنا عثمانؓ خلیفہ بنے ہمارے معاملات کے متعلق کوئی کوتاہی نہیں کی۔

(فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ۷۳۱، کتاب المعرفہ للفسوی ۸۶/۲ اسنادہ صحیح)

۷-جیش العسرہ کی تیاری کے موقع پر جب نبی کریم ﷺ نے چندے کا اعلان کیا تو سیدنا عثمان اپنے کپڑے میں ایک ہزار دینار لے کر آئے اور نبی کریم ﷺ کی جھولی میں ڈال دیئے۔ آپ ﷺ نے ان کو اپنے سامنے رکھ کر فرمایا: آج کے بعد عثمان بن عفان اگر کوئی عمل نہ بھی کرے تو کچھ نقصان نہ ہوگا۔

(فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ۷۳۸، سنن الترمذی ۳۷۰۱، اسنادہ حسن)

۸-سیدنا عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا: تم سیدنا عثمانؓ کو سب وشتم مت کرو وہ (سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمرؓ کے بعد) ہم سب سے افضل شخص تھے۔ (فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ۷۴۴، مصنف ابن ابی شیبہ ۳۶۴/۶، اسنادہ صحیح)

۹-سیدنا عبداللہ بن سلامؓ نے (قاتلین سیدنا عثمانؓ سے) کہا: تم لوگ سیدنا عثمانؓ کو مت قتل کرو کیوں کہ شہادت عثمان کے بعد تم ہرگز اکٹھی نماز نہیں پڑھ سکو گے۔

(فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ۷۶۹، کتاب السنۃ للخلال ۳۳۷/۲، اسنادہ صحیح)

۱۰-ہانی مولیٰ عثمان سے روایت ہے کہ سیدنا عثمانؓ کا معمول تھا جب کسی قبر پر جاتے تو وہاں کھڑے ہوتے اور روتے یہاں تک کہ ان کی ڈاڑھی تر ہو جاتی۔ کسی نے کہا: آپ جنت اور جہنم کو یاد کرتے ہیں (لیکن اس قدر نہیں روتے) لیکن قبر کو دیکھ کر کیوں رونے لگتے ہیں؟ فرمانے لگے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ قبر قیامت کا سب سے پہلا مرحلہ ہے، جو یہاں نجات پائے گا وہ بعد میں بھی نجات پائے گا اور جو یہاں نجات نہیں پائے گا وہ بعد میں اس سے بھی زیادہ سختیاں پائے گا۔ (سنن الترمذی ۲۳۰۸، سنن ابن ماجہ ۴۲۶۷، اسنادہ حسن)

۱۱-سیدنا حسنؓ فرماتے ہیں میں نے امیر المؤمنین ہونے کے باوجود سیدنا عثمانؓ کو مسجد میں اکیلے قیلولہ کرتے ہوئے دیکھا۔

(فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ۸۰۰، سندہ حسن)

۱۲-سیدنا انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے سچا حیا کرنے والا عثمان ہے (فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ۸۰۳، سنن الترمذی ۳۷۹۰، سنن ابن ماجہ ۱۵۴، اسنادہ صحیح)

۱۳-سیدنا عثمان بن عفانؓ نے اپنی شہادت سے ایک دن پہلے فرمایا: رات کو مجھے خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی۔ سیدنا ابوبکرؓ اور سیدنا عمرؓ بھی ساتھ تھے اور مجھ سے فرمایا صبر کرو، روزہ ہمارے ساتھ افطار کرنا ہے، پھر قرآن کریم منگوایا اور کھولا اسی حالت میں شہید ہو گئے۔ (فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ۸۰۹، اسنادہ حسن)

۱۴-رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عثمانؓ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کو خلافت کی قمیص پہنائے گا اور منافقین تم سے اتروانے کی کوشش کریں گے مگر تم اسے مت اتارنا۔ (سنن الترمذی ۳۷۰۵، سنن ابن ماجہ ۱۱۲، اسنادہ حسن)

۱۵-امام حمرانؒ فرماتے ہیں: اسلام لانے کے بعد روزانہ غسل کرنا سیدنا عثمانؓ کا معمول تھا۔ (فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ۷۵۶، سند حسن)

سیدعلی المرتضیٰؓ

۱-شرف صحابیت

۲-جگر گوشہ رسول، سید فاطمہ بتولؓ کے شوہر ہیں۔

۳-ہجرت کی رات نبی کریم ﷺ نے ان کو اپنا نائب بنا کر اپنے بستر پر سلا دیا۔

۴-خلیفہ رابع برحق ہیں۔

۵-سیدنا زید بن ارقمؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سب سے پہلے سیدنا علیؓ نے نماز پڑھی۔

(مسند الطیالسی ۶۷۸، مسند الامام ۴/۳۷۰، خصائص علی للنسائی ۲، اسنادہ حسن)

۶-رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی، فاطمہ، سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہم کو بلا کر فرمایا: اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔

(صحیح مسلم ۲۴۰۴، خصائص علی بن ابی طالب للنسائی ۱۱)

۷-سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوۂ خیبر کے دن فرمایا: کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اللہ اور اس کے رسول اس سے محبت کرتے ہیں (صحابہ کرامؓ نے اس اضطراب کی کیفیت میں رات گزاری کہ آپ ﷺ کے پاس پہنچے اور ہر ایک شخص امید کئے ہوئے تھا کہ آپ ﷺ اسی کو جھنڈا عطا فرمائیں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ ان کی آنکھ میں تکلیف ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو بلاؤ۔ سیدنا علیؓ کو بلایا گیا۔ نبی کریم ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور ان کے حق میں دعا فرمائی تو ان کی آنکھیں اس طرح ٹھیک ہوگئیں گویا تکلیف ہی نہ تھی۔ پھر آپ ﷺ نے ان کو جھنڈا دیا۔ سیدنا علیؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں ان سے اس وقت تک جہاد کرتا رہوں گا جب تک وہ ہماری طرح نہ ہو جائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: نرمی سے روانہ ہونا جب تم ان کے پاس میدان جنگ میں پہنچ جاؤ تو ان کو اسلام کی دعوت دینا اور ان کو بتانا کہ ان پر اللہ کے کیا حقوق واجب ہیں، بخدا اگر تمہاری وجہ سے ایک شخص بھی ہدایت پا جاتا ہے تو وہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ (صحیح البخاری ۳۷۰۱، صحیح مسلم ۲۴۰۴)

۸-نبی کریم ﷺ نے سیدنا علیؓ کو فرمایا کیا تو اس بات پر خوش نہیں ہے کہ تیرے ساتھ میری نسبت رہی ہے جو موسیٰ کو ہارون کے ساتھ تھی۔ مگر میرے بعد نبوت نہیں ہے۔ (صحیح مسلم ۲۴۰۴، خصائص علی للنسائی ۴۹)

۹-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں اور یہ ہر مومن کا دوست ہے۔

(السنۃ لابن ابی عاصم ۱۸۷، خصائص علی للنسائی ۶۸، اسنادہ حسن)

۱۰-سیدہ ام سلمہؓ فرماتی ہیں اے ابو عبداللہ کیا تم میں کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کو برا بھلا کہتے ہیں۔ پھر تم پر اس بات کا ذرا اثر نہیں ہوتا۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو کون برا بھلا کہتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ لوگ سیدنا علیؓ کو برا بھلا کہتے ہیں، البتہ جو ان سے محبت کرتا ہے یقیناً رسول اللہ ﷺ ان سے محبت کیا کرتے تھے۔

(مسند ابی ۱۳/۷۱، المعجم الکبیر للطبرانی ۲۳/۳۲۳، وسندہ حسن)

۱۱-سیدنا علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے متعلق فرمایا: مجھ سے محبت نہیں کرے گا مگر مومن اور مجھ سے بغض نہیں رکھے گا مگر منافق۔ (صحیح مسلم ۷۸، خصائص علی للنسائی ۱۰۰)

۱۲-سوادہ بن حنظلہ کہتے ہیں سیدنا علیؓ کی داڑھی زرد رنگ کی تھی۔ (فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ۹۳۶، الطبقات الکبریٰ لابن سعد ۳/۲۶، اسنادہ حسن)

۱۳-عمرو بن حبشی سے روایت ہے کہ سیدنا حسنؓ نے سیدنا علیؓ کی شہادت کے بعد ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا یقیناً تم سے کل وہ شخص جدا ہوگیا جس سے علم میں اوّلون (قدیم علمائے کرام) آگے نہیں تھے اور نہ ہی بعد میں آنے والے ان کا مقام پائیں گے۔ یقیناً رسول اللہ ﷺ ان کو جھنڈا دیتے اور جہاد کے لئے روانہ کرتے وہ تب لوٹتے جب ان کو فتح ملتی اور انہوں نے اپنے اہل وعیال کے لئے سوائے ۷۰۰ درہم کے کچھ بھی نہیں چھوڑا تا کہ ان کے اہل وعیال اس (سات سو درہم) سے خادم کا بندوبست کرلیں۔

(فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ۹۲۲، صحیح ابن حبان ۹۲۲، مسند البزار ۱/۱۳۴۰، اسنادہ صحیح)

۱۴-سیدنا علیؓ بیت المال میں جھاڑو لگواتے تھے، پھر اسے صاف کرا کر وہاں نماز پڑھتے اس امید سے کہ قیامت کے دن یہ گواہی دے کہ علی نے بیت المال کو مسلمانوں سے نہیں روکا۔

(فضائل الصحابہ لاحمد بن احنبل ۸۸۶، الاستیعاب لابن عبدالبر ۳/۴۹، اسنادہ صحیح)

۱۵-سیدنا علیؓ نے فرمایا ایک قوم میری محبت میں غلو کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوگی اور دوسری قوم میرے ساتھ بغض کے سبب آگ میں داخل ہوگی۔ (السنۃ لابن ابی عاصم ۹۸۳، وسندہ صحیح)

☆☆☆

درویش حضرت عباس پیاسی

نادِ علی کا تاریخی پس منظر اور خواص

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَادِ عَلِيّ مَظْهَرَ الْعَجَآئِبِ تَجِدْهُ عَوْنًا لَّكَ فِي النَّوَآئِبِ، كُلُّ هَمٍّ وَّ غَمٍّ سَيَنْجَلِيْ بِعَظَمَتِكَ يَآاَللّٰهُ بِنُبُوَّتِكَ يَا مُحَمَّدُ وَبِوَ لَايَتِكَ يَا عَلِيُّ يَاعَلِيُّ يَاعَلِيُّ اَدْرِكْنِيْ.

چنانچہ لشکر اسلام غزوہ احد میں منتشر ہوا اور قریب شکست پہنچ چکا تھا پیغمبر ﷺ اسلام کا دندان مبارک شہید ہوا تھا آنحضرت ﷺ کو سخت پریشانی ہوئی۔ یہ مشہور ہو چکا تھا کہ پیغمبر اسلام شہید ہو چکے ہیں پس اسی اثناء میں جبرائیل امینؑ پیغمبرؐ کے خدمت میں یہ کلمات لے کر نازل ہوئے كُلُّ غَمٍّ سَيَنْجَلِيْ بِوَلَايَتِكَ يَاعَلِيُّ يَاعَلِيُّ يَاعَلِيُّ حضور رسالت مآب ﷺ بزبان وحی یہی کلمات با آواز بلند فرمانے لگے کہ اچانک حضرت شاہ ولایت امیر المومنین امام المتقین اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے لشکر کفار سے جنگ ہوئی بعض کو واصل جہنم کیا اور بقیہ کو شکست اٹھانا پڑی علی علیہ السلام کے بابرکت وجود سے تمام غنیمتیں لشکر اسلام نے حاصل کیں اس عبارت کو (نادعلیؓ کا نام ایسے دے دیا گیا جس طرح سورۂ توحید کو سورہ قل ہو اللہ احد اور سورہ قدر کو انا انزلناہ کہا جاتا ہے)

خصوصیات نادر علیؓ مختلف طریقوں کا عمل وفوائد

نادعلیؓ کے چند فوائد درج ذیل ہیں۔ ☆ رزانہ ۷۰ر مرتبہ پڑھنے سے دشمن مغلوب ہوں گے۔ ☆ دشمن کو ذلت وخواری وشکست فاش پہچانے کے لئے ۶ر روز کا عمل ہے روزانہ ۱۰۰ر مرتبہ نادعلیؓ پڑھے خدائے لایزال کی مدد سے دشمن ذلیل وخوار ہوں گے۔ ☆ جو شخص شر اعداء سے مکمل طور محفوظ رہنا چاہے تو روزانہ ۱۰۰۰ر مرتبہ نادعلیؓ پڑھے انشاءاللہ دشمن کے شر سے محفوظ رہے گا ☆ دشمن خود بخود گھر چھوڑ جائیں اور آپ کو ان سے کلی نجات حاصل ہو جائے ۳۰ر روز کا عمل ہے ہر روز ۳۰ر مرتبہ پڑھے انشاءاللہ دشمن پریشان حال ہو جائے گا۔ ☆ اگر دشمن کے درمیان اختلاف چاہتے ہو تو ۶۵ر مرتبہ نادعلیؓ پڑھو۔ ☆ دشمن پر مکمل غلبہ حاصل کرنے کے لئے ۵ر دن کا عمل ہے روزانہ ۵۰ر مرتبہ نادعلیؓ پڑھے تو انشاءاللہ نجات کامل ملے گی۔ ☆ جب دشمنوں میں گھر جائے اور بظاہر جان بچانے کا کوئی ذریعہ معلوم نہ ہوتا ہو تو ۷۰ر مرتبہ نادعلیؓ پڑھے انشاءاللہ دشمن اندھا ہو جائے گا یعنی دشمن کی نگاہوں سے چھپ جائے گا اور نجات وسلامتی حاصل ہوگی۔ ☆ دشمن کی زبان بندی کے لئے ۳ر روز کا عمل ہے روزانہ ۱۰۰ر مرتبہ نادر علیؓ پڑھے۔ ☆ دشمنوں کا خاتمہ کرنے کے لئے ۷ر روز کا عمل ہے روزانہ ۷۰ر مرتبہ نادعلیؓ پڑھے انشاءاللہ بعون خدائے لایزال دشمن مقہور ومغلوب ہوگا۔ ☆ برائے دفع شر ودشمن ۲۰ر روز کا عمل ہے روزانہ ۷۰ر مرتبہ نادعلیؓ پڑھے۔ ☆ دشمنی دور ہوگی لطف وعنایات حاصل ہوگی ۲۰ر روز کا عمل ہے روزانہ ۲۰ر مرتبہ نادعلیؓ پڑھے۔ ☆ جادو کے اثر کو باطل کرنے کا طریقہ کسی برتن میں سات کنوؤں کا پانی جمع کریں پھر اس پانی میں تازہ جنگلی شہد ملا لیں جسے عام آنکھیں نہ دیکھ چکی ہوں اب اس پر نادعلیؓ پڑھیں اور مریض کو پلائیں ان شاءاللہ جادو کا اثر زائل ہوگا۔ ☆ جادو کا اثر ختم کرنے کے لئے بروز جمعہ صبح ۴۸ر مرتبہ پڑھیں ان شاءاللہ جادو کا اثر زائل ہوگا۔ ☆ نظر بد کے اثرات زائل کرنے کے لئے اور زبان بندی کے لئے ۳ر روز کا عمل ہے روزانہ ۳۰ر مرتبہ نادعلیؓ پڑھے چشم بد کے اثرات سے محفوظ رہے گا اور دشمنوں کے برے ارادوں سے نجات ملے گی۔ ☆ زہر کے اثر کو دور کرنے کے لئے نادعلیؓ کو چینی کے پیالے پر مشک وزعفران سے لکھے اور پھر اسے پانی سے دھولیں مریض کو پلائیں انشاءاللہ زہر کا اثر دور ہوگا۔ ☆ اگر کسی پر حاکم، بادشاہ بے گناہ غصہ کرتا ہو اور رنجیدہ رہتا ہو تو اس کے دل میں نرمی وجذبہ رحم دلی پیدا کرنے کے لئے ۷ر مرتبہ نادعلیؓ پڑھے انشاءاللہ ظالم کا غیظ وغضب ولطف وعنایت میں بدل جائے گا۔ ☆ بادشاہوں، حاکموں کے درباروں میں کامیابی کے لئے

۶ روزہ عمل ہے روزانہ ۱۰۰ مرتبہ نادعلیؓ پڑھے۔ ☆ دلی مراد پوری ہونے کے لئے ۳ مرتبہ نادعلیؓ پڑھے ان شاء اللہ حاجت شرعی جس کا ارادہ کیا ہے پوری ہوگی۔ ☆ اگر کسی کو کوئی مشکل درپیش ہو تو ہر صبح کو ۴۰ مرتبہ نادعلیؓ پڑھے ☆ دلی حاجات ۵ روز کا عمل ہے روزانہ ۵۴ مرتبہ نادعلیؓ پڑھے۔ ☆ ۶۵ مرتبہ نادعلی پڑھنے سے بے خوابی دور ہوگی اور انشاء اللہ پرسکون نیند آئے گی۔ ☆ غربت وفقر وپریشانی کی دوری کے لئے روزانہ ۵۰۰ مرتبہ نادعلیؓ پڑھے انشاء اللہ رہتی زندگی خوش حالی اور بے نیازی سے گزرے گی فقر وفاقہ دور ہوگا پریشانیوں سے کلی نجات حاصل ہوگی۔ ☆ اگر کوئی شخص کسی مرض میں مبتلا ہو اور دنیا کے طبیب عاجز آجائیں تو ۷۰ مرتبہ پانی پر نادعلی پڑھے اور مریض کو پلائیں انشاء اللہ شفاء کاملہ حاصل ہوگی۔ ☆ جملہ امراض کی شفایابی کے لئے ہر روز ۷۰ مرتبہ نادعلیؓ پڑھے انشاء اللہ شفا ہوگی۔ ☆ چھپے ہوئے خزانوں کے ظاہر ہونے کے لئے ۴۰ دن کا عمل ہے روزانہ ۷۰ مرتبہ نادعلیؓ پڑھے انشاء اللہ اس کے لئے خزانے ودفینے ظاہر ہوں گیں۔

☆ برائے کشف اسرار غیوب پردہ غیب سے راز خداوندی معلوم کرنے کے لئے ۴۰ روز کا عمل ہے روزانہ ۱۶۷ مرتبہ نادعلیؓ پڑھے انشاء اللہ اسرار علم لدنی اور پردہ غیب سے راز ہائے خداوندی ظاہر ہوں گے۔

☆ (عالم خواب) نیند کی حالت میں حضور رسالت مآب ﷺ کی زیارت حاصل ہوگی سوالاکھ انبیاء کرام کی زیارت ہوگی سوتے وقت ہر رات ۳۰۰۰ مرتبہ نادعلیؓ پڑھ کر سوئے انشاء اللہ حضرت ختمی مرتبت ﷺ اور اولوالعزم انبیاء کرام کی زیارت ہوگی۔ ☆ بدبختی کے زائل ہونے اور کامیابی وخوشحالی کے لئے ۱۰۰ مرتبہ روزانہ نادعلیؓ پڑھے۔ ☆ تمام مشکلات، مہمات اور جملہ دشواریوں کے حل کے لئے نادعلیؓ کا بکثرت ورد کرنا اکسیر ہے۔ ☆ پردہ غیب سے حاجات پوری ہوں گی روزانہ ۵۰۰ مرتبہ نادعلیؓ پڑھے۔ فقر وپریشانی کے دور ہونے کے لئے اور دولت وثروت کے لئے روزانہ ۱۸ مرتبہ نادعلیؓ پڑھے۔ ☆ فتح کامل وامور دنیا میں مکمل کامیابی کے لئے ۵ روز کا عمل ہے روزانہ ۴۰۰ مرتبہ نادعلیؓ پڑھے۔ ☆ عزت، وقار، ترقی مراتب روزانہ ۱۰ مرتبہ نادعلیؓ پڑھے۔ ☆ تنہائی، وحشت کی دوری، اور قید وبند سے نجات کے لئے روزانہ ۱۶۵ مرتبہ ☆ اسی طرح قید وبند سے نجات کے لئے روزانہ ۷ مرتبہ نادعلیؓ کا ورد کریں۔ ☆ روزانہ ۷۰ مرتبہ نادعلیؓ پڑھنے سے علم وحکمت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

جیون ساتھ کا انتخاب کریں

عدد معلوم کرنے کا طریقہ

مثلاً شہزاد کا عدد معلوم کرنا ہے۔

ش ہ ز ا د

۳ ۵ ۷ ۱ ۴ = ۲۰ صفر کی کوئی قیمت نہیں

پس شہزاد کا عدد ۲ رہا اس طریقہ سے آپ دیگر ناموں کے اعداد معلوم کرسکتے ہیں۔

اعداد	حروف
۱	ا۔ی۔ق۔غ
۲	ب۔ک۔ر
۳	ج۔ل۔ش
۴	د۔م۔ت
۵	ہ۔ن۔چ
۶	و۔س۔خ
۷	ر۔ع۔ز
۸	ح۔ف۔ص
۹	ط۔ص۔ظ

عدد ۱	عدد ۳، ۱، ۴، ۵، ۷ کے ساتھ شادی کرنی چاہئے جبکہ ۲، ۶، ۸، والوں کے ساتھ ہرگز شادی نہیں کرنی چاہئے۔
عدد ۲	۲، ۴، ۶، ۹ والوں کے ساتھ شادی کرنی چاہئے جبکہ ۱، ۳، ۵، ۷، ۸ والوں کے ساتھ ہرگز شادی نہیں کرنی چاہئے۔
عدد ۳	تمام اعداد کے ساتھ شادی کرنی چاہئے ماسوائے ۲ اور ۴ کے۔
عدد ۴	تمام اعداد کے ساتھ شادی کرنی چاہئے ماسوائے ۳، ۶ کے۔
عدد ۵	۲، ۶، ۹ کے علاوہ تمام اعداد کے ساتھ زادواجی زندگی گزار سکتے ہیں۔
عدد ۶	۲، ۳، ۶، ۹ والوں کے سا شادی کرنی چاہئے۔
عدد ۷	۲ اور ۶ کے علاوہ باقی تمام اعدا کے ساتھ شادی کر سکتے ہیں۔
عدد ۸	۳، ۴، ۵، ۷ والوں کے ساتھ کرسکتے ہیں۔
عدد ۹	سوائے ۵ اور ۸ کے تمام اعداد والوں کیک ساتھ بیاہ ہوسکتا ہے۔

پیاز

دنیا بھر میں وہ مشہور عام سبزی ہے جس کے بغیر کوئی سالن پکانا ممکن نہیں اور نہ ہی کوئی سالن اس کے بغیر مزیدار بنتا ہے، اس کی بھی چند اقسام تھیں مگر وہ کسی بیان کے لائق نہیں کیوں کہ سبھی اقسام کی تاثیر یکساں ہے۔ یہ قدرت کا ایک عطیہ ہے، اسے ہانڈی میں مسالہ کی جگہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کا اچار بھی سرکہ وغیرہ میں ملا کر بنایا جاتا ہے۔ چٹنی بھی تیار کی جاتی ہے اور بطور سلاد بھی اسے کھایا جاتا ہے۔

اجزاء : نشاستہ، پروٹین، نمکیات، فاسفورس اور وٹامن بی و ای جی اس کے اجزاء میں ہے جب کہ اس کا مزاج گرم اور خشک ہوتا ہے۔ یہ سفید اور سرخ دو رنگوں میں ہوتا ہے۔

خصوصیات و علاج : پیاز وہ نعمت ہے جب قوم بنی اسرائیل من وسلویٰ کھاتے کھاتے اکتا گئی تو اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پیاز، مسور اور لہسن کی تمنا کی تھی۔

پہلے پہل پیاز کی اہمیت سے کیمیادان اور علم طب کے موجود آگاہ نہ تھے، مگر بعد تحقیق جب اس میں وٹامن ج بھی دریافت کی گئی تو یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ وہ مفید عالم اور کامیاب غذا ہے جس کی کچھ اپنی خصوصیات ہیں، اسے اگر کچی حالت سے سبزی کے طور پر پکایا جائے تو اسمیں سے کچھ کم نہیں ہوتا بلکہ اس کے حیاتین کی مقدار پکنے کے بعد بڑھ جاتی ہے، یہ ہر چند کم محنت اور معمولی چیز ہے مگر فوائد میں یہ سب سے بڑھ کر ہے۔ اس کا پانی آنکھوں میں آنسو لاتا ہے جب اسے کاٹا یا چھیلا جائے تو آنکھیں رونے لگتی ہیں۔

پیاز کی ایک تاریخ ہے، ہم یہاں اس کا بیان چیدہ چیدہ کریں گے۔

علم طب یونانی کے پرانے حکماء اس کے فوائد سے بخوبی آگاہ تھے اور اس امراض کے سد باب کے لئے استعمال میں لائے تھے۔ اس کے بارے میں دنیا کے مشہور مفکر حکیم پاتی گور اس نے ایک عظیم کتاب تحریر کی ہے، روم کے مشہور زمانہ فلسفی پلائی نے پیاز کے ستائیس وہ فائدے تحریر کئے ہیں جو زندہ رہنے کے لئے سنگ میل ہیں اور جنہوں نے پیاز کی اہمیت کو بیحد زیادہ کر دیا ہے اور روم کا مشہور زمانہ بادشاہ نیرو جس نے روم کو جلا کر اس کی تباہی کا تماشا دیکھا تھا علم موسیقی اور گانے کا رسیا بھی تھا، وہ اپنی آواز کو سریلی بنانے کے لئے سال کے بارہ ماہ پیاز کا استعمال کرتا تھا۔ پاکستان میں ملکہ ترنم نور جہاں جو اپنی سریلی آواز کے لئے دنیا بھر میں لاثانی ہیں اپنے ایک انٹرویو میں اپنی پسندیدہ سبزی پیاز بتلاتی ہیں اور مشہور عالم لوگوں نے بھی اپنی آواز کو سریلی بنانے کے لئے رنگ کو گورا کرنے کے لئے اور ذہن کو تیز کرنے کے لئے پیاز سے مدد لی ہے۔ یہ دنیا بھر کی مشہور سبزی ہے جو قدم قدم پر مختلف علاج معالجوں میں کام آتی ہے۔ اسے ہر دور میں ہر قسم کے انسانوں نے نعمت خداوندی تسلیم کیا ہے۔

جزائر عرب الہند میں آج بھی یہ رواج ہے کہ مریض کا کمرہ چھوت سے پاک کرنے اور جراثیم کو ختم کرنے کے لئے وہاں ہر روز پیاز چھیل کر پھیلا دی جاتی ہے۔

آئرلینڈ کے لوگ اسے کھانسی، نزلہ اور زکام کے لئے بطور دوا استعمال کرتے ہیں۔

مصر والے اسے دیوتا خیال کرتے ہیں اور اس کی پوجا کرتے ہیں اور قدیم مصر کا وہ کاریگر جو اہرم بنایا کرتے تھے لاکھوں پونڈ پیاز ہر روز کھایا کرتے تھے۔

زمانہ وسطیٰ کے لوگ مریضوں کے پاس جانے سے پہلے ہاتھوں میں پیاز پکڑ لیا کرتے تھے یا پیاز کا پانی ہاتھوں میں لگا لیا کرتے تھے تاکہ مریض سے چھوت یا جراثیم اثر نہ کریں مگر دور جدید میں گھریلو خواتین پیاز چھیلنے کے بعد کئی بار پانی سے صابن لگا کر ہاتھ صاف کرتیں تاکہ پیاز کی بو ختم ہو جائے۔

قدیم اطباء کا قول ہے کہ اگر بچھو یا بھڑ کاٹ لے تو پیاز کا پانی وہاں لگا دیں درد دور ہو جائے گا اور زہر اپنا اثر نہ کرے گا۔

یہ بات طے شدہ ہے کہ اگر ہاتھ میں پیاز کی گانٹھ ہو تو لو نہیں لگ سکتی۔

معدہ کو طاقت دینے میں بے حد مفید ہے، اس کا پانی آنکھ میں ٹپکانا اور معہ جرب اور شروع نزول الماء کے ہمراہ شہد آنکھوں کے امراض اور نظر کی کمزوری کے لئے آنکھوں میں لگانے سے غلیظ مواد خارج ہو جاتا ہے اور آنکھوں کو شفا ملتی ہے۔

اسے اگر پاس رکھا جائے یا دہی کے ہمراہ یا سادہ کھائی جائے تو امراض سے بچاتی ہے اور پانی کی خرابی کے باعث کوئی اندیشہ کا امکان ہو تو اسے سرکہ کے ہمراہ کھانا چاہئے۔

کانوں کے امراض کے لئے بے حد مفید ہے، اس کا عرق کانوں میں ٹپکانے سے ثقل سامعہ اور دوری وطنین کو فائدہ حاصل ہوتا ہے اور کانوں کی میل کو یہ عرق صاف کرتا ہے۔

اگر پیشاب بند ہو اور مثانہ کا تشنج ہو تو پیاز کو باریک پیس کر آٹا، گیہوں و پسی ہوئی پیاز کھولتے پانی میں ڈال کر پلٹیس بنالیں اور اسے پیٹ پر باندھ دیں، یقیناً پیشاب جاری ہو جائے گا اور تشنج مثانہ کو شفا ہوگی۔

اگر بلغمیت اور سردی سے حیض بند ہو گیا ہو تو پیاز کو خوب گھی میں سرخ کر لیں اور روٹی کو خوب چپڑ کر اس میں مخلول کر دیں اور کھائیں، حیض جاری ہو جائے گا۔

پیاز کو پیس کر اس کا لیپ بالوں پر کر دینے سے سیاہ بال اگنے شروع ہو جاتے ہیں۔

بدن پر سیاہ داغ موجود ہو تو اس پر پیاز کا عرق لگاتے رہنے سے یہ ختم ہو جاتا ہے۔

پیاز کے بیج سدہ کو کھولتے ہیں اور بھوک لگانے کا باعث ہیں۔

اسے پکا کر ورموں پر اس کا لیپ کر دینے سے ورم تحلیل ہو جایا کرتے ہیں۔

آٹھ دس پیاز لیں اور انہیں خوب کوٹ لیں، گودہ بنا کر اسے آگ پر پکائیں اور اس وقت اس میں سرکہ اور روٹی ملالیں، اسے چند منٹ بلائیں اور پھر نمونیہ (ذات الریہ) میں قابل برداشت حال میں پوٹلی میں ڈال لیں اور حصہ مارف کی جانب سینہ پر رکھیں جب تک حالت درست ہونے کی طرف رجحان نہ ہو یہ عمل جاری رکھیں، نمونیہ درست ہو جائے گا اور کسی بھی دیگر علاج سے پہلے مریض شفایاب ہوگا۔

نصف چھٹانک پیاز کا پانی صبح سویرے سے پلاتے رہنے سے گردہ و مثانہ کی پتھری ریزہ ریزہ ہو کر خارج ہو جاتی ہے، یہ پانی نہار منہ پینا شرط ہے۔

پیاز چھیل کر اسے دھولیں اور اس پر کھانے والا نمک چھڑک لیں، جب شدید ہچکی آ رہی ہو تو یہ مریض کو دیں، ہچکی بند ہو جائے گی، کئی روز سے ہچکی آ رہی ہو تو چند روز اسے کھانے سے ہمیشہ کے لئے ہچکی بند ہو جائے گی۔

پیاز کا رس ایک دو قطرہ ناک میں ٹپکائیں، نکسیر بند ہو جائے گی۔

سفید پیاز حسب ضرورت لیں اور انہیں خشک کر لیں اور پھر انہیں خوب کوٹ کر اس کا سفوف بنالیں اور احتیاط سے رکھ لیں۔ مریض کو آدھ پاؤ دہی میں چھ ماشہ ملا کر کھلا دیں۔ اگر بے حد اسہال ہو تو ایک گھنٹہ بعد دوسری خوراک دے دیں، صرف دو خوراک کافی ہیں، دو گھنٹے کے بعد ایک دست آئے گا اور پیچش بھی ختم ہو جائے گی۔ غذا میں چاول اور دہی کے علاوہ اور کچھ کھانے کو نہ دیں۔

کچی پیاز کھانے اور پیاز پاس رکھنے سے طاعون اور دوسرے وبائی امراض قریب نہیں آسکتے۔

بھنی ہوئی پیاز پھوڑوں پر باندھ دینے سے درد اور سوجن ختم ہو جاتی ہے اور پھوڑے پھٹ جاتے ہیں۔

پیاز کو آگ پر بھون لیں اور پھر اس کا چھلکا دور کر کے اسے گھی میں بریاں کریں، یہ گرم گرم پیاز بواسیر کے مسوں پر باندھ دیں، مسے ختم ہو جائیں گے اور درد فوری بند ہو جائے گا۔

نوشادر برابر مقدار میں پیاز کے رس میں رگڑیں جہاں تک کہ دونوں یک جان ہو جائیں، اسے شیشی میں بھر لیں، بچھو کاٹنے کا

کامیاب علاج ہے، اس کے چند قطرے متاثرہ مقام پر لگا دینے سے درد ختم اور زہر کو آرام ملتا ہے۔

پیاز کا رس کپڑے میں چھان لیں اور ہمراہ سیاہ سرمہ تین روز اسے کھرل کریں، جب رس خشک ہوجائے تو مزید رس ملا دیں۔ آنکھوں میں یہ سرمہ لگاتے رہیں، دھند، جالا، موتیابند اور آشوب چشم کے لئے یقینی شفا ہے۔

ایام ہیضہ میں اگر پیاز کاٹ کر گھر میں رکھ لیں تو اس گھر میں ہیضہ کا داخلہ تک نہ ہوگا۔

پیاز آگ میں بھون لیں اور اس کا رس نکال کر گرم گرم پلائیں، پیٹ درد کو شفا حاصل ہوگی۔

پیاز گھوٹ لیں اور اسے گلے پر لگائیں، اس سے خناق، گلے کا درد اور گلے کی سوجن کو آرام ملے گا۔

چند کالی مرچیں اور آدھی چھٹانک پیاز لیں اور اسے پیس کر لئی بنالیں اس میں کسی قدر پانی شامل کرلیں اور ہیضہ کے مریض کو چھٹانک چھٹانک بھر دیتے رہیں۔

درد، گھبراہٹ اور قے کو افاقہ ہوگا اور چند خوراک کھانے سے مریض یقیناً مکمل صحت مند ہوگی۔

موسم برسات میں اس کا زیادہ استعمال کریں، موسمی بیماریاں قریب نہ آئیں گی۔

پیاز کا اچار کھانے سے ریاح کو بیحد فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ تلی کے ورم کا سب سے کامیاب علاج پیاز خود ہی ہے۔

پیاز کچل کر اپنے زخم پر باندھیں، زخم کو آرام آجائے گا۔

پیاز کاٹ کر کھانے سے قبل اسے پانی سے دھولیں، پیاز سے تبدیلی آب وہوا کا طبیعت پر منفی نتیجہ نہیں ہوتا۔

پیاز کاٹ کر گلے پر لگائیں، گلے کی سوجن اور گلے کے دیگر امراض ختم ہوجائیں گے۔

خارش میں پیاز کا رس ملنے سے آرام آجاتا ہے اور خارش دور ہوجاتی ہے۔

پیاز کے رس میں روئی کی بتی بنا کر اسے تر کرلیں اور پھر اسے خشک کرکے تلوں کے تیل کے دیئے میں جلائیں اور اس طرح کا کاجل تیار کرلیں۔ یہ کاجل آنکھوں میں لگائیں، پھولا دور ہوجائے گا، بے حد کامیاب نسخہ ہے۔

پیاز کا رس اور کریلے کا رس ہم وزن ملا کر ہیضہ کے مریض کو دینے سے اسہال بند ہوجاتے ہیں۔

شہد میں پیاز کا رس ملا کر دھیمی آگ پر پکائیں، جل جائے، نصف تا ایک تولہ رات کو کھائیں، مقوہ باہ ہے، منی کو پیدا کرتا ہے اور گاڑھا کرتا ہے۔

پیاز کا پانی لے کر اسے عام پانی میں ڈال کر اس قدر پکائیں کہ یہ آدھا رہ جائے، یہ پانی پیشاب کی جلن والے مریض کو دیں، یقینی شفا نصیب ہوگی۔

دہی اور پیاز کا رس ملا کر پینے سے خونی پیچش دور ہوجاتی ہے۔

گنجا شخص پیاز کا پانی سر پر ملتا رہے تو بال گرنا بند ہوجائیں گے اور گرے ہوئے بال پھر اگ آئیں گے۔

پیاز کا رس جوؤں والے سر پر ملیں تو جوئیں مرجائیں گی۔

پیاز کاٹ کر سونگھ لیں درد سر ختم ہوجائے گا، آزمودہ اور مجرب ہے۔

باؤلے کتے کے کاٹنے پر پیاز کھلائیں اور زخم پر لگائیں، شفا حاصل ہوگی۔

سن سڑوک کا مجرب اور کامیاب علاج پیاز کھانا ہے۔

پیاز کھانے سے منہ سے بدبو آنے لگتی ہے، اس کے تدارک کے لئے شکر یا کشنیز کے سبز پتے کھائیں۔

درد سر کے لئے پیاز کو کوٹ کر پاؤں پر ملنے سے بھی آرام آجاتا ہے۔

مرگی والے مریض کے ناک میں پیاز کے عرق کے چند قطرے ڈال دیں، مریض کو ہوش آجائے گا۔

☆☆☆

مقصدی طنز و مزاح

اذانِ بت کدہ

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

ابو الخیال فرضی

بچپن ہی سے رمضان آنے کی خوشی مجھے کچھ زیادہ ہی ہوتی تھی کیوں کہ یہ تو جانی پہچانی بات تھی کہ ہمارے گھروں کے دسترخوان رمضان میں کافی وسیع ہو جاتے تھے اور جو چیزیں خواب میں بھی کھانے کو نہیں ملتی تھیں وہ حقیقت میں دسترخوان پر پوری طرح دندناتی نظر آتی تھیں اور کمال یہ تھا کہ ان چیزوں کو بے تحاشہ کھانے کے بعد بھی نہ پیٹ میں درد ہوتا تھا اور نہ ڈکاریں آتی تھیں، عام دنوں میں ڈکاریں آکر سارا بھانڈا پھوڑ دیتی ہیں اور اچھے خاصے شریف لوگ بھی اس غلط فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں کہ ہم سے بسیار خوری کا عمل سرزد ہو گیا ہے لیکن ماشاء اللہ رمضان میں جس قدر چاہو کھاؤ اور جتنا چاہو پیو، پیٹ بھی اپنی حدوں میں رہتا ہے اور ڈکاریں گدھے کے سر سے سینگ کی طرح غائب رہتی ہیں۔

جوں جوں عمر بڑھتی رہی رمضان کے مزے کچھ زیادہ ہی آنے لگے، بالغ ہونے سے پہلے جو شرارتیں ہم نے کی تھیں وہ عجیب تھیں، جب کبھی ان کا خیال آجاتا ہے تو ہماری روح بھی پسینے پسینے ہو جاتی ہے اور کراماً کاتبین بھی اپنی شرم کو چھپانے کے لئے بچوں کی طرح اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیتے ہیں، جب ہم ان شرارتوں کے بارے میں سوچتے ہیں تو یقین نہیں آتا کہ ہم جیسے مادر زاد شریف لوگوں سے اس طرح کی شرارتیں کیسے وجود میں آگئی تھیں، گھر والے ہمیں مسجدوں کی طرف ہنکا دیا کرتے تھے اور ہم گھر والوں کے سامنے اس طرح وضو نہایت حسن نیت کے ساتھ کیا کرتے تھے کہ جیسے اب ہمارا وضو قیامت تک نہیں ٹوٹے گا اور گھر والوں کو مطمئن کرنے کے لئے اپنے چہرے پر ہم حسن بصریؒ والی بزرگی طاری کر لیا کرتے تھے کہ جیسے ہم سچ مچ کے اللہ والے ہو گئے ہیں اور جیسے اب چالیس سالوں تک ہمارا ہنسنے کا بھی کوئی ارادہ نہیں ہے، گھر سے نکلتے وقت ہماری چال فضیل ابن عیاض جیسی ہوتی تھی اور گھر سے باہر قدم رکھتے ہی ہمارے اندر کا شیطان جو کسی وجہ سے رمضان میں گرفتار نہیں ہوتا تھا، باہر آجاتا تھا اور ہم دیرینہ تعلقات کی وجہ سے اس کا ساتھ دینے پر مجبور ہو جاتے تھے، دوران تراویح مسجد میں اس قدر شور مچاتے تھے کہ بے چارے حافظ کو ایک ایک آیت میں کئی کئی بار لقمہ دینا پڑتا تھا، اکثر نمازی سلام پھیرنے کے بعد بار بار پیچھے مڑ کر دیکھتے تھے بالخصوص وہ نمازی جن بے چاروں کو پہلی بار نماز پڑھنے کی توفیق نصیب ہوتی تھی وہ اس طرح ہمیں گھور کر دیکھتے تھے کہ جیسے آخرت میں ملنے والے عذاب سے پہلے ہی ہمیں نمٹا لیں گے اور ہمارا حال یہ تھا کہ ہم سلام پھیرتے ہی ایسے معصوم عن الخطا سے بن جاتے تھے کہ جیسے اب پوری طرح سدھر چکے ہیں اور اب شرارت کرنے کا ہم نام تک نہیں لیں گے اور شرارتیں بھی کیسی! اُف ہمارے ماں باپ کے اللہ تعالیٰ! ایک نمازی کے لٹکے ہوئے کُرتے میں مسجد کا لوٹا ہی باندھ دیا تھا اور اس میں پانی بھی بھر دیا تھا، جب وہ سجدے سے اٹھے تو لوٹا الٹا ہوا اور پانی گر گیا جس سے ان کے کپڑے بھی گیلے ہو گئے اور مسجد کی چٹائی بھی، انہوں نے نیت نہیں توڑی لیکن سلام پھیرتے ہوئے انہوں نے قاری باسط کے لہجے میں کہا، کیا تمہارے ماں باپ نے تمہیں یہی تربیت دی ہے؟ اس طرح کی حرکتوں کی وجہ سے کئی بار مسجدوں سے نکالے گئے اور کئی بار اُن نمازیوں کی زبان سے گالیاں سنیں جو نئے نئے تھے اور نیک بن کر مسجدوں پر اپنی اجارہ داری ثابت کیا کرتے تھے۔

شدہ شدہ ہم ایک دن خواہ مخواہ ہی بالغ ہو گئے، ہم جانتے تھے کہ ہمارے بالغ ہونے کی خبر کسی کو نہ ہو، کیوں کہ بالغ ہونے کے بعد نہ جانے کون کونسی ذمہ داریاں ہمارے سروں پر مسلط کر دی جاتیں، اس لئے ہم چاہتے تھے کہ ہم بچے ہی بنے رہیں تا کہ ہم کسی شرارت کے بعد سزا کے حقدار قرار نہ پائیں لیکن ہلکی ہلکی مونچھیں جب ہماری ناک کے عین نیچے پھوٹنے لگیں تو گھر والوں کو یہ اندازہ ہو گیا کہ ہم بالغ ہو گئے ہیں،

ہماری مونچھوں کی کونپلیں جب سر اُبھارنے لگیں تو ماں باپ کے دلوں میں یہ ارمان مچلے کہ صاحب زادے کا پہلا روزہ رکھوایا جائے۔ پہلا روزہ رکھنے کا شوق کس کو نہیں ہوتا، چنانچہ میں بھی ازراہِ ایمان طفولیت کے دور سے یہ خواہش رکھتا تھا کہ میرا بھی پہل کا روزہ رکھوایا جائے اور پھر یار دوستوں اور رشتے داروں کو مدعو کیا جائے، مجھے آج تک یاد ہے کہ میرے پہلے روزے کی گونج پورے خاندان میں مچی ہوئی تھی اور خاندان کے تمام شریف لوگوں کو یہ حیرت بھی تھی کہ میں روزہ کیسے رکھ لوں گا، دراصل میں اس قدر شریر تھا کہ مجھ سے یہ توقع رکھنا کہ میں کوئی نیک کام کرسکتا ہوں ایک طرح کا امرِ محال تھا، میں دو رکعت نماز جو دو منٹ میں پوری ہوجاتی تھی اس میں بھی کوئی نہ کوئی شرارت کرگزرتا تھا، پھر روزہ تو دن بھر کی عبادت تھی بھلا کیسے ممکن تھا کہ میں پورا دن روزے دار بنا رہوں، لیکن جب اپنے طریقے سے پورے خاندان میں یہ اعلان ہوا کہ ابوالخیال فرضی کا پہلا روزہ رکھوایا جارہا ہے تو بعض ایسے لوگ بھی مجھ پر رحم کھانے لگے جو پچھلی آٹھ پشتوں سے میرے مخالف تھے، چقندر میاں مجھ سے چند سال بڑے تھے، روزہ رکھنے کی خبر سن کر میرے پاس آئے اور کہنے لگے آپس کی مخالفت اپنی جگہ لیکن مجھے تم پر ابھی سے رحم آرہا ہے تم کس طرح بھوک اور پیاس کو برداشت کرسکو گے۔

بھائی، اب روزہ رکھنا تو پڑے ہی گا، یہ گھر والے کہاں مانیں گے، میں رودینے کے سے انداز میں بولا۔

تم تیار ہی مت ہو۔'' انہوں نے سازش کرنے کے انداز میں مشورہ دیا تھا۔''

جب میری ختنہ ہوئی تھیں، میں نے کس قدر رواویلا مچایا تھا، لیکن گھر والوں نے وہ اڑی چڑیا کہہ کر اپنی ساری خواہش پوری کرلی تھیں۔

اس موقع پر میری باجی نے بہت اچھا رول ادا کیا تھا، انہوں نے ایک دن پہلے مجھ سے کہا تھا کہ دیکھو بچہ، روزہ اللہ کے لئے ہوتا ہے لیکن روزے دار پر دنیا والوں کی خاص نظر ہوتی ہے اور اللہ میاں تو غلطیوں کو معاف بھی کردیتے ہیں لیکن یہ دنیا والے کسی غلطی کو معاف نہیں کرتے، لہٰذا تم سب کے سامنے سچ مچ کے روزے دار بنے رہنا، تمہاری صورت پر صبح ۸ بجے سے بارہ بجنے چاہئیں، دن میں زیادہ ہنسنا بھی مت، ہنسنے سے بھی شک پیدا ہوگا بس روتی صورت بنائے رکھنا۔ اگر پیاس لگے تو باتھ روم میں جاکر پانی پینے کے ارمان پورے کرلینا لیکن خدا کے لئے سب کے سامنے آخری لمحے تک روزے دار ہی بنے رہنا تاکہ ہماری تقریب کا بیڑہ غرق نہ ہو، آپ تو جانتے ہی ہیں کہ میں تو دو سال کی عمر سے ہی بہت سمجھ دار تھا، باجی کی یہ نصیحت سن کر میں نے کہا، جب آپ نے پہلا روزہ رکھا تھا تب آپ نے باتھ روم میں پانی کس وقت پیا تھا۔

چل خبیث، باجی نے میرے ہلکا سا ایک چپت لگایا اور مجھ سے دور ہوگئیں، یہ بڑے لوگ سب کے سب ایک جیسے ہوتے ہیں وہ مجھے جو سمجھا رہی تھی اس کی منصوبہ بندی تو میں پہلے ہی کرچکا تھا اور پھر ہوا بھی یہی میں نے اپنے روزے کو کسی بھی طرح دو چار بار کھا پی کے پورا کرلیا، اور شام تک گھر والوں کی طرف سے اس قدر شفقتیں موصول ہوئیں کہ بس مزہ ہی آگیا، پیسے بھی خوب ملے اور گھر میں افطاریاں بھی مزے مزے کی تیار ہوئیں، اس کے بعد کئی رمضان تو ایسے ہی گزرے کہ روزہ تو اپنے ایمان کا بھرم قائم رکھنے کے لئے رکھ لیا لیکن غسل خانہ وغیرہ میں اپنی پیاری پیاری باجی کی نصیحتوں پر عمل کرتا رہا اور سب کے سامنے صورت اس طرح کی بنائے رکھی کہ بس اب مرا اور جب مرا، پھر آہستہ آہستہ سچ مچ کے روزے رکھنے کی عادت سی پڑگئی اور اب تو روزوں سے اس قدر انسیت سی ہوگئی ہے کہ اگر میرا بس چلے تو میں ایک دن میں دو دو روزے رکھ لوں۔

اگر آپ برا نہ مانیں تو ایک بار عرض کروں کہ ہمارے دور میں یعنی بچپن کے دور میں جو لوگ روزے نہیں رکھتے تھے وہ اپنے چہرے پر مردنی سی طاری رکھتے تھے تاکہ دیکھنے والوں کو یہ اندازہ ہو کہ سامنے والے کا روزہ ہے لیکن موجودہ زمانہ میں جو لوگ روزے نہیں رکھتے وہ اپنے چہرے پر بارہ تیرہ بجانے کا کوئی اہتمام نہیں کرتے وہ شام کو بھی اس طرح ہشاش بشاش نظر آتے ہیں جس طرح سحری کھانے سے پہلے لوگ ہشاش بشاش ہوتے ہیں۔

آج کل افطار پارٹیوں کا بہت رواج چل رہا ہے، رمضان کے آخری عشرے میں افطار پارٹیوں کی بھرمار ہوتی ہے، تکلف برطرف ہمارے شہر کے ایسے تمام شریف اور نیم شریف لوگ جنہوں نے خواب میں بھی روزہ رکھنے کی غلطی نہیں کی ہر سال افطار پارٹیوں کا اہتمام کرتے ہیں اور ان پارٹیوں میں زیادہ تر ایسے ہی لوگوں کو مدعو کیا جاتا ہے جو بھول

کر بھی کبھی روزہ نہیں رکھتے ، یہ پارٹیاں چونکہ خالصتاً سیاسی ہوتی ہیں تو اس میں غیر مسلمین کو بھی بلایا جاتا ہے اور وہ بھی پوری آن بان کے ساتھ ان پارٹیوں میں شرکت کرتے ہیں۔ ہمارے دیوبند میں ایک صاحب جنہیں سیاست سے اتنا لگاؤ ہے کہ جتنا لگاؤ اچھے خاصے شوہر کو اپنی بیوی سے بھی نہیں ہوتا، سیاست ان کا اوڑھنا بچھونا ہے، یہ لباس بھی ایسا پہنتے ہیں کہ جسے دیکھ کر خواہ مخواہ بھی سیاست سے محبت سی ہو جاتی ہے، یہ بھی ہر سال افطار پارٹی کا اہتمام کرتے ہیں، یہ جن لوگوں کو اپنی پارٹی میں مدعو کرتے ہیں ان میں زیادہ تر وہ لوگ ہوتے ہیں جن کا روزہ نہیں ہوتا، لیکن وہ عصر کے وقت سے بن سنور کر دسترخوانوں پر ڈٹ جاتے ہیں، اس طرح کے لوگ روزے جیسی عبادت کے لئے شرمندگی کا باعث بنتے ہیں لیکن نہ یہ باز آتے ہیں، نہ افطار پارٹی کرنے والے شرمسار ہوتے ہیں بلکہ جو حضرات ان دونوں کو اچھا نہیں سمجھتے انہیں کئی بار شرمندگی سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔

اس سال بھی ہمارے شہر میں افطار پارٹیوں کا بڑا اہتمام چل رہا ہے ان پارٹیوں میں ایسے لیڈروں کو بھی مدعو کیا جارہا ہے جو کئی بار اسٹیج پر یہ کہہ چکے ہیں کہ روزہ وہ رکھے جس کے گھر میں کھانے کو نہ ہو۔

کل بھی ہمارے دیوبند میں ایک افطار پارٹی تھی، اس پارٹی میں ایسے لوگ بھی شریک تھے جو اسلام کے مخالف ہیں، اسلامی تہذیب کا مذاق اڑاتے ہیں لیکن جمہوریت کی لاج رکھنے کے لئے ایسے لوگوں کو بھی افطار پارٹی میں مدعو کیا جاتا ہے یہ پارٹی جن صاحب کی طرف سے تھی انہوں نے زندگی میں اب تک تو روزہ رکھنے کی غلطی نہیں کی، لیکن آج وہ محفل میں اس طرح دندنا رہے تھے کہ جیسے وہ ہی سب سے زیادہ روزے کی عظمتوں کے قائل ہیں، آج انہوں نے کھدّر کا لمبا چوڑا کرتا اور کھدر ہی کا پجامہ پہن رکھا تھا، ان کی ٹوپی دیکھ کر سبھاش چندر بوس کی یاد مجھے بار بار آرہی تھی، حلئے سے وہ اس قوم کے لیڈر لگ رہے تھے جس بیچاری قوم کو عقل آسمان سے بھیک میں بھی نہیں ملی، میں نے ان کے قریب جاکر انہیں مسکہ لگانے کے لئے کہا۔

آج تو آپ ہماری قوم کے امام لگ رہے ہیں۔ وہ مسکراتے ہوئے بولے، میں ہر حال میں افطار پارٹی کا اہتمام کرتا ہوں اور اپنے ہندو بھائیوں کو بھی بلاتا ہوں تا کہ وہ ان افطار پارٹیوں سے متاثر ہو کر مسلمانوں کے قریب آجائیں اور جمہوریت کی لاج رہ جائے۔

لیکن اس پارٹی میں آپ نے زیادہ تر اُن مسلمانوں کو مدعو کیا ہے، جو سرے سے مسلمان ہیں ہی نہیں۔

آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔ انہوں نے ناگواری سے کہا۔ ”کیا مسلمان صرف اس کو کہتے ہیں کہ جس کے چہرے پر داڑھی ہو؟ بے شک میری اس پارٹی میں داڑھی منڈے زیادہ ہیں لیکن یہ سب مسلمان ہیں۔ ان میں اکثریت اگر نماز نہیں پڑھتی تو کیا لیکن یہ ہیں سب مسلمان۔

نیتا جی! یہی تو افسوس کی بات ہے کہ آپ افطار پارٹی میں ان لوگوں کو مدعو کرتے ہیں جن کے پاس کردار نام کی کوئی چیز نہیں ہے، ہمارے ہندو بھائی ان سے مل کر کیا متاثر ہوں گے، نیتا جی آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ہندو بھائیوں کو ان مسلمانوں سے ملائیں جو سچ مچ کے مسلمان ہیں اور ان کا کردار آئینہ کی طرح صاف وشفاف ہے، ان داڑھی منڈوں سے مل کر اور ان بے نمازیوں سے بغل گیر ہو کر ہندو بھائیوں پر کوئی تاثر قائم ہونے والا نہیں ہے۔

نیتا جی کے کچھ پلّے نہیں پڑا، دراصل ہمارے دیش کے مسلم نیتا بھی صرف اپنی جھولی بھرنے کے لئے اسلام اور قوم کے گن گاتے ہیں، انہیں نہ اپنے مذہب کی الف بے کی خبر ہے اور نہ ہی قوم کے مسائل سے کوئی دلچسپی ہے۔

آپ مانیں یا نہ مانیں ان افطار پارٹیوں نے مسلم قوم کی سنجیدگی کو بہت نقصان پہنچایا ہے کیوں کہ ان میں روزے کی اور روزے داروں کی جو بے ادبی ہوتی ہے وہ سبھی پر عیاں بیاں ہے، غیر مسلمین کو بشرطیکہ وہ عقل وخرد سے بہرہ ور ہوں اس بات کا بخوبی اندازہ ہوجاتا ہے کہ مسلمان اپنے مذہبی معاملات میں بھی اچھے خاصے غیر سنجیدہ ہیں، رہی جمہوریت تو وہ اس طرح کی پارٹیوں سے زندہ رہنے والی نہیں ہے اور ہم نے اپنی کھلی آنکھوں سے یہ دیکھا ہے کہ اس طرح کی پارٹیوں میں وہی لوگ شریک ہوتے ہیں جنہیں دین اسلام سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اگر یہ کہا جائے تو غلط نہیں ہوگا، ان لوگوں کو افطار پارٹی میں اکٹھا کرنا جو روزے سے نہ ہوں روزے کی توہین ہے اور ایک طرح کا مذاق ہے۔

اگر غیر مسلمین کو اپنے دسترخوانوں پر کسی مصلحت کی بنا پر بلانا ہی ہو

تو اس کی اور بھی صورتیں نکالی جاسکتی ہیں، وہ ہمارے برادر وطن ہیں، ان کو ہم اپنے بچوں کی شادیوں میں مدعو کر سکتے ہیں، وہ اگر گوشت نہ کھاتے ہوں تو ان کے لئے شاہکاری کھانے کا بندوبست کر سکتے ہیں، ان کو اہمیت دینے کے بعد بھی دوسرے طریقے ہیں لیکن افطار پارٹی کو ہی ایک ذریعہ بنالینا اپنی عبادتوں کا مذاق بناتا ہے۔

اس سال تو حد ہوگئی ہمارے شہر میں ایک ایسے شخص نے افطار پارٹی کا اہتمام کیا کہ جن کے گھر میں کوئی روزہ نہیں رکھتا، مجھے بھی اس پارٹی میں مدعو کیا گیا تھا اور میں بن سنور کر اس پارٹی میں جانا بھی چاہتا تھا لیکن بانو نے مجھے جانے نہیں دیا۔

اس نے کہا، شہر کے جتنے لفنگے ہیں سب اس پارٹی میں بلائے جارہے ہیں وہ بھیا جنہوں نے ہمیشہ مسلمانوں کے خلاف زہر اُگلا ہے وہ اس پارٹی میں دندنائیں گے اور خوب مستی لیں گے۔

لیکن بیگم ذرا میری بھی تو سنو مولوی صبغت اللہ اجمیری ثم کلیری ثم مکی یہ فرمار ہے تھے اس طرح کی پارٹیوں سے ہمارا اسلام مستحکم ہوتا ہے اور غیر مسلمین کو یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ہم مسلمان کتنے روادار ہیں، ہم اپنی مذہبی تقریبات میں غیر مسلمین کو بھی اہمیت دیتے ہیں۔

یہ صرف سیاست ہے۔" بانو نے سینہ تان کر کہا، "اس میں اخلاص آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں ہے، اس طرح کی پارٹیاں روزوں کی توہین ہے، یہ خوش فہمی کہ اس سے جمہوریت باقی رہے گی اور ہندو بھائی مسلمانوں کی قدر کریں محض خام خیالی ہے۔

اور تو اور "میں پھر بولا۔" مولوی فنافی اللہ جو تصوف کی لائن میں سب سے آگے دوڑ رہے ہیں وہ بھی فرمارہے تھے کہ افطار پارٹی سے ایک ماحول بنا رہتا ہے اور عام مسلمانوں کو وزیروں اور غنڈوں کے اغل بغل میں بیٹھنے کی سعادت حاصل ہوتی ہے، وہ خود ایک افطار پارٹی میں مسلسل اپنی ہری پگڑی سمیت کسی منتری سے بغل گیر ہورہے تھے اور اتنے مگن تھے جیسے حضرت جبرائیل سے معانقہ کا شرف حاصل ہوگیا ہو۔

بیگم مولوی کی بھی عام سوچ یہ بن گئی ہے کہ بس کسی منسٹر کی بغل میں بیٹھ گئے تو بس ہوگئے چودہ طبق روشن اور اسی سوچ نے "بانو نے میری بات کاٹ کر کہا" ان مولویوں کی حیثیت عرفی ختم کردی ہے، یہ جس چیز کو عزت سمجھ رہے ہیں وہ عزت نہیں ایک طرح کی پھٹکار ہے میں نہیں چاہتی کہ آپ اس طرح کے لوگوں میں اٹھو بیٹھو جو قوم کو بے وقوف بنا کر ان منسٹروں کے تلوے چاٹ رہے ہیں اور جو افطار پارٹیاں کر کے یہ سمجھ رہے ہیں کہ سات اقلیم فتح کرلیں۔

میں چپ ہوگیا اور چپ ہونے کے سوا کوئی چارہ بھی نہیں تھا، میری تو اوقات ہی کیا ہے، میں نے تو بڑے بڑے شیر دل شوہروں کو بیویوں کے سامنے اس طرح بے بس دیکھا ہے کہ اب مرے تب مرے، دراصل یہ بیویاں ایسی ہی ہوتی ہیں، ان کے سامنے خود کو مرد ثابت کرنا بہت آسان نہیں ہے۔ (یار زندہ صحبت باقی)

اذان بت کدہ

اگر آپ کے اندر آئینہ دیکھنے کی جرأت ہے؟

اگر آپ آئینے کے روبرو کھڑے ہوکر اپنے چہرے کے صحیح خدوخال کو برداشت کرسکتے ہیں؟

اگر آپ اپنی خودنمائی، اپنی شناخت، اپنی دروغ گوئی، اپنی ریاکاری، اپنے جاہلانہ زعم اور اپنی بے کرداری کو محسوس کر کے ان سے پیچھا چھڑانے کا حوصلہ رکھتے ہیں تو پھر دیر نہ کریں اور "اذان بت کدہ" کا مطالعہ کریں، طنز و مزاح میں ڈوبی ہوئی یہ کتاب آپ کو آپ کا ہاتھ پکڑ کر کسی مقصد تک لے جائے گی اور آپ کو خود اندازہ ہوجائے گا کہ جو لوگ پھول نظر آتے ہیں وہ تو محض کاغذ کے پھول ہیں اور

حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

کیا سمجھے؟ اگر سمجھ گئے تو اذان بت کدہ خرید کر پڑھیے

اگر نہ سمجھیں ہوں تو اذان بت کدہ کسی کی اٹھا کر پڑھ لیجئے لیکن ایک بار پڑھ ضرور لیجئے تاکہ آپ کو یہ اندازہ ہوجائے کہ آپ خود کتنے پانی میں ہیں اور آپ کونسی بسم اللہ کی گنبد میں زندگی گزار رہے ہیں۔

قیمت 90 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

ملنے کا پتہ

مکتبہ روحانی دنیا دیوبند 247554

آیت الکرسی کی فضیلت

بلاشبہ قرآن کریم کی تمام آیات مبارکہ فضائل و برکات کے اعتبار سے ہر مسلمان مرد، عورت کو فائدہ پہنچاتی ہیں۔ قرآن پاک کو پڑھنا اور سننا بے شمار فوائد و برکات کے حصول کا سب سے بہترین ذریعہ ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم میں بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن کو سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔ (بخاری)

جس طرح قرآن مجید کی دیگر آیات مبارکہ اپنے اندر خواص و برکات رکھتی ہیں، اسی طرح آیت الکرسی بھی بلند و بالا شان و عظمت والی آیت مبارکہ ہے، اس کی بہت زیادہ فضیلت احادیث مبارکہ میں بیان کی گئی ہے اور بندگان دین نے بھی آیت الکرسی کے فضائل بیان فرمائے ہیں۔ ذیل میں اسی حوالے سے آیت الکرسی کے فضائل بیان کئے جاتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صدقہ فطر کی حفاظت کے کام میرے سپرد فرمایا۔ ایک رات ایک آنے والا آیا اور غلہ بھرنے میں لگا، میں نے اس کو پکڑ لیا اور اس سے کہا کہ میں تجھے حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کروں گا تو وہ کہنے لگا میں محتاج اور عیال دار ہوں، سخت ضرورت مند ہوں، چنانچہ میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ ابوہریرہؓ! تمہارے رات کے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! اس نے شدید حاجت اور عیال داری کا واسطہ دیا تھا۔ اس لئے مجھے اس پر رحم آگیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا اس نے جھوٹ بولا ہے وہ پھر آئے گا۔ اس پر مجھے یقین ہوگیا کہ وہ ضرور آئے گا، اس لئے کہ یہ بات حضور ﷺ نے ارشاد فرمائی ہے۔ چنانچہ میں (رات کے قریب) اس کا انتظار کرنے لگا کہ اسی اثناء میں وہ آگیا اور غلہ بھرنے میں لگا۔ میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا تجھ کو حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کروں گا۔ وہ کہنے لگا کہ مجھے چھوڑ دو، میں محتاج اور عیال دار ہوں، اب نہیں آؤں گا۔ مجھے پھر اس پر رحم آگیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابوہریرہؓ تمہارا قیدی کیا ہوا؟ میں عرض کیا یارسول اللہ! اس کی گریہ وزاری پر آج پھر سے مجھے رحم آگیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے، وہ پھر آئے گا۔ چنانچہ میں اس کے انتظار میں تھا کہ وہ پھر آگیا اور غلہ بھرنا شروع کردیا۔ پس میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا کہ آج تو میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا اور حضور ﷺ کے پاس تمہیں ضرور لے کر جاؤں گا، وہ بولا تم مجھے چھوڑ دو، میں تمہیں ایسے چند کلمات سکھاتا ہوں جن کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ تجھے نفع دے گا، وہ یہ ہے کہ جب تم سونے لگو تو آیت الکرسی پڑھ کر سویا کرو، اس سے اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائے گا۔ صبح تک یہ آیت تمہاری اللہ تعالیٰ کی طرف سے نگہبان ہوگی اور شیطان تمہارے نزدیک نہیں آسکے گا۔ چنانچہ میں نے پھر اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور ﷺ نے فرمایا: ابوہریرہؓ! تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اس نے مجھے چند کلمات سکھائے جن سے اللہ تعالیٰ نفع دے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ابوہریرہؓ اس نے آیت الکرسی پڑھ کر سونے والی بات سچ کہی ہے حالاں کہ وہ خود بڑا جھوٹا ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ وہ تین رات متواتر آنے والا چور کون ہے؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں نہیں جانتا۔ حضور ﷺ کہ وہ شیطان تھا۔

(بخاری شریف، مشکوٰۃ شریف)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے اس کو کوئی چیز جنت میں داخل ہونے سے نہیں روک سکتی، وہ مرتے ہی جنت میں چلا جائے گا اور جو کوئی رات کو سونے سے پہلے اسے پڑھے گا وہ اس کا ہمسایہ اور اردگرد کے دوسرے گھر والے شیطان اور چور سے محفوظ

رہیں گے۔ (بیہقی)

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص آیت الکرسی پڑھے گا اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجے گا جو اگلے دن اسی وقت تک اس شخص کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھتا رہے گا، گناہ مٹاتا رہے گا۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ آیت الکرسی پڑھ کر اپنے نفسوں کو مضبوط قلعہ میں محفوظ کرلیا کرو۔

ایک شخص نے حضور ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرے گھر میں خیر و برکت نہیں ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم آیت الکرسی کیوں نہیں پڑھتے؟

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص رات کو سوتے وقت آیت الکرسی پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے دو فرشتے مقرر فرما دیتا ہے جو صبح تک اس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں۔

حضرت علیؓ کا ارشاد ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس گھر میں آیت الکرسی پڑھی جاتی ہے شیطان بھاگ جاتا ہے اور تین دن تک اس گھر میں داخل نہیں ہوتا اور چالیس دن تک اس مکان میں سحر کا اثر نہیں ہوسکتا۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ فرماتے ہیں کہ فتاویٰ ظہیریہ میں تحریر ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص آیت الکرسی پڑھ کر گھر سے نکلے تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار ملائکہ کو حکم دیتا ہے کہ اس کے واپس آنے تک اس کی مغفرت کے لئے دعاء کرتے رہو اور جو شخص آیت الکرسی پڑھ کر گھر میں داخل ہوگا اس کے گھر سے اللہ تعالیٰ مفلسی کو دور فرما دے گا۔

حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ نے آیت الکرسی کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جس دن آیت الکرسی نازل ہوئی تو ستر ہزار فرشتے اس کے اردگرد تھے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور کہا لیجئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑے اعزاز و اکرام سے اسے لیا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ جو بندہ آیت الکرسی پڑھے گا ہر حرف کے بدلے ہزار ہزار برس کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا۔ ستر ہزار فرشتے جو کرسی کے گرد ہیں آیت الکرسی کا ثواب اس کے نام لکھتے ہیں اور وہ شخص اللہ تعالیٰ کے مقربین میں شامل کیا جاتا ہے۔

حضرت شیخ عبدالوہاب شعرانیؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص دن رات ایک ہزار مرتبہ آیت الکرسی چالیس یوم تک پڑھے گا پروردگار کی قسم! اس آیت کا روحانی اثر اس کو دکھائی دے گا، ملائکہ اس کی زیارت کو آئیں گے اور اس کے تمام مقاصد اور دلی مرادیں پوری ہوں گی۔

تفسیر اتقان میں ہے کہ ایک شخص تنہا سفر کررہا تھا، سامنے بھیڑیا آگیا۔ اس شخص نے آیت الکرسی پڑھی تو بھیڑیا دم دبا کر بھاگ گیا۔

آیت الکرسی کی برکت سے جنات اور شیاطین بھاگ جاتے ہیں۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے جامع الحکایات میں لکھا ہوا دیکھا کہ بغداد میں ایک درویش تھا۔ ایک رات کا ذکر ہے کہ دس چور اس کے گھر میں داخل ہوئے، وہ درویش آیت الکرسی پڑھ کر کہیں گیا ہوا تھا، وہ چور سب کے سب اندھے ہوگئے۔ جب وہ درویش اپنے گھر آیا تو لوگوں کو دیکھ کر پوچھا کہ تم لوگ کون ہو اور کیوں آئے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم چور ہیں، چوری کرنے آئے تھے۔ آپ ہمارے لئے دعا فرمائیں، ہماری بینائی واپس آجائے، ہم اس کام سے توبہ کرتے ہیں اور آپ کے سامنے اسلام قبول کرتے ہیں۔ وہ درویش مسکرائے اور کہا اللہ تعالیٰ کے حکم سے آنکھیں کھولو، سب کی آنکھیں کھل گئیں اور وہ بینا ہوگئے، سب نے اسی وقت توبہ کی اور مسلمان ہوگئے۔

آیت الکرسی کی فضیلت بیان کرتے ہوئے حضرت خواجہ گیسو درازؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص آیت الکرسی پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو بخشے، اللہ تعالیٰ مشرق سے مغرب تک تمام مسلمان مردوں کی قبول کو انوار سے پر کردے گا۔ مومن مردوں کا درجہ بڑھے گا اور پڑھنے والے کے نامہ اعمال میں بہت زیادہ ثواب لکھا جائے گا۔

آیت الکرسی کے ضمن میں علمائے کرام فرماتے ہیں کہ آیت الکرسی میں اسم اعظم موجود ہے۔ چنانچہ امام جوزیؒ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم اسم اعظم ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے ہونہار شاگرد مشہور تابعی حضرت

عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے جناب قاسم فرماتے ہیں کہ میں نے اسم اعظم کو تلاش کرنا چاہا تو الحی القیوم کو اسم اعظم پایا۔

آیت الکرسی کے فوائد

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ۔

آیت الکرسی سے مشکلات کا حل

ہر طرح کی مشکل مصیبت اور سختی دور کرنے کے لئے آیت الکرسی کے وسیلہ جیلہ سے بارگاہِ الٰہی میں دعا مانگنے سے مطلوبہ مقصد میں جلد حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ دعا کو شرف قبولیت بخشتا ہے، آیت الکرسی میں چوں کہ اسم اعظم بھی ہے، اس لئے آیت الکرسی پڑھنے سے بے شمار مشکلات حل ہوتی ہیں۔ ایک حدیث میں آتا ہے جو کوئی مصیبت اور سختی کے وقت آیت الکرسی اور سورہ بقرہ کی آخری آیات مبارکہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی فریاد رسی فرمائے گا۔

مشکلات میں گھرے ہوئے اور پریشان حال لوگوں کے لئے آیت الکرسی کو کتاب ہذا میں بتائے گئے طریقہ کے مطابق پڑھنے سے بفضل باری تعالیٰ مشکلات رفع ہوتی ہیں، پریشانیاں دور ہو جاتی ہیں، بہت سی بیماریوں میں اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ سے نوازتا ہے، بکثرت آیت الکرسی کا ورد کرنے والے مرد، عورت پر اپنا خصوصی فضل وکرم نازل فرماتا ہے۔ کتاب ہذا آیت الکرسی کے اسرار وخواص کے حوالے سے ایک نادر خزینہ ہے، بارگاہِ الٰہی سے مشکلات کا حل کروانے کا ایک بہترین وسیلہ ہے۔

مفلسی دور ہو

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کے عملیات میں تحریر ہے کہ جو کوئی آیت الکرسی پڑھ کر گھر میں داخل ہوگا اللہ تعالیٰ اس کے گھر سے مفلسی کو دور فرمادے گا اور اس گھر میں کبھی رزق کی تنگی نہ ہوگی، پروردگار عالم کشائش رزق فرمائے گا۔

عہدہ میں ترقی

جو کوئی چاہے کہ اس کے عہدہ میں ترقی ہو جائے یا اس کی تنخواہ میں اضافہ ہو جائے تو وہ جمعۃ المبارک کے دن نماز عصر کی ادائیگی کے بعد تین سو تیرہ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بہت جلد عہدہ میں ترقی ہوگی اور تنخواہ میں اضافہ ہو جائے گا۔ اگر بہت جلدی چاہتا ہے تو دوسرے جمعہ کو پھر اسی طرح پڑھے اور تیسرے جمعہ کے دن پھر پڑھے، انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی ہوگی۔ یہ عمل ایک بزرگ کا آزمودہ عمل ہے اور ایک عطیہ ہے۔ اس عمل کی برکت سے بہت سے لوگوں نے کامیابی حاصل کی ہے۔ اگر کامیابی نہ ہو تو پھر شرف قمر میں عمل شروع کیا جائے۔ بفضل باری تعالیٰ ضرور بالضرور کامیابی حاصل ہوگی۔

کوئی نقصان نہ پہنچا سکے

جس کو یہ خدشہ ہو کہ اسے کوئی نقصان پہنچائے گا تو اسے چاہئے کہ وہ ہر فرض نماز کے بعد دعا مانگنے سے پہلے اپنے سجدہ کی جگہ پر دائیں ہاتھ کی پانچوں انگلیوں کو زمین پر رگڑے اور پھر ایک بار آیت الکرسی پڑھ کر پھونک دے اور ہلکی سی تالی بجائے، انشاء اللہ کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا اور نہ ہی کسی کی طرف سے کوئی برائی دیکھنے کو ملے گی۔

چور کے بارے میں معلوم کرنا

اگر کسی کی چوری ہوگئی ہو اور چور کے بارے میں کچھ معلوم نہ ہوتا ہو تو چاہئے کہ ایک خالی مشک لے کر باوضو حالت میں اس پر آیت الکرسی لکھے اور سات انبیاء کرام علیہ السلام کے نام لوح، لوط، صالح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ، محمد صلوات اللہ علیہم اجمعین لکھے۔ اس کے بعد الگ الگ ایک ایک نام کے ساتھ ایک مرتبہ زبانی آیت الکرسی پڑھ کر مشک میں پھونک دے اور ہر مرتبہ آیت الکرسی پڑھنے کے بعد یہ دعا مانگے اللّٰھم انی اسئلك بما ارسلت ھذا انتفخ بطن ھذا السارق کما نفحت ھذا لقرلتہٗ. پھر جب سات مرتبہ آیت الکرسی اور یہ دعا پڑھ کر مارلیں تو مشک کا منہ باندھ کر دیوار کے ساتھ لٹکا دے، انشاء اللہ چور کا پیٹ زیادہ پھول جائے گا اور اس قدر پریشان ہوگا کہ چرایا ہوا مال لے کر واپس آجائے گا۔ اس مقصد کے لئے یہ نہایت آزمودہ اور مجرب عمل ہے۔☆

قسط نمبر: ۱۶۳

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

دریودھن کی اس گفتگو کا لوگوں پر خاصا اثر ہوا سب سے پہلے درونا حرکت میں آیا وہ دریودھن کے قریب آیا اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بڑی شفقت اور پیار سے اس کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ ”میری ایک تجویز پر عمل کرو اس میں ہماری بہتری اور بھلائی ہے۔“

اس پر دریودھن نے بڑی فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے درونا کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔ ”کہو تم کیا کہنا چاہتے ہو“

”دریودھن تمہاری گفتگو نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے اور اس گفتگو کی روشنی میں میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہمیں اپنے لشکر کو چار حصوں میں تقسیم کر لینا چاہئے۔ سنو دریودھن لشکر کا ایک حصہ لے کر تم فوراً بلکہ ابھی اور اسی وقت ہستناپور کی طرف روانہ ہو جاؤ اس لئے کہ ہم تمہیں جنگ سے دور اور محفوظ دیکھنا چاہتے ہیں اور یہ فیصلہ میں اس بنا پر کر رہا ہوں کہ اگر تم نے جنگ میں حصہ لیا تو سن رکھو صرف ارجن ہی نہیں بلکہ دیگر پانڈو برادران بھی سب سے پہلے تمہیں ہلاک کرنے کی کوشش کریں گے اور یہ جو ارجن اس وقت اکیلا میدان جنگ میں اپنا جنگی رتھ کو دوڑاتا پھر رہا ہے تو میرا خیال ہے کہ وہ یہاں اکیلا نہیں ہے بلکہ اس کے دوسرے بھائی بھی پیچھے لشکر میں جنگ شروع ہونے کے منتظر کھڑے ہوں گے اور جوں ہی جنگ ہوئی تو وہ سب سے پہلے تمہیں اپنا ہدف بنانے کی کوشش کریں گے لہٰذا میں نہیں چاہتا کہ اس جنگ میں تم پانڈو برادران کے ہاتھوں مارے جاؤ اور اگر ایسا ہوا تو مجھے بے حد دکھ اور صدمہ ہوگا، لہٰذا میں تمہیں یہ مشورہ دیتا ہوں کہ لشکر کے چار حصوں میں سے ایک حصہ لے کر تم ہستناپور کی طرف روانہ ہو جاؤ تا کہ تم پانڈو برادران کی ہلاکت سے محفوظ ہو جاؤ، لشکر کا دوسرا حصہ ان جانوروں کو لے کر ہستناپور کی طرف روانہ ہو جائے جو ویرت کے راجہ کی ملکیت ہیں اور جن پر ہم نے قبضہ کر لیا ہے اگر جنگ ہوئی تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو ہزاروں کی تعداد میں جانور ہمارے قبضے میں ہیں یہ بھی ہم سے چھن جائیں گے۔ لشکر کے ان حصوں کے یہاں کوچ کرنے کے بعد باقی لشکر کے دو حصے رہ جائیں گے اور لشکر کے ان دو حصوں کے اندر میں خود بھیشم اور کرپا آسونا نام اور رادیو، دسونا اور دیگر کئی سورما شامل ہوں گے اور ہم سب مل کر لشکر کے دو حصوں کے ساتھ پانڈو برادران اور ویرت کے راجہ کے لشکریوں کا مقابلہ کریں گے۔“

اس کے خاموش ہونے کے بعد دریودھن نے کہا۔ ”درونا میرے بزرگ تمہارا فیصلہ بہت عمدہ اور بروقت ہے اور مجھے یہ پسند بھی آیا ہے لیکن میں لشکر کے ایک حصے کو لے کر کیسے اور کیوں کر روانہ ہو جاؤں ایسا کرنے سے مجھے دو باتوں کا اندیشہ ہے ایک تو یہ کہ لوگ مجھے بزدل جانیں گے کہ میں لشکر کے ایک حصے کو لے کر ہستناپور کی طرف روانہ ہو گیا ہوں اور دوسرے میری اس روانگی سے لشکر میں بددلی اور کم ہمتی پھیل جائے گی اور میں ایسا نہیں چاہتا لہٰذا اے درونا میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں تم سب کے ساتھ رہ کر جنگ میں حصہ لوں گا اور مجھے امید ہے کہ ہم سب مل کر اس جنگ میں فتح مند اور کامیاب ہو کر نکلیں گے۔“

☆☆☆

عارب اور نبیطہ گنگا جمنا کے سنگم پر ماہی گیروں کی بستی میں اپنے اسی پرانے جھونپڑے کے اندر محو گفتگو تھے وہ اس موضوع پر بحث کر رہے تھے کہ اس کائنات میں انسان اور جنات کو پیدا کرنے کا کیا مقصد تھا ابھی ان دونوں کی گفتگو زوروں پر ہی تھی کہ عزازیل وہاں نمودار ہوا اسے دیکھتے ہی وہ دونوں میاں بیوی اٹھ کھڑے ہوئے۔

”میں تم دونوں کو لینے آیا ہوں آؤ اس وقت ویرت شہر کے باہر پانڈو برادران اور دریودھن کے لشکر کے درمیان جنگ ہونے والی ہے لہٰذا میں تم دونوں کو لینے آیا ہوں تا کہ ہم وہاں چلیں اور جنگ کا نظارہ کریں اور دیکھیں کہ کس طرح یہ انسان ایک دوسرے سے دست و گریبان ہو کر بدی

اور گناہ کی تشہیر کا کام کرتا ہے۔

عزازیل کے خاموش ہونے پر نبطیہ نے اسے مخاطب کر کے کہا۔

''اے آقا ہم ابھی اور اسی وقت آپ کے ساتھ چلنے کو تیار ہیں۔''

''عزازیل عارب اور عبیطہ ویرت شہر کے باہر اس وقت نمودار ہوئے جس وقت دریودھن اپنے لشکر کو چار حصوں میں تقسیم کر رہا تھا وہ تینوں دیودھن کے پاس آئے، دریودھن انہیں دیکھ کر بہت خوش ہوا اور عزازیل کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔''اے میرے محسن میرے مربی میرے راہبر، آپ بڑے اچھے اور مناسب وقت پر آئے ہیں آپ دیکھتے ہیں کہ ہمارے اور دشمن کے درمیان جنگ ہونے والی ہے۔ آپ بولیں آپ کا اس معاملہ میں کیا خیال ہے اور ہاں اے آقا اس موقع پر میں آپ پر یہ بھی انکشاف کروں کہ آپ کے وہ ازلی دشمن یوناف اور بیوسا بھی ہمارے خلاف اور ہمارے دشمن کا ساتھ دیتے ہوئے جنگ میں عملی طور پر حصہ لے رہے ہیں۔''

یوناف اور بیوسا کا نام سن کر عارب، عبیطہ اور عزازیل کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات نمودار ہوئے پھر عزازیل دریودھن کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔''سنو دریودھن یہ جنگ ناگریز ہے اور یہ جو تم اپنے لشکر کو چار حصوں میں تقسیم کر رہے ہو اس سے میں مکمل طور پر اتفاق کرتا ہوں۔''

اس پر دریودھن نے پوچھا۔''اے میرے آقا کیا آپ یہاں رہ کر جنگ میں حصہ لیں گے یا میرے ساتھ ہستناپور کی طرف کوچ کرنا پسند کریں گے۔

اس پر عزازیل نے طنزیہ سے انداز میں دریودھن کی طرف دیکھا پھر وہ کہنے لگا۔''اے دریودھن تم لشکر کے دو حصوں اور دشمن کے مویشیوں کو لے کر یہاں سے کوچ کر جاؤ میں تمہارے اس لشکر میں رہوں گا جو یہاں رہ کر جنگ کرے گا میں عارب اور عبیطہ عملی طور پر تو اس جنگ میں حصہ نہ لیں گے لیکن ہم اس جنگ کا نظارہ کریں گے کہ کس طرح دو حریفوں کے درمیان جنگ سے انجام کو پہنچتی ہے اور ہاں دریودھن رہا، سوال یوناف کا تو یہ ایک مافوق الفطرت انسان ہے اور اس پر قابو پانا ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔''

اس پر دریودھن کہنے لگا۔'' آپ سچ کہتے ہیں میرے آقا، پہلے میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ میں یہیں رہ کر جنگ میں حصہ لوں گا اور دشمن پر تباہی بن کر وارد ہوں گا لیکن جب میں نے یہ دیکھا کہ یوناف اور بیوسا بھی ارجن کے ساتھ اپنے جنگی رتھ کو دوڑاتے پھر رہے ہیں تو میں نے ارادہ تبدیل کر لیا اس لئے کہ یہ یوناف میرے ساتھ دشمنی رکھتا ہے اور مجھے خدشہ اور خطرہ ہے کہ یہ لمحوں کے اندر مجھے کاٹ کر رکھ دے گا، لہٰذا میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں اپنے لشکر کے ایک حصے کے ساتھ یہاں سے ہستناپور کی طرف روانہ ہو جاؤں گا تا کہ میں موت کی صورت میں منڈلانے والے اس یوناف کے سامنے سے بچ سکوں۔''

اس پر عزازیل نے فیصلہ کن انداز میں دریودھن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔''اے دریودھن تم سچ کہتے ہو اگر اس جنگ میں تمہارا سامنا یوناف سے ہوا تو اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ تمہیں ضرور کاٹ کر رکھ دے گا اور تم کوئی حیلہ اور کوئی بھی طریقہ استعمال کر کے اس کی مار سے نہ بچ سکو گے، لہٰذا تمہارے لئے بہتر یہی ہے کہ کوئی فی الفور ہستناپور کی طرف روانہ ہو جاؤ، میں تمہارے لشکر کے اندر رہ کر تمہارے لشکریوں اور لشکر کے کمان داروں کا حوصلہ بڑھانے کی کوشش کروں گا۔''

دریودھن نے عزازیل کے اس فیصلے سے اتفاق کیا، پھر وہ لشکر کے دو حصوں اور راجہ ویرت کے سارے مویشیوں کو لے کر اپنے لشکر کے پڑاؤ سے پیچھے اتر کمار کے لشکر کی نگاہوں سے بچتا ہوا ہستناپور کی طرف جا رہا تھا۔

☆☆☆

یوناف جس وقت ارجن کے ساتھ دونوں لشکر کے درمیان اپنے جنگی رتھ کو دوڑا رہا تھا اسی وقت اہلیکا نے اس کی گردن پر لمس دیا پھر اس نے کہنا شروع کیا۔''یوناف میں ابھی ابھی دشمن کے لشکر سے لوٹ رہی ہوں اور اس کی ساری کیفیت اور تفصیل سے تمہیں آگاہ کرتی ہوں۔ سنو دریودھن تمہیں میدان جنگ میں دیکھ کر خوف زدہ ہو گیا ہے، لہٰذا اس نے اپنے لشکر کو چار حصوں میں تقسیم کیا ہے، دو حصوں اور راجہ ویرت کے ہاتھ آنے والے سارے مویشیوں کو لے کر وہ ہستناپور کی طرف کوچ کر چکا ہے، لہٰذا تم کچھ آدمی اپنے لشکر ویرت شہر کی طرف روانہ کرو اور ان جانوروں کے جو چرواہے ہیں جیسے ہی وہ میدان جنگ کے شمالی حصے کی طرف آئیں اور وہاں سے اپنے جانوروں کو لے لیں اس لئے ہم شمال کی سمت بڑھتے ہوئے ہستناپور کے دریودھن پر حملہ آور ہوں گے اور مجھے

امید ہے کہ اس سے ہم اپنے جانور چھڑانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ یہ پیغام بھیجنے کے بعد آؤ پھر یہاں سے کوچ کریں اور دریودھن کا تعاقب کریں وہ اپنے لشکر اس کے پیچھے پیچھے پڑاؤ کے عقب سے ہوتا ہوا اور تم لوگوں کی نگاہوں سے بچتا ہوا کوچ کر چکا ہے، لشکر کے دو حصے یہیں رہیں گے اور وہ تم لوگوں کو اپنے ساتھ جنگ میں مصروف رکھیں گے اور سنو! یوناف اس دریودھن کو ہستنا پور نہ پہنچنا چاہئے اگر یہ ہستنا پور پہنچ گیا تو سمجھو کہ اس نے جنگ کے ایک حصے میں کامیابی حاصل کر لی اس لئے کہ اگر عملی طور پر اس نے جنگ میں حصہ نہ لیا تب بھی وہ یہ کہنے میں تو حق بجانب ہوگا کہ اس نے ایسا معرکہ مارا کہ راجہ کے ان گنت جانوروں کو ہستنا پور لے جانے میں کامیاب ہو گیا۔ لہٰذا میں تم لوگوں کو مشورہ دوں گی کہ اس دریودھن کا فوراً تعاقب کیا جائے نہ صرف یہ کہ اس سے ویرت کے راجہ کے جانور واپس لئے جائیں بلکہ ہستنا پور کی طرف جانے سے بھی روک دیا جائے۔"

"ابلیکا میں یہ خبر دینے پر تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں اور تمہاری اس تجویز سے مکمل اتفاق کرتا ہوں" اس کے ساتھ ہی ہاتھ کے اشارے سے یوناف نے ارجن کو اپنے پاس بلایا دونوں پہلو بہ پہلو اپنے جنگی رتھوں کو دوڑاتے ہوئے اس جگہ آئے جہاں اتر کمار اپنے لشکر کے سامنے اپنے جنگی رتھ میں کھڑا ہوا تھا، یوناف اس کے پاس آیا اور کہنے لگا۔

"اتر کمار جنگ کا نقشہ بالکل بدل کر رہ چکا ہے اس لئے کہ ہستنا پور کے دریودھن نے اپنے لشکر کو چار حصوں میں تقسیم ہے، دو حصوں کو اس نے یہیں رکھا ہے تا کہ وہ ہمیں جنگ میں مصروف رکھیں باقی دو حصوں کے ساتھ وہ جانوروں کو لے کر ہستنا پور کی طرف کوچ کر چکا ہے، لہٰذا تم کچھ آدمی اپنے لشکر سے ویرت شہر کی طرف روانہ کرو اور ان جانوں کے جو چرواہے ہیں انہیں کہو کہ وہ میدان جنگ کے شمالی حصے کی طرف آئیں اور وہاں سے اپنے جانور لے لیں اس لئے کہ ہم شمال کی طرف بڑھتے ہوئے ہستنا پور کے دریودھن پر حملہ آور ہوں گے اور مجھے امید ہے کہ اس سے ہم اپنے جانور چھڑانے میں کامیاب ہو جائیں گے، یہ پیغام بھیجنے کے بعد آؤ پھر یہاں سے کوچ کریں اور دریودھن کے لشکر کا تعاقب کریں۔

اتر کمار یوناف کے اس فیصلے سے خوش ہوا اس نے فوراً اپنے کچھ لشکریوں کو شہر کی طرف بھیجا تا کہ وہ چرواہوں کو بلا کر لائیں پھر یوناف ارجن اور اتر کمار حرکت میں آئے اور وہ اپنے لشکر کے ساتھ بڑی تیزی سے دریودھن کا تعاقب کرنے لگے تھے۔

دوسری طرف بھیشم اور درونا نے جب دیکھا کہ ان کے دشمن نے ان کے ساتھ جنگ کرنے کے بجائے دریودھن کا تعاقب شروع کر دیا ہے تو انہوں نے بھی وہاں سے کوچ کیا اور وہ بھی اپنے لشکر کو لے کر یوناف اور اتر کمار کے پیچھے لگ گئے تھے۔

دریودھن اپنے لشکر کے ایک حصے کے ہمراہ ہستنا پور کی طرف بڑھ رہا تھا، لشکر کا دوسرا حصہ دریودھن سے کچھ پیچھے ویرت کے راجہ کے جانوروں کو ہانکتا ہوا آ رہا تھا، لشکر کے دونوں حصوں کو ابھی تک یہ خبر نہ ہوئی تھی کہ یوناف، بیوسا، ارجن اور اتر کمار طوفانی انداز میں ان کے تعاقب میں ہیں۔ لشکر کے پچھلے حصے کو اس وقت اطلاع ہوئی جب دشمن سر پر چڑھ کر ان پر حملہ آور ہونے کو پر تول رہا تھا۔

حملے کی ابتدا یوناف اور بیوسا نے کی، وہ دونوں اپنے لشکر کی کمان داری کرتے ہوئے لشکر کے اس حصے پر حملہ آور ہوئے تھے جو جانوروں کو ہانکتا چلا جا رہا تھا۔ یوناف اور بیوسا کے حملے سے ان میں بھگدڑ مچ گئی اور وہ خزاں کا شکار ہونے والے پتوں کی مانند ادھر اُدھر بکھرنے لگے۔

یوناف اور بیوسا کے عقب میں ارجن اور اتر کمار بھی اپنے لشکر کے ہمراہ آندھی وطوفان کی طرح حملہ آور ہوئے تھے، انہوں نے دریودھن کے لشکر کے بڑے حصے کو کاٹ کر رکھ دیا تھا اور وہ جانوروں کے ریوڑ جنہیں وہ اپنے آگے ہانک رہے تھے ان پر قبضہ کرنے کے بعد انہیں اپنے حصار میں لے لیا تھا، اتنی دیر تک ویرت شہر کی طرف سے راجہ کے چرواہے بھی وہاں پہنچ گئے اور وہ اپنے جانوروں کو لے کر میدان جنگ سے کافی دور ہٹ گئے۔

دریودھن کو خبر ہونے تک یوناف وغیرہ نے اس کے لشکر کے ایک بڑے حصے کو مکمل طور پر کاٹ دینے کے بعد تمام جانوروں پر قبضہ کر لیا تھا۔ دریودھن کو جب یہ خبر ہوئی تو اس کی حالت بکھرے خوابوں جیسی ہو گئی تھی، اتنی دیر میں بھیشم اور درونا بھی اپنے لشکر کے ہمراہ اس سے آملے تھے چنانچہ وہ حوصلہ پا کر پلٹا تا کہ بھیشم اور درونا کے ہمراہ یوناف کے لشکر پر

حملہ کر سکے۔

بھیشم، درونا، رادیو اور دریودھن کے سامنے یوناف، بیوسا، ارجن اور اتر کمار نے بھی اب اپنے لشکر کو درست کر لیا تھا، رادیو جو عموماً بڑھ چڑھ کر گفتگو کرنے کا عادی تھا، اس وقت یوناف اور بیوسا کے سامنے ہچکچاہٹ اور خوف محسوس کر رہا تھا، کرپا کے بیٹے آسوانام نے رادیو کی یہ کیفیت بھانپ لی تھی لہٰذا وہ رادیو کے سامنے آیا اور اسے مخاطب کر کے بولا۔

"سنو رادیو! اب تم حملہ آور ہونے سے متعلق کسی شش و پنج میں مبتلا ہو کر رہ گئے ہو، تم ہمیشہ یہ دعویٰ کرتے تھے کہ اکیلے ہی پانڈو برادران کو تباہ و برباد کر کے رکھ دو گے۔ اے رادیو اب پانڈو برادران کے بھائی ارجن سے ٹکرانے کا موقع آ گیا ہے، میں حیران ہوں، ضرورت کے اس موقع پر تم خاموش ہو اور آگے بڑھ کر ارجن پر حملہ آور ہونے کی ابتدا نہیں کر رہے، گزشتہ کئی سال سے تم یہ دعویٰ کرتے چلے آ رہے ہو کہ تم اپنے تیروں سے پانڈو برادران کو چھلنی کر کے رکھ دو گے جب کہ ارجن تمہارے سامنے میدان جنگ میں کسی گھورتے درندے کی طرح تمہارا منتظر ہے، وہ میدان جنگ میں تمہارے سامنے کھڑا ہے، جب کہ تم میدان جنگ میں اترنے میں ہچکچاہٹ محسوس کر رہے ہو۔"

آسوانام! میرے بھائی مجھے اس طرح طعنے نہ دو یقین جانو میں اس ارجن سے ڈرنے والا نہیں ہوں۔ اس موقع پر اگر ارجن کے ساتھ کرشن اور اس کا بھائی بلرام بھی ہوتے تو بھی میں خوف کھانے والا نہ تھا لیکن میدان جنگ میں تم ارجن کے ساتھ دوسرے جنگی رتھ میں جو ایک جوان اور لڑکی کو دیکھتے ہو بس یہی دونوں میدان جنگ میں وحشت پھیلانے والے ہیں میں ان دونوں کو خوب اچھی طرح جانتا اور پہچانتا ہوں اور یہ جو جوان ہے اور اس کی ساتھی لڑکی لمحوں کے اندر اپنے دشمنوں کا خاتمہ کر دینے کا فن جانتے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ یہ دونوں کوئی عام انسان نہیں ہیں بلکہ کسی مافوق الفطرت مخلوق سے ہیں اور کسی عام انسان کا ان کے مقابلے میں ٹھہرنا مشکل ہی نہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ قطعی طور پر ناممکن ہے، تاہم میں حملہ آور ہونے میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں کروں گا اگر میں ایسا کروں گا تو سارے لشکر میں بزدلی اور کم ہمتی پھیل جائے گی۔"

اس کے ساتھ ہی رادیو وحشیانہ انداز میں نعرے بلند کرنے لگا، پھر اس نے اپنے لشکر کو حملہ آور ہونے کا حکم دے دیا تھا۔

رادیو کے حملہ آور ہوتے ہی بھیشم اور درونا اور دریودھن نے بھی اپنے اپنے لشکر کو حملہ آور ہونے کا حکم دے دیا تھا، یوں دونوں لشکروں کے درمیان ایک عام جنگ کی ابتدا ہو گئی تھی۔

تھوڑی دیر ہی بعد جنگ اپنے عروج پر پہنچ گئی، ہر لشکری کے ٹ وپے میں طوفان اٹھنے لگے تھے، زمین خون سے سرخ ہونے لگی تھی اور زہر ظلمت کا شکار ہو کر ان گنت لشکری گمشدہ مسافروں کی طرح زمین بوس ہونے لگے تھے، بڑے بڑے سورما خاک و خاکستر ہوتے جا رہے تھے۔

بھیشم اور درونا اور رادیو اور دریودھن کا خیال تھا کہ وہ جلد ہی دشمن پر قابو پا لیں گے لیکن ان کی ہر امید، ہر تمنا اور خواہش رائیگاں گئی۔ یوناف، بیوسا، ارجن اور اتر کمار کچھ اس طرح ان پر حملہ آور ہوئے کہ چند ہی لمحوں میں انہوں نے اپنے مدمقابل کے سارے عزائم کو پاش پاش کرنا شروع کر دیا تھا، دریودھن کے سپاہی بڑے تیزی سے بھوکی روحوں کی غذا بننے لگے تھے اور اس کے ساتھ ہی اس کے لشکریوں کے دلوں میں ایک تنہائی، ایک پستگی کا بڑی تیزی کے ساتھ احساس اٹھنے لگا تھا۔

تھوڑی دیر تک اور جنگ جاری رہی اور دریودھن کے لشکری ادھورے لمحوں کی طرح سمٹ سمٹ کر اور کٹ کٹ کر مرنے لگے تھے، یہاں تک کہ وہ نوبت بھی آ گئی کہ یوناف اور ارجن کے ہاتھوں بھیشم، درونا، رادیو، دریودھن اور ان کے بڑے بڑے سورما بری طرح زخمی ہو گئے تھے، یہ صورت حال دیکھتے ہوئے سب نے فیصلہ کیا کہ میدان چھوڑتے ہوئے بھاگ نکلنا چاہئے اور اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو تھوڑی دیر بعد ان سب کو ذلت آمیز شکست کا سامنا کرنا پڑے گا، یہ فیصلہ کرنے کے بعد بھیشم، درونا، رادیو اور دریودھن اپنے لشکریوں کو لے کر بھاگ نکلے، انہوں نے ایک طرح سے اپنی شکست تسلیم کر لی اور میدان جنگ سے فرار ہوتے ہوئے وہ ہستناپور کی طرف بھاگ گئے۔

☆☆☆☆

تمام روحانی مسائل کے حل کے لئے اور ہر قسم کا تعویذ و نقش یا لوح حاصل کرنے کے لئے عالمی شہرت یافتہ ادارہ
ہاشمی روحانی مرکز دیوبند سے رابطہ کریں۔

بے نظیر فالنامہ

فال دیکھنے کی ترکیب یہ ہے کہ اپنے مطلب کو مدنظر رکھتے ہوئے پہلے تین مرتبہ درود اور تین مرتبہ سورہ قل ہو اللہ پڑھ کر درود بھیجیں، پھر داہنے ہاتھ کی کلمہ والی انگلی نقشہ پر رکھیں، جو عدد انگلی کے نیچے آئے حسب ذیل جوابات میں اس عدد کے سامنے جواب ملاحظہ فرمائیں۔

نوٹ: امر ضروری کے لئے باوضو ہو کر صرف ایک مرتبہ فال دیکھنا چاہئے

(۱) خویش و اقارب سے مسرت، بزرگوں سے فائدہ، دوستوں سے امداد ہر طرح سے آرام ملے گا۔ سفر یا منفعت پیش آئے گی۔

(۲) آج کل کسی کی محبت میں بے قرار رہتے ہو، خواہش پوری ہوگی اور مالی فائدہ بھی پہنچے گا۔

(۳) تم ہر قسم کی تکلیفیں اٹھا رہے ہو، فی الحال مالی مشکلات کا دور ہونا مشکل ہے۔

(۴) جس کام کے لئے تو دریافت کرتا ہے وہ کام تیرا دو ماہ کے بعد پورا ہوگا، مشرق کے سفر سے فائدہ پہنچے گا۔

(۵) تمہاری محبت محبوب کے دل میں موجود ہے اور تمہارا دل بھی اس کی محبت میں بے قرار ہے۔ ایک ماہ بعد اس سے ملاقات ہوگی، کاروبار میں فائدہ ہوگا۔

(۶) اپنی پریشانیوں کے دفع اور ترقی کاروبار کے لئے سفر کرو، مطلب پورا ہوگا۔

(۷) جس شخص کی مدد کا خیال ہے وہ دھوکہ دے گا، اُس کا خیال چھوڑ دو ورنہ نقصان اٹھاؤ گے۔

(۸) تم جس مہ جبیں سے ملنے کی خواہش رکھتے ہو، اس سے عنقریب ملاقات ہوگی، تمہاری دلی مراد بر آئیگی۔

(۹) جس کام کے متعلق دریافت کرتے ہو اس میں ابھی بہت دیر ہے، خوشی حاصل ہوگی۔

(۱۰) تم کو وہم کا مرض ہے، جس کی وجہ سے ہر وقت فکر و تشویش رہتی ہے۔ وہم چھوڑ دو، مراد بر آئے گی۔ دبا، ہوا، روپیہ واپس ملے گا۔

نقشہ

۱	۱۴	۱۹	۱۷
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰
۲۰	۸	۱۱	۱۸

(۱۱) اب تمہاری خوشی کے دن آنے والے ہیں، انشاء اللہ تکلیفیں دور ہوں گی، تمہاری دلی مراد بر آئیگی۔

(۱۲) تمہارے نحوست کے دن گذر گئے، انشاء اللہ ہر طرح سے خوشی اور روزگار میں ترقی ہوگی، حمل سے لڑکا پیدا ہوگا اور کسی جگہ سے مالی فائدہ پہنچے گا۔

(۱۳) کوئی چیز کا ملنا مشکل ہے، دشمن تکلیف دیں گے، کچھ صدقہ دیدیا کرو۔

(۱۴) جس کام کے لئے دریافت کرتے ہو اس میں کامیابی ہوگی۔ آپ کے حسب منشاء کام سرانجام ہوگا، زر و مال و فرزند سے خوشی ہوگی۔

(۱۵) عرصہ سے کوئی شخص تم کو نقصان پہنچاتا ہے، جس کی فکر تم کو دن رات رہتی ہے مگر اب وقت اچھا آگیا ہے۔

(۱۶) جو کام کرتے ہو نقصان اٹھاتے ہو، تمہارا ستارہ گردش میں ہے۔ جس کام کے لئے دریافت کر رہے ہو پورا ہونا مشکل ہے۔

(۱۷) جس کام کا آپ کو خیال ہے اس کے پورا ہونے کا وقت آگیا، عنقریب آپ کو خوشی حاصل ہوگی، پردیش جانے سے کام پورا ہوگا۔

(۱۸) ارادہ سفر کا کرتے ہو بے شک جاؤ، فائدہ ہوگا۔ کسی شخص سے ملاقات ہوگی۔ ایک خوبصورت عورت سے ملاپ ہوگا، دشمن زیر ہوں گے، دلی مراد حاصل ہوگی۔

(۱۹) تمہارے خیالات منتشر رہتے ہیں، کسی عورت سے ملنے کی خواہش میں سرگرداں رہتے ہو، صبر کرو، دو ماہ بعد تمہاری مراد پوری ہوگی، روزگار میں فائدہ ہو، سفر پیش آئے۔

جو جوابات اس فال کے ذریعہ حاصل ہوں اُن پر سو فیصد یقین نہ کریں، ہر حال میں اللہ پر بھروسہ کریں اور اسی سے رجوع کریں۔ ☆☆

دبلے افراد اپنا وزن کیسے بڑھا سکتے ہیں

اکثر افراد اپنے بڑھتے وزن سے پریشان ہوتے ہیں اور وزن کم کرنے کے لئے طرح طرح کے طریقے اپناتے ہیں لیکن ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں جو بے حد دھان پان سے ہوتے ہیں اور اپنا وزن بڑھانا چاہتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق وزن کم رہنا انسان کو چست رکھتا ہے اور اسے بے شمار بیماریوں سے بچاتا ہے، تاہم یہ کمی ایک حد تک رہنی چاہئے۔ اس سے زیادہ وزن میں کمی نقصان دہ ثابت ہوسکتی ہے۔ آج ہم ایسے ہی لوگوں کے لئے کچھ آسان طریقے بتارہے ہیں جنھیں اپنا کر دبلے پتلے افراد بآسانی وزن بڑھا سکتے ہیں۔

غذا کی مقدار بڑھا دیں: کمزور جسامت کے حامل افراد کو سب سے پہلے تو اپنی غذا کی مقدار بڑھا دینی چاہئے۔ اچانک اپنی خوراک میں بہت زیادہ اضافہ کر دینا بدہضمی کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ اس کے برعکس آہستہ آہستہ، درجہ بدرجہ اپنی خوراک کی مقدار میں اضافہ کریں۔ ہر کھانے کی مقدار میں معمولی سا اضافہ کریں۔ ہر کھانے کی مقدر میں معمولی سا اضافہ اس ضمن میں فائدہ مند ثابت ہوسکتا ہے۔

پروٹین کا استعمال: پروٹین ہمارے جسم کے پٹھوں کی استعداد میں اضافہ کرتا ہے جس سے وہ زیادہ سے زیادہ توانائی اپنے اندر جذب کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ زیادہ خوراک کھانے کے بعد اسے جزو بدن بنانا بھی ضروری ہے اور یہ اسی صورت ممکن ہے جب پٹھے پھیل کر غذائی اجزا سے توانائی کو اپنے اندر جذب کریں۔ پروٹین والی غذائی اشیا جیسے دودھ، انڈے، مچھلی، وغیرہ کا استعمال بڑھا دیں۔ اس کے ساتھ ساتھ سبزیوں اور پھلوں کا استعمال بھی کریں۔ وزن بڑھانے کی مہم شروع کرنے سے پہلے ایک بار کسی ماہر غذائیات سے ضرور ملیں تاکہ لاعلمی میں آپ اپنے جسم کو نقصان نہ پہنچالیں۔

ورزش: ایک عام مغالطہ ہے کہ ورزش صرف فربہ افراد کو کرنی چاہئے تاکہ ان کا وزن کم ہوسکے، یہ سراسر غلط ہے۔ ورزش ہر عمر اور ہر جسامت کے انسان کے لئے ضروری ہے۔ ورزش آپ کے جسمانی اعضاء اور اندرونی نظام کو فعال کر کے اس کی کارکردگی میں اضافہ کرتی ہے۔ خصوصاً صبح کے وقت کی جانے والی ورزش (جم جانا یا صرف چہل قدمی کرنا) خصوصاً آپ کے رات بھر کے اکڑے ہوئے جسم کو کھول دیتی ہے جس کے بعد آپ کی توانائی میں اضافہ ہوتا ہے، آپ کھانا بآسانی ہضم کر لیتے ہیں اور سارا دن چست رہتے ہیں۔ باقاعدگی سے ورزش کرنا آپ کے جسم کو لچکدار بناتا ہے جس سے اس میں پھیلنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ یہ آپ کے مدافعتی نظام کو بھی بہتر کرتی ہے اور آپ فٹ رہتے ہیں۔

آرام کریں: دبلے پتلے افراد کے لئے آرام کرنا ان کی ورزش کا ہی حصہ ہے۔ جسمانی آرام کے دوران جسم کے پٹھے پھیلتے ہیں اور ان کی ساخت نئے سرے سے تشکیل پاتی ہے۔ اگر آپ مستقل ورزش کریں گے اور کم آرام کریں گے تو آپ کے پٹھوں کو پھیلنے کا وقت نہیں ملے گا بلکہ اس کے برعکس وہ اور کمزور اور چھوٹے ہوتے جائیں گے۔

وزن کا معائنہ کرتے رہیں: اگر آپ کو محسوس ہو کہ آپ کا وزن بالآخر بڑھنا شروع ہوگیا ہے تو اب چیک اینڈ بیلنس رکھیں۔ اگر آپ نے بے احتیاطی کی تو یہ بہت زیادہ بڑھ کر آپ کو بے ڈول بھی کرسکتا ہے۔ اسی طرح اپنی روٹین کو چھوڑ دینے سے آپ کی ساری محنت ضائع بھی جاسکتی ہے اور آپ واپس اپنی پرانی جسامت پر آسکتے ہیں۔

اگر آپ تقدیر و تدبیر پر یقین رکھتے ہیں تو

اپنا روحانی زائچہ بنوائیے

یہ زائچہ زندگی کے ہر موڑ پر آپ کے لئے انشاء اللہ رہنما و مشیر ثابت ہوگا

اس کی مدد سے آپ بے شمار حادثات، ناگہانی آفتوں اور کاروباری نقصانات سے محفوظ رہیں گے اور انشاء اللہ آپ کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھے گا۔

- آپ کا مزاج کیا ہے؟
- آپ کا مفرد عدد کیا ہے؟
- آپ کا مرکب عدد کیا ہے؟
- آپ کے لئے کون سا عدد لکی ہے؟
- آپ کے لئے نقصان دہ اعداد کون سے ہیں؟
- آپ کو مصائب سے نجات دلانے والے صدقات؟
- آپ کے لئے کون سی تاریخیں مبارک ہیں؟
- آپ کے لئے کون سا دن اہم ہے؟
- آپ کو کون سے رنگ اور پتھر راس آئیں گے؟
- آپ پر کون سی بیماریاں حملہ آور ہو سکتی ہیں؟
- آپ کے لئے موزوں تسبیحات؟
- آپ کا اسم اعظم کیا ہے؟ (وغیرہ)

اللہ کی بنائی ہوئی اسباب سے بھری اس دنیا میں اللہ ہی کے پیدا کردہ اسباب کو ملحوظ رکھ کر اپنے قدم اٹھائیے ـــــــ پھر دیکھئے کہ تدبیر اور تقدیر کس طرح گلے ملتی ہیں؟ **ہدیہ -/600 روپے**

خواہش مند حضرات اپنا نام والدہ کا نام اگر شادی ہوگئی ہو تو بیوی کا نام، تاریخ پیدائش یاد ہو تو وقت پیدائش، یوم پیدائش ورنہ اپنی عمر لکھیں۔

طلب کرنے پر آپ کا **شخصیت نامہ** بھی بھیجا جاتا ہے، جس میں آپ کے تعمیری اور تخریبی اوصاف کی تفصیل ہوتی ہے، اس کو پڑھ کر آپ اپنی خوبیوں اور کمزوریوں سے واقف ہو کر اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔ ہدیہ -/400 روپے

ہدیہ پیشگی آنا ضروری ہے　　**خواہش مند حضرات خط و کتابت کریں**

اعلان کنندہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554 فون نمبر 01336-224455

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

جے این یو کے لاپتہ طالب علم نجیب احمد کا سراغ دینے والے کو اب سی بی آئی دے گی ۱۰/لاکھ روپے

نئی دہلی: (ایجنسیاں) سی بی آئی نے آج کہا کہ گذشتہ آٹھ ماہ سے جے این یو کے لاپتہ طالب علم نجیب احمد کا پتہ بتانے والے کو وہ ۱۰/لاکھ روپے انعام دے گی۔ ذرائع نے کہا کہ نجیب کے بارمیں اطلاع دینے کا خواہش مند کوئی بھی شخص سی بی آئی تفتیش کاروں سے ان نمبروں پر 9650394796 اور 24368638 رابطہ کر سکتے ہیں جواہر لال نہرو یونیورسٹی سے پراسرار طریقے سے لاپتہ ہوئے نجیب کے معاملے کی تحقیقات کر رہی سی بی آئی حال ہی میں یونیورسٹی احاطے میں واقع ماہی مانڈوی ہاسٹل گئی تھی۔ نجیب اسی ہاسٹل سے لاپتہ ہوا تھا، نجیب کی ماں فاطمہ نفیس نے حال ہی میں کیس کی تحقیقات کر رہے سی بی آئی حکام سے ملاقات کر کے طالب علم کے لاپتہ ہونے سے پہلے کے واقعات کی معلومات انہیں دی تھی۔ انہوں نے حکام سے کہا نجیب تعطیلات کے بعد ۱۳/اکتوبر ۲۰۱۶ء کو یونیورسٹی واپس آئے تھے۔ فاطمہ نے کہا تھا، ۱۵۔۱۶/اکتوبر کی درمیانی رات نجیب ان سے بات کر رہا تھا کہ کچھ گڑبڑ ہے۔ نجیب کے روم میٹ نے بعد میں انہیں بتایا کہ اسے کسی جھگڑے میں چوٹ آئی تھی۔ ان کا کہنا ہے، بات چیت کے بعد وہ اتر پردیش کے بلند شہر سے بس سے دہلی روانہ ہوگئیں۔ آنند وہار پہنچنے کے بعد انھوں نے فون پر نجیب سے بات کی اور اس ہوٹل میں ملنے کو کہا، جہاں وہ رکی ہوئی تھیں۔ فاطمہ نے اپنی شکایت میں کہا ہے، پھر جب وہ ماہی۔ مانڈو ہاسٹل کمرے نمبر۔۱۰۶ پہنچیں تو نجیب کا کوئی پتہ نہیں تھا۔ دہلی پولیس جب نجیب کو نہیں تلاش سکی تو وہ سی بی آئی جانچ کا مطالبہ لے کر دہلی ہائی کورٹ پہنچیں۔ عدالت نے ۱۶/مئی کو جانچ سی بی آئی کو سونپی دی۔ معاملے پر اگلی سماعت ۱۷/جولائی کو ہونی ہے۔ بتادیں کہ اس معاملے نے کافی سیاسی رنگ لیا تھا۔ نجیب کی ماں نے اس معاملے میں بہت سے غیر سرکاری تنظیموں کے ساتھ دہلی میں مظاہرہ کیا تھا اور مرکزی حکومت اور دہلی پولیس سے نجیب کو جلد ڈھونڈ نکالنے کی مانگ کی تھی۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق نجیب کی انتخابی مہم کے سلسلے میں یونیورسٹی کے ہی کچھ طالب علموں سے جھگڑا ہوا تھا۔ اس کے بعد ۱۵۔۱۶/اکتوبر سے وہ غائب ہے۔

غور طلب ہے کہ اس سے قبل بھی دہلی پولیس نے نجیب احمد کی تلاش میں ایک لمبا عرصہ لگایا لیکن اس کا کوئی سراغ نہیں لگ سکا۔ اس سلسلے میں اس سے قبل دہلی پولیس نے بھی جگہ جگہ سراغ دینے والے کو دس لاکھ روپے دینے کا اعلان کیا تھا جس کے پوسٹر لمبے عرصہ تک جے این یو اور دیگر مقامات پر چسپاں تھے لیکن دہلی پولیس کو اس سلسلے میں کوئی سراغ ہاتھ نہیں لگا۔ دہلی پولیس نے نجیب احمد کی تلاش میں نجیب کے گاؤں بدایوں میں بھی چھاپہ مارا تھا اور سراغ لگانے کی کوشش کی تھی۔ ٹرینوں میں اس کا اعلان کیا تھا اس کے علاوہ دہلی کے مختلف مقامات پر واقع مساجد سے بھی نجیب کے سلسلے میں کوئی خبر دینے کے اعلان کرنے کی بات بھی سامنے آئی تھی لیکن ان تمام کوششوں کے باوجود دہلی پولیس کو نجیب کا کوئی سراغ ہاتھ نہیں لگا۔ اب سی بی آئی نے بھی دہلی پولیس کی طرح سراغ دینے والے کو دس لاکھ روپے دینے کا اعلان کیا ہے۔۔

☆☆☆ ☆☆☆ ☆☆☆

TILISMATI DUNYA(MONTHLY)
ABULMALI,DEOBAND 247554(U.P)

R.N.I.66796/92,RNP/SHN/61,2015-17

ISSUE AUGUST 2017

POSTING DATE 25-26-BEFORE EVERY MONTH

मासिक

तिलिस्माती दुनिया

देवबन्द

अब हर माह हिन्दी में भी पढ़िये।

☆ एक अजीब व ग़रीब रिसाला
जो आपको आपके खुदा से मिला देगा।

☆ अपने खुदा से अपनी कुरबत बढ़ाने के
लिये हर माह इस रिसाले को पढ़िये।

☆ खुफ़िया और पोशीदा राज़ों से
पर्दे उठाने वाली एक बे मिसाल मेगज़ीन

बहुत जल्द आ रहा है। .... इन्तज़ार कीजिये।
और अपने शहर के ऐजेन्ट से बात कीजिये।